ہرگز وہ پڑھنے میں نہیں آسکتی۔

فی زمانہ جسقدر عدالتی اور تجارتی وخانگی خطوط ودستاویزات وغیرہ لکھے جاتے ہیں وہ سب اسی تحریر میں ہوا کرتے ہیں۔

اصلی شان تحریر اور ہے اور بناوٹی اور ہوتی ہے۔ اس کتاب میں اس امر کا خاص طور پر لحاظ رکھا گیا ہے کہ حقیقی تحریر طلباء کے سامنے پیش کیجاوے تاکہ انکی واقفیت میں اضافہ کا موجب ہو۔

کتاب ہذا صرف تحریر شکستہ کے متعلق ہے اور اس سے مدعا و مقصود صرف طلباء کو لکھنا پڑھنا سکھانا ہے۔ اسلئے اسمیں صرف شکستہ ہی کے متعلق سارا بیان ہے۔

خط شکستہ کے متعلق چند ہدایات بھی جو ذیل میں درج کی جاتی ہیں جس سے طلبہ کو جن کو خط شکستہ کے استادوں نے اسکے لئے مقرر فرمایا ہے جو طلبہ کو بیحد مفید اور کارآمد ہونگی

احقر العباد

سید توکل حسین اخگر بلگرامی عفی عنہ

فہرست مضامین کتاب ہذا

باب اوّل

خط شکست کی حروف تہجّی

ا ب س ج د ر ز س ش ص ط ع ف ق ک
گ م ر ا ل ا م ن ے ہ و ہ لا ا ی ے

مفرد حروف کا بیان

اکثر دیکھا گیا ہے کہ "الف" جب کسی لفظ کے شروع مین یا آخر آتا ہے تو نستعلیق میں اپنے سے بعد کے حرف سے ملا کر ہرگز نہیں لکھا جاتا۔ مگر خط شکست میں اسکو ملا کر لکھتے ہیں جیسے

آج احمد آدمی الحال وغیرہ

آج احمد آدمی الحال وغیرہ یہ نستعلیق ہین:۔

اسی طرح جب کسی لفظ کے درمیان یا آخر میں آتا ہے اور اس سے پہلا حرف د۔ ڈ۔ ذ۔ ر۔ ڑ۔ ز ژ۔ و ہوتا ہو تو نستعلیق میں ملا کر کبھی نہیں لکھا جاتا مگر شکستہ میں ان حروف سے بھی ملا دیتے ہیں جیسے

نستعلیق:- دادا - دوا- سزا- جدا وغیرہ

شکستہ:- دادا دوا سزا جدا وغیرہ

ہم شکل حروف

کچھ حرف ایسے ہیں جنکی صورتیں ایک سی ہیں مگر نقاط کے ردّ و بدل سے اُن میں فرق ہو جاتا ہے ایسے حروف کو ہم شکل یا متشابہ حروف کہتے ہیں:-

(۱) متشابہ کشش (۲) متشابہ دوائر- (۳) متشابہ بین الحال-

(۱) متشابہ کشش وہ حروف ہیں جن میں کشش کے اوصاف پائے جاویں وہ ذیل میں درج کئے جاتے ہیں:-

ب پ ت ٹ ث

یہ حروف جب لفظ کے شروع یا درمیان میں آتے ہیں تو مثل نستعلیق کے ملائے اور لکھے جاتے ہیں البتہ جب آخر میں آتے ہیں اور اُن سے پہلا حرف "الف" ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں ملا کر لکھتے ہیں:- جیسے

شکستہ:- خباب باپ - ذات جواب

نستعلیق:- خباب باپ ذات جواب

(۲) ہمشکل دائرہ:۔ وہ حروف ہیں جن میں دائرہ کی صفت پائی جاوے اور وہ یہ ہیں جیسے

ج چ ح خ س ش ص ض ع غ

ان میں سے "ج چ ح خ" جب کسی لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف
ا۔ د۔ ر یا و ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر لا کر تحریر کرتے ہیں جیسے

شکستہ:۔ آج سیح ۔ شرح موج

نستعلیق۔ آج سیح شرح موج

باقی حروف کی صورتیں نستعلیق اور شکستہ دونوں میں خواہ وہ لفظ کے شروع یا درمیان
یا آخر میں آئیں۔ تبدیل نہیں ہوتی جیسے:۔

شکستہ:۔ آس ۔ آتش ۔ اشتہار ۔ اغراض

نستعلیق:۔ آس ۔ آتش ۔ اشتہار ۔ اغراض

(۳) متشابہ بین الحال:۔ وہ حروف کہلاتے ہیں جن میں نہ تو کشش کی صفت
پائی جاوے اور نہ دائرہ کی ط ظ ۔ د ڈ ۔ ذ ۔ ر ڑ ۔ ز ۔ ژ ۔

ان میں سے د ۔ ڈ ۔ ذ جب کسی لفظ کے شروع میں آتے ہیں اور ان سے بعد کا حرف
ا ۔ ک ۔ گ ۔ ل ۔ م ۔ ن ۔ و ۔ یا ہ ہوتا ہے تو شکستہ میں نستعلیق کے برعکس لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:۔ ڈھال ۔ ڈگری ۔ ڈاک ۔ دم ۔ دین

نستعلیق:- دال - ڈگری - دل - دم - دن -

اور جب لفظ کے آخر مین آتے ہیں تو شکستہ مین اکثر اپنے سے پہلے حرف سے ملا کر لکھتے ہیں جیسے

شکستہ:- عدد - سود - مدد - آرد - داد

نستعلیق:- عدد سود مدد آرد داد

اور جب اِن حروف کے اول یا آخر میں الف یا ی ہو تو اس طرح لکھتے ہیں جیسے:-

شکستہ:- ادا - شادی - دادی - بادی

نستعلیق:- ادا شادی دادی بادی

ر - ڑ - ز - ژ - یہ حروف لفظ کے شروع مین آتے ہیں یا درمیان ہیں یا آخر میں

شکستہ مین عموماً اپنے سے بعد کے حرف ملا کر لکھے جاتے ہیں جیسے -

شکستہ:- دار - مزار - زیادہ نزار

نستعلیق:- دار مزار - زیادہ زار

ط - ظ - ان حروف کی شکل نستعلیق اور شکستہ دونوں مین ایک سی رہتی ہے البتہ

جب ر یا د کے بعد میں آتے ہیں تو شکستہ میں نستعلیق کے برخلاف اکثر ملا کر لکھتے ہین جیسے

شکستہ:- شرط - مضبوط - مشروط

نستعلیق:- شرط مضبوط مشروط

ف ق ک گ

یہ حروف جہاں کہیں آتے ہیں تو شکستہ میں بھی مثل نستعلیق کے اپنی صورت الگ ظاہر کرتے ہیں سوائے ک ہیاتیہ کے کہ وہ شکستہ میں (ر ر ک ل) اس طرح بھی لکھا جاتا ہے

شکستہ:- فراق - صاف - عینک - یکایک - گرد

نستعلیق:- فراق صاف عینک یکایک گرد

ل م ن

جب لفظ کے آخر میں آتے ہیں اور ان سے پہلا حرف ا - د - یا و ہوتا ہے تو نستعلیق کے برخلاف شکستہ میں اکثر ملا کر لکھتے ہیں جیسے :-

شکستہ:- خیال دل دم مضمون

نستعلیق:- خیال دل دم مضمون

و

یہ حرف نستعلیق اور شکستہ دونوں میں ایک ہی طرح لکھا جاتا ہے البتہ اگر کسی لفظ میں حرف الف سے پہلے آتا ہے تو شکستہ میں ملا کر بھی لکھدیتے ہیں جیسے -

شکستہ:- واجب واصل وارد

نستعلیق:- واجب واصل وارد

ہ

یہ حرف جب لفظ کے آخر مین آتا ہے تو اس سے پہلا حرف د - ر - یا و ہوتا ہے تو شکستہ مین اکثر ملا کر لکھا جاتا ہے - جیسے :-

شکستہ :- گروہ - کمرہ - وہ - وغیرہ

نستعلیق :- گروہ کمرہ وہ وغیرہ

ی - ے

یائے معروف اور یائے مجہول شکستہ مین قریب قریب یکسان لکھے جاتے ہین جیسے

شکستہ :- شادی گرمی بادی سرائے

نستعلیق :- شادی گرمی بادی سرائے

الفاظ برائے مشق

رُخ دل ڈر رہ اس - دو - دم رت فن

رُخ دل ڈر رہ اس دو دم رت فن

سیج جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

سیج جال کل کس جڑ کف وہ یہ سزا

شام کام نام خشکی تری ڈال راج پاس شرق

شام کام نام خشکی تری ڈال راج پاس شرق

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

دولت سورج رواج مزاج سراج کاوش علم

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

فاضل کامل ناول اعظم جاجم خادم ساجد

سراغ داغ حریص شریف بھوک ڈانگ ٹانگ

سراغ داغ حریص شریف بھوک ڈانگ ٹانگ

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

اسباب اشراف آفتاب بارات اخراج تاراج

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

مقراض مطلوب معمول مبارک شرافت

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

گردش حرام عرض احکام اعلان برائے

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

انعام اصراف مطابق مغربی سنترہ موافق

جنتری محصول قلمدان پٹواری چپراسی انحراف

سوداگری دلخراش لاجواب احتیاج اندازہ

فقرات برائے مشق

خدا نے سب کو پیدا کیا ہے اُستاد کا ادب کرو سبق خوب یاد کرو

کسرت بہت اچھا ہے صبح کا ٹہلنا فائدہ کرتا ہے کسیکو گالی نہ دو

بڑون کی عزت کرو ماں باپ کا حکم مانو صفائی سے رہنا اچھا ہے

یہ غیر ممکن ہے بُرا ذکر زبان پر نہ لانا چاہیئے بہت ملائم لہجہ مین بولا کرو

دولت بڑی تجارت ہے دریائے گنگ کے کنارے شہر آباد ہیں آراستہ و پیراستہ نظر آتی ہین

طرح طرح کے نقش ونگا ہیں — کہ شاید وباید — دریا کی سیر کرتے ہیں

طرح طرح کے نقش ونگا ہیں — کہ شاید وباید — دریا کی سیر کرتے ہیں

گذارش ہے — معاف ہو جانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا

گذارش ہے — معاف ہو جانا مقتضائے انصاف ہے — حاضر عدالت ہوا۔

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

رام پرشاد قبالہ نویس — اسکی عمارت نہایت شاندار ہے — کلیاں لگائی ہیں

سال یا سنہ

سال عیسوی — یکم جنوری سے شروع ہو کر ۳۱ دسمبر کو ختم ہوتا ہے۔

سال عربی یا مسلمانی — یکم محرم سے شروع ہو کر ذی الحجہ کی آخر تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔

سال ہندی یا سمبت بکرمی — چیت سدی پڑوا سے شروع ہو کر اگلے سال چیت میں اماوس کو ختم ہوتا ہے۔

سال حسابی — یکم اپریل سے شروع ہو کر ۳۱ مارچ کو ختم ہوتا ہے۔

سال زراعتی — یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ جون کو ختم ہوتا ہے۔

سال فصلی — یکم اکتوبر سے ۳۰ ستمبر تک مانا جاتا ہے۔

رقوم

نمبر	رقوم	نمبر	رقوم	نمبر	رقوم	نمبر	رقوم	نمبر	رقوم	نمبر	رقوم
۱	عه	۱۷	معه	۳۳	سه	۴۹	للعه	۶۵	مه	۸۱	له
۲	ع	۱۸	رسه	۳۴	للعه	۵۰	مه	۶۶	سه	۸۲	عله
۳	سه	۱۹	لعه	۳۵	مسه	۵۱	لمه	۶۷	معه	۸۳	سله
۴	للعه	۲۰	عه	۳۶	سه	۵۲	عمه	۶۸	رسه	۸۴	للعله
۵	مه	۲۱	لعسه	۳۷	معه	۵۳	سمه	۶۹	لعه	۸۵	وله
۶	سه	۲۲	عمه	۳۸	رسه	۵۴	للعسه	۷۰	معه	۸۶	له
۷	معه	۲۳	سعه	۳۹	لعسه	۵۵	مه	۷۱	لمعه	۸۷	معله
۸	سه	۲۴	للعسه	۴۰	للعه	۵۶	عمه	۷۲	بعه	۸۸	رسله
۹	لعه	۲۵	عسه	۴۱	للعه	۵۷	معمه	۷۳	سمعه	۸۹	لعله
۱۰	عه	۲۶	عسه	۴۲	للعه	۵۸	رسمه	۷۴	للعمعه	۹۰ ۹۱	لعه لعه
۱۱	لعسه	۲۷	معسه	۴۳	للعه	۵۹	لعمه	۷۵	معه	۹۲ ۹۳	علعه رلعه
۱۲	عسه	۲۸	رسعسه	۴۴	للعه	۶۰	سه	۷۶	معه	۹۴	للعه
۱۳	سعه	۲۹	لعسه	۴۵	للعه	۶۱	لسه	۷۷	معمعه	۹۵ ۹۶	لمعه لعه
۱۴	للعسه	۳۰	سه	۴۶	للعه	۶۲	عسه	۷۸	رسمعه	۹۷	معلعه
۱۵	مسه	۳۱	لسه	۴۷	معلعه	۶۳	سه	۷۹	لعمعه	۹۸ ۹۹	رسلعه للعه
۱۶	عسه	۳۲	عسه	۴۸	رسلعه	۶۴	للعسه	۸۰	له	۱۰۰	تام

٢٠٠ = ماٸ	٢٠٠٠ = اعـــ ///	٢٠٠٠٠ = علـــ ///
٣٠٠ = ساٸ	٣٠٠٠ = سمـــ ///	٣٠٠٠٠ = ســـ ///
٤٠٠ = اماٸ	٤٠٠٠ = للعمـــ ///	٤٠٠٠٠ = للعـــ ///
٥٠٠ = صاٸ	٥٠٠٠ = صمـــ ///	٥٠٠٠٠ = صـــ ///
٦٠٠ = ساٸ	٦٠٠٠ = سمـــ ///	٦٠٠٠٠ = ـــ ///
٧٠٠ = لماٸ	٧٠٠٠ = معـــ ///	٧٠٠٠٠ = معـــ ///
٨٠٠ = لطاٸ	٨٠٠٠ = ٩ـــ ///	٨٠٠٠٠ = لـــ ///
٩٠٠ = لعاٸ	٩٠٠٠ = لعمـــ ///	٩٠٠٠٠ = لعـــ ///
١٠٠٠ = الـــ ///	١٠٠٠٠ = عـــ ///	١٠٠٠٠٠ = ایک لاکھ

نوٹ:- ایک پیسہ ـــ/ ٢ پیسہ ــ/ ٣ پیسہ ــ/

اس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا چاہیئے کہ جب کوئی رقم معہ روپیہ آنہ پائی لکھنا ہو تو روپیوں کو تو رقم میں اور آنہ پائی کو ہندسوں میں لکھتے ہیں جیسے تمسکہ بارہ روپیہ پانچ آنہ نو پائی لکھنا ہیں تو اسطرح لکھنا چاہیئے

عـــ۱۲ یا عـــ۱۲ (۹/۵)

چند مثالیں بغرض ذہن نشین ہونے درج کیجاتی ہیں

پندرہ روپیہ چھ آنہ چھ پائی

ـــ۱۵ (٦/٦) یا ـــ۱۵ ٠٦

گیارہ روپیہ گیارہ آنہ تین پائی	لہ عہ ۱۱ر۳؍	یا	لہ عہ ۱۱ر
چوراسی روپیہ تیرہ آنہ تین پائی =	للعہ ۱۳ر۳؍	یا	للعہ ۱۳ر
دوسو پچاس روپیہ چار آنہ ۹ پائی =	ماللعہ ۴ر۹؍	یا	ماللعہ ۴ر
چارسو ترانوے روپیہ دو آنہ چھ پائی =	امابعہ ۲ر۶؍	یا	امابعہ ۲ر

گز اور گرہ

گز اور گرہ کی تعداد بھی رقم مین ہی تحریر کیجاتی ہے البتہ گز کی تمیز کے لئے رقم کیساتھ (درعہ) اور گرہ کی تمیز کے لئے ہندسہ کے ساتھ (+) یہ نشان بنا دیتے ہیں جیسے۔

للعہ درعہ   سے درعہ

+ ۵   + ۴

بیگہ ۔ بسوہ ۔ وغیرہ

بیگہ ۔ بسوہ ۔ بسوانسی وغیرہ کی تعداد بھی رقم مین ظاہر کی جاتی ہے مگر بیگہ کے لئے آخر مین (سہ) موڑنے کے بجائے (گہ) علامت بیگھہ بناتے ہیں ۔ بسوہ بسوانسی وغیرہ کی تعداد ہندسہ کے بعد لفظ بسوہ ۔ بسوانسی ۔ لکھہ دیتے ہیں جیسے ۔

عےگہ   دعگہ

۶ بسوہ   ۳ بسوہ

اکائی کی تعداد تک بیگھہ اس طرح لکھتے ہین

سہ سیاٹ سے للعہ ۵ سے معہ شے لعہ

من - سیر - چھٹانک وغیرہ

اکائی کی تعداد یعنی ۹ من تک رقم کے ساتھ لفظ من لکھتے ہیں جیسے ۲ من ۳ من وغیرہ اس کے بعد رقم کے آخر میں موڑنے کے بجائے ( ) یہ نشان بنا دیتے ہیں جیسے

۔ وغیرہ

سیر کے ہندسہ کے ساتھ لفظ سیر یا یہ نشان (۱۸) بناتے ہیں جیسے ۵ من ۱۰ سیر

۵ من ۱۰ سیر وغیرہ۔

آدھی چھٹانک سے تین پاؤ تک اسطرح لکھتے ہیں۔

آدھی چھٹانک	۱۸	سوا پاؤ =	۱۸
ایک چھٹانک	۱۸	ڈیڑھ پاؤ =	۱۸
دو چھٹانک یا آدھ پاؤ	۱۸	آدھ سیر =	۱۸
ڈھائی چھٹانک	۱۸	ڈھائی پاؤ =	۱۸
تین چھٹانک	۱۸	تین پاؤ =	۱۸
چار چھٹانک یا پاؤ بھر	۱۸	ساڑھے تین پاؤ =	پاؤ
		ایک سیر =	

ایک رتی ایک ماشہ ایک تولہ

لوٹ:- حکما کے یہاں رتی کو سرخ کہتے ہیں ہر نوع لفظ ادزان میں سرخ سے مراد رتی ہے

جدید طریقہ خطوط نویسی

خط کو مکتوب اور لکھنے والے کو کاتب اور جس کو خط لکھا جائے اوسے مکتوب الیہ
کہتے ہیں۔ خط کے شروع میں جو عبارت مثلاً میرے قبلہ و کعبہ یا پیارے حضرت۔ برادر عزیز وغیرہ
مکتوب الیہ کا رتبہ یا درجہ ظاہر کرنے کو لکھے جاتے ہیں بالکل القاب اور اسکے بعد جو الفاظ مثلاً
آداب عرض ہے تسلیم۔ دعا لکھتے ہیں اس کو آداب کہتے ہیں۔

ہدایات ضروری

(۱) جس وقت خط لکھنے بیٹھو تو سب سے پہلے کاغذ یا کارڈ (جس پر خط لکھنا ہو) کے داہنے سرے پر
سب سے اوپر اس مقام کا نام جہاں سے تم خط لکھ رہے ہو اور بائیں سرے پر تاریخ تحریر ماہ و سنہ لکھو جیسے

الہ آباد ۲۰ جون ۱۹۳۲ء

(۲) مکتوب الیہ کے درجہ یا رشتہ کے مطابق مختصر القاب و آداب لکھو۔

(۳) القاب و آداب لکھنے کے بعد جو کچھ تمہیں بتانا یا لکھنا ہو وہ نہایت مختصر عام فہم اور جامع
عبارت میں لکھو یہی خطوط نویسی کا اصلی جوہر ہے مضمون کے القاب اور عبارت کو طول نہ دو۔

(۴) اس بات کا خاص لحاظ رکھو کہ تمام عبارت مکتوب الیہ کے درجہ کے مطابق ہو ایسا نہ ہو کہیں تو الفاظ
ایسے ہوں جو بڑوں کو لکھتے ہیں اور کہیں ایسے جو چھوٹوں کو لکھتے ہیں۔

(۵) اگر ایک خط میں کئی باتیں لکھنی ہوں تو ایک ایک نمبر ڈال کر لکھو تاکہ ہر بات سمجھ میں آجائے

(۶) اگر کسی خط کا جواب دینا ہو تو آئے ہوئے خط کو سامنے رکھ کر لکھو تاکہ کوئی بات جواب لکھنے سے نہ رہ جاوے۔ خط کے خاتمہ پر اپنا نام لکھو۔

(۷) اس بات کا خیال رکھو کہ خط میں کانٹ چھانٹ نہ ہو اور خوشخط لکھا جاوے۔ خوشنویسی ایک ایسا الہٰی جوہر ہے جو خواہ مخواہ اپنی جانب مائل کر لیتا ہے۔

باب دوم

نقشہ القاب و آداب

بڑوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
باپ کو	جناب قبلہ گاہی صاحب دام ظلہم	آداب بجا لاتا ہوں عرض یہ ہے
دادا یا نانا کو	قبلہ کونین و کعبہ دارین دام مجدکم	" "
چچا۔ تایا۔ ماموں یا خالو کو	معظمی و مکرمی جناب چچا صاحب یا تایا صاحب یا ماموں صاحب یا خالو صاحب مدظلہ	" "
بڑے بھائی یا بڑے سالے یا بڑے پھوپھی کو	برادر مکرم ہمیشہ سلامت۔ اخی مکرم سلامت	" "
استاد۔ مرشد۔ پیر	منبع کمالات جامع فیوضات جناب مولوی صاحب	" "

نام رشتہ	القاب	الطاب
گرو کو	ماسٹر صاحب بد فیضکم - پیر دستگیر - صلاۃ العصر شاد فیضنا	"
پنڈت جی کو	جناب پنڈت جی صاحب قبلہ ادام فیضکم	"
آقا کو	جناب خداوند نعمت سلامت	نمک خوار کا سلام قبول فرمایئے
کسی ادب و بڑے آدمی کو	مخدوم بندہ - جناب والا	تسلیم - مزاج شریف
ماں سے لے کر تائی چچی یا پھوپی خالہ وغیرہ کو	مخدومہ مکرمہ جنابہ صاحبہ ادامت ظلہا	البعد التسلیم عرض پرداز ہوتی
بڑی بہن یا سالی کو	جنابہ ہمشیرہ صاحبہ ادام مجدہا	البعد آداب عرض پرداز ہوں

برابر والوں کو

نام رشتہ	القاب	الطاب
بھائی سالے یا ساڑھو کو	بھائی صاحب	تسلیم
دوست کو	میرے پیارے دوست - مکرم بندہ مشفق من - شفیق بندہ	تسلیم
بہن یا سالی کو	ہمشیرہ صاحبہ - پیاری عزیز بہن	تسلیم
خاوند کو	میرے سرتاج میرے مالک	خدا آپ کو زندہ و سلامت رکھے
بیوی کو	محرم راز من	اشتیاق ملاقات آپ کو معلوم ہے

چھوٹوں کو

نام رشتہ	القاب	آداب
بیٹے کو	نور چشم من سلمہ	دعائے ترقی عمر و دوام اقبال معلوم ہو
"	برخوردار من سلمہ	دعائے بعد
پوتے نواسے بھتیجے بھانجے کو	میرے نور چشم نور نظر۔ لخت جگر	بعد دعا معلوم ہو
چھوٹے بھائی کو	عزیز از جان من سلمہ	بعد دعائے درازی معلوم ہو
بیٹی۔ پوتی۔ نواسی بھانجی۔ بھتیجی وغیرہ کو	نور چشم سلمہا۔ پیاری بیٹی	خوش رہو۔ جیتی رہو
چھوٹی بہن یا چھوٹی سالی کو	ہمشیرہ عزیزہ سلمہا	خدا تم کو خوش رکھے

بڑوں کے نام خطوط

(۱) باپ کو

لکھنؤ — مئی ۱۹۳۷ء

جناب قبلہ والد صاحب دام ظلکم۔ آداب۔ بعد آداب عرض ہے کہ الحمد

امتحان کا نتیجہ سنا دیا گیا میں اپنی جماعت میں اوّل نمبر پاس ہوا۔ یہ سب آپ کی دعاؤں کا
اثر ہے میں انشاء اللہ تعالیٰ یہاں سے کل روانہ ہونگا۔ اور ایک روز آگرہ خواجہ بشیر صاحب
کے ہاں قیام کرکے ہوا ۲ تاریخ کو کسی وقت حاضر ہونگا۔

جناب والدہ صاحبہ کی خدمت میں آداب۔ بہن بھائیوں کو دعا پیار

آپ کا فرمانبردار بیٹا۔ سید آقا حسن

(۲) دادا [illegible] نام

جونپور — جنوری ۱۹۳۷ء

قبلہ مکرم و معظم جناب دادا صاحب دام ظلکم ۔ آداب کے بعد گزارش ہے
والا نامہ عالی صادر ہوکر باعث مسرت و عزت افزائی ہوا چند گزارشات ہیں
(۱) آپ سلسلہ علالت سے ہیں اور تمام عزیز متفکر ہیں پروردگار عالم جلد آپ کو
شفائے کامل عطا فرمائے۔ آمین۔

(۲) سوہن لال اوپر جو والد صاحب کا ٹھیکہ ہے اس کی نسبت والد صاحب کی رائے ہے کہ
ان سے ایک دفعہ اور کہلوا دیا جاوے کہ اگر وہ روپیہ دیدیں تو بہتر ورنہ پھر ادا کرا دیا جاوے
(۳) میں نے رخصت کی درخواست دیدی ہے منظور ہو جانے پر حاضر ہونگا۔ سب کو علی قدر
مراتب سلام و دعا بہنوں بچوں کو دعا

آپ کا فرمانبردار۔ زین العابدین

(۳) نانا کو

فتحپور سیکری آگرہ — ۱۲ ستمبر ۱۹۳۷ء

قبلہ و کعبہ جناب نانا صاحب دام ظلہم - آداب کے بعد عرض ہے کہ جناب
کی دعاؤں سے درجہ نہم میں پاس ہو کر اس سال دسویں میں آگیا ہوں لہٰذا
خاکسار کے واسطے کتب جو اس درجہ کے لئے منظور ہیں جلد از جلد خرید فرما کر مرحمت
فرمائیے جائیں تاکہ امتحان میں اچھی طرح پڑھنے کی کوشش و محنت کر سکوں فقط

آپکا نواسہ غلام نبی شاہ

(۴) چچا کو

بلگرام — ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

مخدوم و مکرم جناب چچا صاحب آداب کے بعد عرض کرتا ہوں کہ الحمدللہ میرے
بی۔ اے۔ کا نتیجہ آگیا اس میں یہ دیکھ کر آپکا بھتیجا اول درجہ میں پاس ہوا
آپکو بیحد مسرت ہوگی سب کی طرف سے ہدیہ مبارکباد قبول فرمائیے اور مٹھائی بھیج دیجئے
دادی صاحبہ اور پھوپی صاحبہ کی خدمت میں آداب پہنچے - آپکا بھتیجا حضور احمد

(۵) خالو کو

سندیلہ ۸ دسمبر ۱۹۳۶ء

مخدوم مکرم جناب خالو صاحب - آداب کے بعد عرض ہے کہ آپکا گرامی نامہ عالی صادر ہوا
کہ انشاء اللہ تعالیٰ ۲۵ دسمبر کو شادی ہے چار یوم قبل جیسا کہ آپ نے تحریر فرمایا پہونچ
جاؤنگا۔ جناب خالہ صاحبہ سلام قبول فرماویں اور بھائی و بہنوں کو دعائیں - آپکا غلام ریاض الدین

(۶) ماموں کو

جناب ماموں صاحب قبلہ دام ظلکم

بعد آداب و تسلیمات مرتبہ ھم ملتمس ہوں کہ جناب والدہ صاحبہ عرصہ تین چار ماہ سے بیمار ہیں اور آپکی
دیدار کی زیادہ مشتاق ہیں لہذا آپ جلد تشریف لائیے اور ان کو اپنے دیدار سے مسرور فرمائیے
حیات بے ثبات کا کوئی اعتبار نہیں ناحق یہ حسرت ان کی کہیں نہ رہ جاوے باقی

والسلام عریضہ آپکا - از الہ آباد ۶ نومبر سنہ ۳۲ء

پھوپھا کو

بلگرام ضلع ہردوئی ۱۸ مارچ سنہ ۳۶ء

جناب پھوپھا صاحب قبلہ دام ظلکم

بعد تسلیم و آرزوئے قدم بوسی کے ملتمس ہوں کہ والا نامہ صادر ہوا
حالات سے میں خبردار ہوا حکم کے مطابق عمل کرونگا کیونکہ مجھکو اپنے انتہائی کا خیال ہے

اور ہر وقت اس خالق اکبر کے درگاہ میں دعا کرتی ہوں کہ وہ اپنے فضل و کرم سے الٹی
میں بھی میاں کو کسی اپنی والد سے محنت کرتے ہیں کوئی کمی نہیں کرتی۔ غرض یہ ہے کہ اس سال وقت
اس سے لگا کیا کہ خوشی کی پرواہ نہ غم کا خیال اس سال تو بھی خوشی ہیں آپ سب دعا
فرمائیے کہ میری محنت ٹھکانے لگے فقط زیادہ آداب۔

خادم علی خان سے ہد حسین درجہ دہم

بڑے بھائی کے نام

کرنال

۱۷ فروری ۳۲ء

بجائے والد و معظم زید کی سلامت

آداب و نیاز۔ جس روز سے جناب والا تشریف لے گئے ہیں کوئی والا نامہ صادر نہیں ہوا اس سبب گھر والوں
کو بہت فکر ہے کہ حال کیا ہے جناب مخدومہ والدہ صاحبہ کی طبیعت کا حال کیا تحریر کروں
آج ایک ہفتہ ہوا اس الحفیظ سے کھانا تک نہیں کھایا طبیعت بگڑ گئی۔ ہیضہ ہر
چہار جانب پھیلا ہوا ہے موت کا بازار گرم ہے پورا شہر قریب قریب خالی ہو گیا ہے
اور روزانہ خالی ہوتا چلا جاتا ہے۔ امید ہے کہ آپ کا حال بعافیت پہونچتے ہی اپنی خیریت
سے جلد اطلاع فرمائیے جناب والدہ صاحبہ آپ کو بہت بہت دعا کہتی ہیں فقط

راقم خادم عنایت حسین عفی عنہ

بڑوں کی طرف سے چھوٹوں کو

بیٹے کو

الٰہ آباد — ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہٗ — دعا — تمہارا خط مجھ کو ملا۔ پڑھ کر سخت افسوس ہوا
تمہاری تندرستی کی خرابی کا سبب معلوم نہیں ہوتا اور کیا ہے۔ رات دن کتابی کیڑا
ہونے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ کھیل کے وقت شریک ہوا کرو۔ ورزش کا شغل
روزانہ رکھو۔ فٹ بال وغیرہ کھیلنے میں پوری پوری دلچسپی لو جس سے کھانا معقول طور پر
ہضم ہو جایا کرے۔ ہزار علاج کرنے کا ایک علاج ورزش ہے۔ تم نے پڑھا ضرور ہو گا
لیکن ابھی اس پر عمل نہیں کیا۔ تاکہ معلوم ہو جاوے۔ سوتے وقت تم [illegible] آدھ سیر
ضرور پیو۔ گرم دودھ کا گلاس صبح کو پاخانہ صاف ہو جاتا ہے کیونکہ تندرستی کا قیام ہر ایک
تعجب ہے اگر تندرستی اچھی نہیں ہے تو انسان کسی کام کا نہیں ہے ایک شاعر کا قول
ہے ۔ تنگدستی اگر نہ ہو سالک تندرستی ہزار نعمت ہے

فقط والسلام

دعا گو غضنفر حسین

بھتیجے کو

دہرہ دون

۱۵ستمبر ۱۹۳۱ء

نور نظر سلمہٗ دعا ۔ آج تمہارا خط ملا۔ اسکو پڑھکر اور تمہاری قابلیت معلوم کرکے بیحد مسرت ہوئی
شاباش بیٹے شاباش! اچھے میری نصیحت پر خوب عمل کیا۔ ہونہار اور صالح ذہین لڑکے ایسے ہی
ہوتے ہیں۔ پروردگار عالم سے دعا ہے کہ وہ تم کو جلد از جلد بام ترقی پر پہنچا دے اور ایک
دن میں اپنی زندگی کے زمانہ میں تم کو اعلیٰ عہدے پر دیکھوں۔ زیادہ بجز دعا
کے اور کیا تحریر کروں۔ فقط دعا۔

تمہارا دادا ۔ سجاد حسین

نواسے کو

الٰہ آباد

۲۰ اگست ۱۹۳۷ء

نور چشم سلمہٗ دعائیں لو۔ چند وسائل سے مجھکو معلوم ہوا ہے کہ فیروزآباد
میں ہیضہ سخت جاری ہے۔ روزانہ ۱۵-۱۵ بیس بیس آدمی فنا ہو رہے ہیں
لہذا تم دیکھتے ہی خط ہذا کے درخواست رخصت دیکر میرے پاس چلے آؤ۔ اگر
زندگی رہی تو بہت پڑھ لکھ جاؤ گے۔ بہت ممکن ہے کہ اسکول بھی
بند ہو گیا ہو لیکن اگر ایسی صورت ہو تو سبحان اللہ پھر درخواست وغیرہ کی کوئی
ضرورت نہیں۔ فقط زیادہ دعا۔

تمہارا نانا ناظم حسین

چھوٹے بھائی کو

بریلی ۳ نومبر ۱۹۳۷ء

برادر عزیز سلمہٗ دعا بموجب تمہاری تحریر میں بریلی پہونچا وہاں خوب صاحب کلکٹر بہادر سے ملا جناب نے نہایت تسلی آمیز جواب تحریر کی اور فرمایا کہ آپ نے کیوں تکلیف کی مجھکو خود خیال تھا۔ آخر میں طے فرمایا کہ میں ہم چار روز میں آپ کے واسطے تعیناتی کا مقام تجویز کروں گا۔ جہانتک ہوگا آرام دہ مقام پر بھیجو نگا۔ آپ مطمئن رہیں۔ غرضکہ جب صاحب موصوف نے مجھکو ہر طرح پر مطمئن کر دیا تو وہاں سے واپس آیا۔ اطلاعاً تمکو تحریر کرتا ہوں زیادہ دعا

تمہارا بھائی آل رضا

چھوٹی بہن کو

بدایوں ۵ جولائی ۱۹۳۷ء

ہمشیرہ عزیز سلمہا اللہ تعالیٰ دعا۔ تم نے مجھ سے چلتے وقت وعدہ کیا تھا کہ میں ان شاء اللہ تعالیٰ آپکے پاس بدایوں سے پہونچوں گی مگر افسوس کہ تم تحریر کرتی ہو کہ ابھی تم نہیں آسکتیں۔ جناب والد صاحب و ہمشیرہ صاحبہ بہت انتظار کرتی ہیں کیونکہ کتنا عرصہ ہم لوگوں کو ملے ہوئے ہوگیا ہے۔ اگر تم آجاؤ گی تو سب لوگ بہم مل لینگے۔ الغرض

تبدیل آب و ہوا میں دے اس وقت یہاں سخت گرمی پڑتی ہے اور
وہاں کا کیا کہنا۔ خصوصیت سے تمہیں صبح و شام تو وہ لطف رہتا ہی جو کہ یہاں سے باہر
ہے لہذا تم تاریخ آمد سے فی الفور مطلع کرو تاکہ ساتھ لے لیں تم کو چلوں ورنہ ہم لوگ
کو انتظار تمہارے پہنچنے تک چلے جاویں گے بچوں کو دعا پیار

دعاگو۔ قاسم رضا

شاکرہ کو

لاڑ بیلی

۲۴ جولائی ۳۶ء

عزیزم سلطان حسین دعا میں تم کو اطلاع دیتا ہوں کہ ہم لوگ
۲۳ جولائی کو روانہ ہو کر صبح وقت اعظم گڑھ پہونچ گئے لہذا تمہارا
سب سامان القدر کام کیا جاتا ہے اگر دار میں عبداللطیف بیان بنا اور مکان کو چلی
کنجی بابو پیاری لال سکنڈ ماسٹر پاس ہے لیکر الگ ایک مزدور لیکر صاف
کرا دینا۔ الحمید کوئی چیز ضائع نہ ہونے پاوے تمہارا موجود رہنا ہر وقت ضرورت ہے
میں امید کرتا ہوں کہ جملہ کام مطابق تحریر اپنی سر انجام دو گے۔ منشی کا بھی بھیج دو
فقط والدعا۔

دعاگو

سید شوکت حسین

خطوط برابر والوں کے نام

(۱)

پیلی بھیت ۲ اگست ۱۹۳۷ء

مہربانم سلام و شوق شفقت نامہ نے درود فرمایا جس کا شکر گذار ہوں نور چشم سلمہ کے متعلق میری کیا تجویز ہو سکتی ہے آپ بہتر رائے قائم کر سکتے ہیں کیونکہ آپ دوقت کے طرز عمل کو دیکھ کر نتیجہ صحیح صحیح نکال سکتے ہیں نجار کے کام واقعی بہتر ہیں کام ہر وقت چیار آور پاس موجود ہیں اور ان کے ہاتھ میں رہتا ہے بلکہ بیوں کے لئے اس دستکاری عجیب وہ چیز ہے اگر نور چشم کی طبیعت اس طرف مائل نہیں تو وہ جو کام آپ چاہیں بخوشی کر سکتے ہیں اور اسی طرف آپ جس توجہ فرمائیں بقیہ گفتگو بروقت ملاقات انشاء اللہ طے پا دیگی فقط والسلام

نیاز کیش سید عبد الحسین

(۲)

پیلی بھیت ۲۷ جون ۱۹۳۷ء

عنایت و کرم فرمائے بزرگ سید صاحب۔ سلام و شوق و اشتیاق ملاقات مزاج مبارک۔ آپ کے احسانات اور عنایات کا میں کس زبان سے شکریہ ادا کروں یہ آپ کی سچی محبت کا نتیجہ ہے۔ دنیا میں ایسے افراد بہت کم ہوتے ہیں جو کسی ٹکبرکی وقت میں ساتھ دیتے اور کسی یتیم کے اوپر دست شفقت رکھ کر

بلکہ کہیں جگہ نہ دی - آپ میں نے جناب جگل کو پایا - آپ کی تعلیم نے انکی قابلیت و لیاقت

میں چار چاند لگا دئے - لوگ سمجھ کہا جا سکتا ہے کہ آپ کے قدم نے اس کو ان کو بنا دیا اور

چار پیسے لگا دیا - میں تو نہیں لیکن لوح جنم تمام عمر آپ کو دعا دیتا رہیگا فقط

والسلام - نیاز مند - سرفراز حسین عفی عنہ

(۳)

بلیا ۱۵ جولائی ۳۲ء

کرمفرمائے بندہ جناب بھگوان لائق سنگھ صاحب زاد لطفہ - السلام علیکم

عرض یہ ہے کہ مدرسہ عالیہ محبت نامہ وصول ہوا - آپکی تشریف آوری اور میری عدم موجودگی بہت ہی بیجا

مجھکو ملال ہے لیکن میرا آپکا کرم تھا اور خادم انکی سعادت مندی میں ہے

اور مجھ سے زیادہ آپ کی خدمت گذاری میں وقت صرف کی آپکی تحریر سے

مجھکو بہت بڑی خوشی ہوئی کہ آپ تراویح واسطے حافظ جی مطلوب ہیں بھلا اس

معمولی کام کے واسطے جناب کو تشریف لانا صرف ایک شخص ملازم کافی تھا بھلا مجھکو

اس معاملے میں کیا عذر ہو سکتا تھا یہ رسم مجھے معلوم نہیں ہے جسکا کیا ادب یہاں

لیکن کہ اسم میں جن جن اشیاء ضروری چھوڑ گیا تھا تو مطلع فرمائیے

لگ ہمارے پر موجود نہ ہونگی تو حاضری دیگی دستیاب کر کے خدمت عالی میں روانہ کیجاوینگی والسلام

نیاز مند - ناکب جگر

شوہر کی طرف سے بیوی

میرٹھ ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء

عصمت مآب سلامہم عصمتہ۔ اشتیاق ملاقات کے بعد واضح ہو کہ حسب تحریر
تمہاری مبلغ بیس روپیہ بغرض اخراجات خانگی روانہ ہیں حالات خیریت و رسید مبلغ
سے مطلع کرو آئندہ ماہ میں برسات شروع ہونے پر مرمت وغیرہ کے واسطے اور خرچ روانہ
کروں گا۔ حتی الامکان اپنے مکان کی مرمت میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ رکھنا اپنی ماں
الماری نئی ہو اور تیل و لفافہ سے کام لیا جائے جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اگر خود کو کسی تکلیف
ہوگی اور مکان تلف ہو جائیگا اگر کچھ خرچ اور ضرورت ہو تو فوراً لکھنا میں لکھ بھیجدوں گا
بچوں کی تعلیم کی طرف سے غفلت نہ کرنا اگر ممکن ہوا تو میں دسہرہ کی تعطیل میں
آؤں گا فقط

راقم سید لطیف الحسن

بیوی کی طرف سے شوہر کو

جونپور ۵ اگست ۳۷ء

مخدوم دام ظلکم العالی۔ بعد تمنائے حصول ملاقات و اشتیاق واضح ہو کہ
میں بخیریت ہوں آپکی خیروعافیت خواستگار ہوں۔ زمانہ عید الفطر عنقریب ہے آپ نے
قبل عید تشریف لانے کی بابتہ تحریر فرمایا تھا لہذا حسب تحریر ضرور عید میں تشریف لائیے

اور کم از کم ایک تھان سے گلبدن لے اور کچھ عمدہ کپڑا ابرا اور حق بٹّہ وغیرہ ایک جفت پاپوش ضرور ہمراہ لائیے گا اگر جناب عید میں تشریف نہ لاوینگے تو مجھکو بیحد ملال ہوگا فقط زیادہ شوق ملاقات

عریضہ اشتیاق النساء

حکیم کے نام

جونپور

۴ ستمبر ۱۹۳۷ء

ارسطوئے زمن جناب حکیم صاحب قبلہ زاد عنایتہم

تسلیم۔ مزاج شریف۔ نورچشم الطاف حسین کے لئے جو نسخہ جناب نے تجویز فرمایا تھا وہ روزانہ دیا جاتا ہے لیکن مرض میں کسی طرح کا افاقہ نہیں ہے بلکہ ضعف اور زیادہ ہوتا جاتا ہے آپ نے فرمایا تھا کہ میں مریض کو تیسرے روز دیکھ لیا کرونگا چنانچہ حسب الحکم جناب سواری رکشہ پر ابھی تین روز سے برابر جاتی ہے اور برابر خالی واپس آتی ہے سخت پریشانی ہے اگر کیا کیا جاوے مجبوراً یہ خط رفیق ملازم کے بدست بھیجا جاتا ہے امید فرماکر جناب اسکے ہمراہ تشریف لاوینگے والسلام۔ خادم ازلی۔ سید فرزند علی

میر صاحب یا سید صاحب کے نام

غازی آباد

۴ نومبر ۱۹۳۵ء

کرمفرمائے بندہ نوازان جناب میر صاحب زاد لطفہم۔ تسلیم۔ مزاج شریف بخیر جناب

کی حضرت ہو رہی ہو اللہ تک کوئی خط نہیں آیا روزانہ انتظار میں گذرتا مگر آج خدا
خدا کر کے یوسف میاں کے خط لایا کھول کر پڑھا تو حال کو اس قدر سست پایا کہ حال جو کو تحریر میں
لانا مشکل ہے۔ مقدمہ میں کامیابی کا ہونا انشاءاللہ باقی ہو گیا یہ آپ کی کوشش اور
دعا کا باعث ہے جناب مولوی صاحب قبلہ کو بھی یہ خبر کے سنا دیجئے حکم باقی بھائی صاحب طرح خیریت ہے

فقط والسلام

نیازمند۔ عبدالحسین

خطوط ملازمین کے نام

ضلعدار کو

مراد آباد

۲ جولائی ۳۷ء

ملازم منت رحمت بیگ صاحب تسلیم۔ آپ نے اس وقت تک نہ تو
کاشتکاروں غلہ ہی روانہ کیا اور نہ روپیہ۔ اس غیر معمولی تاخیر کا سبب کچھ
سمجھ میں نہیں آتا ہے۔ اس لئے تم کو لازم ہے کہ فی الفور غلہ اور روپیہ روانہ
اور جملہ حالات سے بواپسی مطلع کرو۔

راقم شہنشاہ حسین

خدمت گار کو

۶ جولائی ۳۶ء

جنیدو

میاں الٰہی بخش۔ تم اس وقت تک کہاں غائب ہو گئے کہ اب تک واپس نہیں آئے حالانکہ ہر وقت

روانگی تاکید کردی گئی تھی اور ایک ہفتہ سے زائد نہ رہنا میں نے ۱ تاریخ ماہ حال کو قطر ابو جاؤ گے اور تمکو میرے ہمراہ چلنا ہوگا حکم السلطان فی الفور تمکو لازم ہے کہ میرے پاس پہونچ جاؤ ورنہ پھر میں تمہارے ہونا تم خود سمجھ لو

باب سوئم
شادی کے خطوط

(۱) رقعہ تقریب شرکت دعوت ولیمہ

مخدوم بندہ تسلیم

تقریب جشن کتخدائی برخوردار سید آغا حسین سلمہ جناب عالی الطاف کریمانہ سے متوقع ہوں کہ بتاریخ ۲۲ دسمبر ۳۶ء بوقت نو بجے صبح شرکت دعوت ولیمہ سے مجھے ممنون فرمائیں گے فقط والسلام

نیازمند سید توکل حسین بنگلہ ام ضلع

(۲) رقعہ شرکت رسومات شادی

مکرم تسلیم۔ خدا کے فضل و کرم سے برخوردار نور الابصار سید اظہر حسین سلمہ اللہ تعالیٰ کی شادی خانہ آبادی بتاریخ ۱۵ ستمبر ۳۵ء قرار پائی ہے بارات بہ مکان جناب سید ضیاء الحسین صاحب جج رئیس قصبہ سانڈی جائیگی چونکہ شادی زیب و زینت عزیز و دوستوں سے ہوتی ہے لہذا مستدعی ہوں کہ براہ کرم بارات میں تشریف لاکر شرکت فرما کے بندہ کو ممنون فرمائیں گے

نیازکیش سید اکبر حسین

(۳) رقعہ دعوت تقریب تولد فرزند

مکرم بندہ - تسلیم - میرے واسطے بڑی مسرت کا باعث ہوگا اگر آپ ازراہ کرم آج شام کو غریب خانہ پر تشریف لا کر تقریب تولد فرزند ماحضر تناول فرمائیں گے - فقط

الملتمس خالق حیات حسین - حسینی منزل بلگرام

کاروباری خط و کتابت

(۱) کسی دکاندار سے کوئی چیز منگانے یا کسی حساب و کتاب کی بابت جو خط و کتابت کی جاتی ہے اسے کاروباری خط و کتابت کہتے ہیں -

(۲) کسی چیز منگانے کے لئے دکاندار کو جو خط لکھتے ہیں اس کو آرڈر یا فرمائش کہتے ہیں -

(۳) دکانداروں کو یہ القاب و آداب لکھتے ہیں جو جواب دینے والے کو لکھا کرتے ہیں -

(۱) جناب من - تسلیم (۲) مہربان من - تسلیم (۳) محترم بندہ - تسلیم

نمونے خطوط

کسی سوداگر کے نام

دریا کیولہ ٹولہ محلہ قلعہ پور ضلع آگرہ

۱۲ اگست ۱۹۳۷ء

جناب من - تسلیم - مہربانی فرما کر حسب ذیل کتب بذریعہ ڈاک خانہ بصیغہ وی پی

پارسل سے بھیج کر مشکور فرمائیے۔ عین نوازش ہوگی۔

لف آرڈر

حصہ چہارم یک جلد

جغرافیہ ہندوستان مصنفہ بابو آتما رام صاحب یک جلد

خط شکست مرتبہ سید توکل حسین یک جلد

نیاز کیش۔ اسلام احمد جالی متعلم دہم

کسی اخبار کے منیجر کے نام

اسلامیہ اسکول اعتماد پور

۱۰ر اگست ۱۹۳۷ء

محترم۔ تسلیم۔ مہربانی فرماکر اخبار "غنچہ" ایک سال کے واسطے میرے نام جاری فرمادیجئے اور چندہ بذریعہ وی پی وصول فرمائیے۔

نیاز مند محمد عثمان خان طالب العلم درجہ چہارم

فرمائش آرڈر

اعظم گڈھ

۲۲ر جولائی ۳۷ء

جناب منیجر صاحب ببل لکھنؤ

تسلیم۔ حسب ذیل سامان مطابق آرڈر منسلکہ براہ مہربانی بہت جلد بذریعہ مال گاڑی روانہ فرمائیے اور ممنون فرمائیے۔ پیکنگ کا لحاظ رکھا جائے۔

پیشتر پیکنگ پھٹ جانے کے باعث مال خراب ہو گیا تھا جس کی اسی وقت آپ کو ذریعہ رجسٹرڈ نمبر 876 مورخہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۶ء اطلاع دیجا چکی ہے امید کہ آئندہ ایسی صورت درپیش نہ آئیگی فقط

تفصیل مال مطلوبہ

کاغذ سپیریر سفید	20×26	20 پونڈ	۱۰۰/رم
کاغذ فلسکیپ پرنٹنگ چھپائی		6 پونڈ	۱۰۰/رم
" "	"	8 "	۱۰۰/رم
کاغذ الٰہی	22×10 =	10 "	۵۰ رم
کاغذ بادامی	22×18 =	24 "	۱۰۰/رم

راقم ظہور الحسن

مینجر ظہور پیکنگ پریس چوک بازار اعظم گڈھ

جواب آرڈر

لکھنؤ ۲۸ جولائی ۱۹۳۷ء

جناب مینجر صاحب ظہور پیکنگ پریس اعظم گڈھ زاد لطفہ

تسلیم حسب الحکم آنجناب مال پیکنگ کر کے نہایت احتیاط سے روانہ

روانہ کر دیا گیا ہے بلٹی بذریعہ ڈاک روانہ کر دی گئی ہے امید ہے بحفاظت وقت پر آپ کو بھیج دی جائیں گے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وقت زیادہ صرف ہو جانے کی وجہ سے ڈھیر نہ لگ جائے گزشتہ ہدایات کا پورے طور پر اس بار لحاظ رکھا گیا ہے فقط زیادہ والسلام ۔ نیاز مند گوپال کرشن مینجر بیریلی

بل

یہ لفظ عام طور سے بولا جاتا ہے حقیقت میں یہ ایک انگریزی کا لفظ ہے جو اس قدر عام ہو گیا ہے کہ ہر شخص اس سے فوراً معنی نکال لیتا ہے کسی دوکاندار کا پرچہ طلب رقم کا ہوگا۔ اس پرچہ میں نیچے لکھے ہوئے خانہ جات ہوتے ہیں۔

بل بنام نواب سکندر مرزا صاحب بہادر

تاریخ ۲۵ اگست ۳۶ء

تاریخ سپلائی خریداری	نام اشیاء	تعداد	شرح	کل قیمت
۱۲ اگست ۳۵ء	ہینڈ بیگ	۱	عہ فی	عہ
"	گھڑیاں	چار	۱۲	ہے عہ
۱۸ ستمبر ۳۵ء	موزے	بھیجے	۱۲	عہ
			کل میزان	لوٹ

جارکر پریڈ ہاؤس خزانہ لکھنؤ امین آباد پارک کے

نوٹس یا اشتہار

یہ کاغذ وہ کہلاتا ہے جس میں کسی موجودہ زمانہ میں تجارت کی فروغ دینے کے واسطے
عوام میں مشتہر کیا جاتا ہے۔ اس کاغذ میں کسی چیز کی تعریف اور مطلب درج ہوتی
ہیں جس چیز کو پھیلانا منظور ہوتا ہے نوٹس یا اشتہار کے لکھنے کو معمولی بات
نہیں ہے اس کے واسطے بلکہ اور مشق کی ضرورت ہے۔ خصوصاً ان ممالک مثلاً
جرمنی یورپ وغیرہ کی کو اس میں کافی مہارت ہے اور انھیں وجوہ سے انھوں نے
خاطر خواہ سرمایہ پیدا کیا۔ اس کاغذ کے نیچے اس چیز کے ملنے کا پتہ بھی تحریر ہوتا
ہے۔ نیچے بطور نمونہ نوٹس تفریح طبع کے درج کئے جاتے ہیں۔

جوتہ چل گیا

آگرہ اور دہلی خاص مقامات دار السلطنت کے بیت الامن میں جوتہ چل جانا کچھ معمولی بات
نہیں خصوصاً محکمہ پولیس میں اور اسکولوں میں۔ یعنی ہم نے بندوق مارکہ ایک
جوتہ نہایت مضبوط اپنی فیکٹری سے نکالا ہے جو خود اپنی مثال ہے اس کی قیمت بطور
خصوصیت یہ رکھی گئی ہے کہ ملازمین پولیس اور اسکولوں کے طلباء کے واسطے علاحدہ
سے الگ قیمت میں کچھ خاص رعایت رکھی گئی ہے جوتہ ہر رنگ کا ہر ناپ کا
ملنے کا ذیل میں ملاحظہ فرمائیے۔

		عوام سے	رعایتی قیمت
فل بوٹ	۷ و ۸ و ۹ نمبر	معہ	صہ
شوز	"	للعہ	۱۰ر
ڈربی	"	للعہ	۱۰ر
سلیپر	"	۱۰ر	۸ر / عام

اگرہ ہیڈ آفس ہے اور دہلی برانچ آفس ہے

راقم منیجر

اگرہ

ہندوق مارکہ فنیکس صدر بازار

برانچ ملی والا نے چاندنی چوک۔ دہلی

باغات اور ان کی زینت

اگر آپ اپنے باغات کو سرسبز و شاداب اور دلپسند بنانا چاہتے ہیں جس کی
ہر شخص نظارے سے تعریف ہو جاتی ہے اور جس سے آپ خاطر خواہ دولت
بھی حاصل کر سکتے ہیں تو براہ مہربانی ہمارے کارخانہ سے پورا انتظام کرا لیجئے
کیجئے اور جیسا چاہیئے منافع حاصل کیجئے۔

نمونہ قلمی انبہ	ترش فی درخت	بمبئی	عہ
لنگر لوبہ	عام	سفیدہ	عہ

بوتل قلمی ادنیٰ	شرح فی درجن	بوتل قلمی اعلیٰ	شرح فی درجن
مجربی	عہ ۱۲ آنہ	تمہیہ بہشت	۶ عہ
طوطا پری	للعہ	بالو شاہ پسند	سے
سیاہ ولایتی	عہ		

ملک الموت واپس ہیضہ کے بیماروں کی جان بچ گئی

ہمارا تیار کردہ عرق ہیضہ ان بیماروں کے واسطے تریاق ہے صرف ایک بوند پینے میں بجلی کا سا کام کرتا ہے فوراً جسم میں حرارت پیدا ہو جاتی ہے بیتابی دور ہونے لگتی ہے۔ غرض یہ ہے اس کے استعمال سے اکثر جانیں بچ گئی ہیں اور چاروں طرف سے بیحد مانگ اس کے لئے آ رہی ہے فوراً ایک شیشی جس کی قیمت بمقابلہ جان کے کیا ہو سکتی ہے برائے نام ۱۲ ہے جس کا کم از کم ایک ہی مریضوں کے لئے کافی ہوگی۔ خود فائدہ اٹھائیے اور اپنے اہل وطن کو دیجئے کہ اس مہلک مرض ہیضہ کے پنجہ سے بچا لیجئے فقط

مینیجر
حفاظت خانہ المنشی ۔ بلگرام ضلع ہردوئی
(اودھ)

عرضیاں

عرضی برائے معافی فیس

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ الحکومۃ العثمانیہ پور دام اقبالہ

غریب پرور سلامت

جناب عالی گذارش حال فدوی یہ ہے کہ فدوی نہایت غریب شخص ہے

میری والدہ صرف [illegible] روپیہ ماہوار تحصیل [illegible] سے پاتی ہیں [illegible] کے علاوہ [illegible]

شخص کھانے والے ہیں کسی طرح بسر گذر بھی نہیں ہو سکتی ہے سخت دقت ہوتی ہے بدیں وجہ اگر

خاکسار کی فیس معاف فرمائی جائے تو عین مہربانی متصور ہوگی واجب عرض کیا گیا

زیادہ حد ادب

عریضہ
کمترین [illegible] الدین خاں طالب علم درجہ ہفتم الف

تصدیق

جناب والا تصدیق کی جاتی ہے کہ درخواست تحریر الذیل طالب علم صحیح درست ہے یہ

شخص نہایت غریب ہے اگر اس کی فیس معاف کر دی جائے تو خالی از ترحم نہ ہوگا -

نیاز علی خاں نائب مدرس مدرسہ ہذا بریلی -

درخواست برائے رخصت

بحضور جناب ہیڈ ماسٹر صاحب مدرسۃ الحکومت بلگرام دام اقبالہ

جناب عالی گذارش حال یہ ہے کہ میرے چھوٹے بھائی کی شادی ہے اور بارات [illegible] تیسری [illegible]

روانہ ہو کر اور [illegible] سے ذریعہ درخواست ہذا امیدوار ہوں کہ ازراہ مہربانی و غریب پروری
کمترین کو رخصت چھ یوم من ابتداء ۱۲ ر اگست ۳۷ء لغایت ۱۷ ر اگست ۱۹۳۷ء
عنایت فرمائی جاوے [illegible] حاجت واجب تھا عرض کیا فقط زیادہ حد ادب ۔

عرضی
کمترین نورالحسن طالب علم درجہ ششم ۹ ر اگست ۱۹۳۷ء

عرضی بغرض ملازمت

بحضور جناب صاحب کلکٹر بہادر [illegible] دام اقبالہ

غریب پرور سلامت   جناب عالی گذارش حال یہ ہے کہ فدوی نے [illegible]
اس سال [illegible] سال حال میں امتحان پٹواری کا درجہ اعلیٰ میں پاس کر لیا ہے
پیمائش وغیرہ کا کام بخوبی جانتا ہے اور برابر اپنے والد کے ساتھ کام انجام دیتا رہتا ہے
اس وقت معلوم ہوا ہے کہ موضع [illegible] پٹواری کی جگہ خالی ہے [illegible] قصبہ مذکور کے
جملہ باشندگان [illegible] حضور [illegible] بخوبی واقف ہیں بدیں وجہ
کمترین کا تقرر [illegible] استحقاق کے لحاظ سے مطابق جگہ مذکور پر فرمایا جاوے
سند اور سرٹیفکیٹ کی نقول ہمرشتہ درخواست ہذا [illegible] واجب عرض
کیا گیا فقط زیادہ حد ادب ۔

عرضی
فدوی [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ
[illegible] ضلع [illegible] ۔ متصل قصبہ [illegible]

عرضی بغرض تعمیر دیوار جو لب سڑک واقع ہے

بحضور جناب ایگزیکٹو آفیسر صاحب میونسپل بورڈ الگڑھ

غریب پرور سلامت

خاکسار گذارش کرتا ہے کہ فدوی کا مکان نمبر ۱۸۷/۲ واقعہ محلہ امنڈی (حویلی خالصہ) شہر الگڑھ جو عام سڑک پر واقع ہے جسکی دیوار بہت کمزور ہے جسکو گرا کر از سر نو تعمیر کرانا ہے لہٰذا بنیاد تیار کھودی ہوئی موجود ہے براہ کرم ملاحظہ فرما لیا جائے تاکہ آئندہ کسی قسم کی کوئی کارروائی متعلقہ دیوار باقی نہ رہے کیونکہ تعمیر کی عجلت ضروری ہے بارش کا زمانہ سر پر آ گیا ہے امیدوار ہوں کہ اس پر عنقریب غور فرمایا جاوے گا۔

واجب عرض ہے

عرضی

سردار حسین ساکن محلہ امنڈی (حویلی خالصہ)

مورخہ ۲۴ جولائی ۱۹۳۷ء

خطوط پر پتہ لکھنے کا طریقہ

پتے کو عام طور پر اس طرح لکھتے ہیں پہلی سطر میں مقام کا نام، ڈاکخانہ، تحصیل و ضلع وغیرہ کا نام اور دوسری سطر میں مکتوب الیہ کا نام وغیرہ جیسے -

بمقام بھوگاؤں ضلع الگڑھ

بنام پنڈت تربینی کرشن شکلا پہونچے

ڈاکخانہ کا یہ طریقہ اب متروک ہے اور اس طرح پتہ لکھے ہوئے خطوط تقسیم کرنے میں ڈاک کو بہت دقت ہوتی ہے۔ پتہ لکھنے کا نیا طریقہ یہ ہے —

پہلی سطر میں مکتوب الیہ کا نام اور دوسری میں مقام و ڈاکخانہ ضلع وغیرہ لکھنا چاہیے اس کے متعلق جناب صاحب ڈائرکٹر بہادر سررشتہ تعلیم صوبہ متحدہ نے بذریعہ مراسلہ نمبر مورخہ ۲۱ جون سنہ ۱۹۲۰ء خاص طور سے ہدایت جاری کی ہے مدرسین کو لازم ہے اس طرح پتہ لکھنے کا قاعدہ خاص طور پر طلباء کے ذہن نشین کر دیں تاکہ دقت رفع ہو جائے

"نمونہ پتہ لکھنے کا"

پوسٹ کارڈ

حال لکھنے کی جگہ بجانب چپ	—/— بخدمت جناب مولوی محمد حنیف صاحب زاد مجدہٗ نائب مدرس مدرسہ اسلامیہ عثمان پور آگرہ

خورد لفافہ

	—/— عزیز از جان سید محمد علی امام سلمہ اللہ تعالیٰ محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

نمونہ رجسٹری لفافہ

—/— ۳/ بخدمت شریف جناب تحصیلدار صاحب بہادر دام اقبالہٗ تحصیل سندیلہ - ہردوئی

نمونہ رجسٹرڈ لفافہ

۳/	۱/

بخدمت شریف سید اشتیاق حسین صاحب زادہ

بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ وکیل

[illegible]

لفافہ کسی سوداگر کے نام

۱/

مکرمی بابو لچھمی نرائن صاحب اگروال

بکسیلر و پبلیشر

بانجر روڈ۔ آگرہ

عرضی کا لفافہ

۱/

مخدوم فیض گنجور جناب صاحب کلکٹر بہادر دام اقبالہ

آگرہ

بھگوتی پرشاد ولد اکبر لال
قوم کاتیھ ساکن اجمیر ضلع آگرہ

۱/

بشرف ملاحظہ جناب مدیر صاحب دام لطفہ

رسالہ غنچہ

لاہور

رجسٹری فیس تین آنہ ۳ ہوتی ہے خواہ وہ لفافہ پر ہو یا پوسٹ کارڈ پر علاوہ اس کے اگر
پوسٹ کارڈ یا لفافہ معمولی طور پر کسی شخص کے نام روانہ کیا جاوے تو احتیاط کے واسطے یہ بھی کہا جاتا ہے
اور اکثر علیحدہ سادہ کاغذ پر مکتوب الیہ کا پتہ لکھ کر جیسا کہ کارڈ یا لفافہ پر ہوگا اور
ٹکٹ لگا کر پوسٹ ماسٹر صاحب کو پیش کرتے ہیں وہ اپنی ڈاک کی مہر اس پتہ پر
لگا کر دیدیتے ہیں جس سے یہ مطلب ہے کہ اس پتہ کے مطابق لفافہ یا کارڈ ڈاکخانہ میں چھوڑا گیا ہے

باب چہارم

کاغذات پٹواری

یاد رکھنا چاہیئے! کہ بموجب جدید قانون قبضہ اراضی ایکٹ ۳ ۱۹۲۶ء قانونی اصطلاح
میں جو زمین کاشت کی غرض سے استعمال کی جائے اسے آراضی اور اس کے مالک کو زمیندار
اور جس شخص کو زمیندار اراضی کاشت کے لئے دے اسے **کاشتکار** کہتے ہیں زمین کو کاشت
کرنے کے عوض میں جو روپیہ کاشتکار زمیندار کو ادا کرتا ہے وہ **لگان** اور جو زمیندار گورنمنٹ
کو دیتا ہے وہ **مالگذاری** کہلاتا ہے جو اراضی زمیندار اپنے ملازموں کے ذریعہ خود کاشت
کراتا ہے وہ **سیر یا خود کاشت** کہلاتا ہے گاؤں کے اس حصہ کو جس کے کاغذات علیحدہ
مرتب کئے جائیں اور مالگذاری کی ادائیگی کا اقرار نامہ بھی علیحدہ لکھا جائے **محال** کہتے ہیں
کسی گاؤں کے وہ حصہ دار جن کو گورنمنٹ اس غرض سے مقرر کرتی ہے کہ وہ دوسرے حصہ داروں سے

مالگذاری کا روپیہ وصول کرکے خزانہ میں داخل کرے نمبردار کہلاتا ہے ایک کاشتکار جو جتنے
کھیت کاشت کرتا ہے وہ سب اسکی جوت کہلاتے ہیں سرکار کی طرف سے ہر گاؤں
میں ایک اہلکار مقرر ہوتا ہے جو کاغذات اراضیات کا حسب ضابطہ رکھتا ہے اسکو پٹواری کہتے ہیں ۔

تفصیل کاغذات پٹواری

پٹواری کے کاغذات جن کا روزمرہ کے زمینداران اور کاشتکاران کو کام پڑتا
حسب ذیل ہیں ۔ آرڈر ایک دوامی رجسٹر بچاس صفحہ کا ہوتا ہے جس میں پٹواری تمام احکامات
و ہدایات متعلقہ قواعد کارروائی یا قواعد دوامی جو اسکو رجسٹرار قانونگو سے ملتے ہیں درج کرتا ہے ۔

روزنامچہ :۔ فارم (پ) (۲) ایک سو صفحہ کا رجسٹر ہوتا ہے جس میں پٹواری روزانہ کام کی
کیفیت لکھی جاتی ہے یہ ہر سال یکم جولائی سے شروع ہو کر ۳۰ جون کو بند ہوتا ہے
اور ۱۳ اگست تک رجسٹرار قانونگو کے پاس داخل کیا جاتا ہے ۔

نمونہ شجرہ

۱۱۳ ۱۱۲ ۹۵ ۹۹ ۱۰۰
۱۰۱
۱۰۳ ۱۰۲
۱۱۱ مکانات مندر آبادی
۱۰۴
مسجد ۱۰۶
۱۱۰/۱
۱۱۰ ۱۰۹ ۱۰۸ ۱۰۷ ۱۰۵

خسرہ = فارم پ ۳ کے سو ورق کا ایک جلد کشتوار رجسٹر ہوتا ہے جس میں وقتاً فوقتاً پٹواری
تمام تبدیلیاں جو قطعوں کے شکل میں واقع ہوتی ہیں اور وہ تمام واقعات جو کھیتوں یا زراعت
نقشہ جات تیار کرنے کے لئے درکار ہوتی ہیں خانہ جات ۱ لغایت ۳ میں اندراج کشت اول
سے ہی کیا جاتا ہے اور کاشتکاروں کے وشکمیوں کے نام اور فصل خریف متعلق اندراجات
کشت اول میں ہوتے ہیں اور فصل ربیع میں کے فصل زائد کے اندراجات دوسری و تیسری کشت
میں کئے جاتے ہیں خسرہ ۳۰ اپریل تک ختم کیا جاتا ہے اور تکمیل کے اس سال ہو جانے پر پٹواری اپنے پاس رکھتا ہے اور
دوسرے سال ۳۱ اگست تک رجسٹر قانون گو کے دفتر میں داخل کر دیا جاتا ہے

خسرہ کا نمونہ

فارم (پ) نمونہ خسرہ

۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳
[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	رقبہ اجناسی									رقبہ دو فصلی		تفصیل آراضی غیر مزروعہ		
									خریف			ربیع			زائد					مطابق خانہ جات ملان خسرہ		
										رقبہ			رقبہ			رقبہ						

زراعتی نقشہ جات جو خسرہ کے متعلق تیار کئے جاتے ہیں حسب ذیل ہیں

(۱) **نقشہ جنسوار خریف:-** اس میں باجرہ - جوار - دہان - ارہر - ماش - مونگ موٹھ وغیرہ کی اجناس خوردنی و غیر خوردنی مثلاً کپاس - سن - کپاس وغیرہ اجناس غیر خوردنی کا آبپاشی اور غیر آبپاشی کا رقبہ درج ہوتا ہے

(۲) **نقشہ جنسوار ربیع:-** اس میں گیہوں - جو - بیجڑ - چنا - مٹر - مسور وغیرہ کی اجناس خوردنی اور اجناس غیر خوردنی - تمباکو - السی وغیرہ اجناس غیر خوردنی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے -

(۳) **نقشہ جنسوار زائد:-** اس میں ترکاریاں اور پھل وغیرہ کی آبپاشی کا رقبہ درج کیا جاتا ہے -

(۴) **نقشہ میلان خسرہ:-** اس نقشے میں خسرہ کی کل اندراجات مکمل ہو جانے پر ہر قسم کا رقبہ صفحہ وار میزان دی جاتی ہے اور پھر ان میزانوں کو اس نقشہ میں درج کر کے کل موضع کی میزانیں تیار کی جاتی ہیں -

(۵) **فرد دورہ و سرحدہ جات:-** فرد بموجب نقشہ ذیل تیار کر کے پٹواری خسرہ کے ساتھ چسپاں کرتا ہے -

نوٹ - نقشہ فرد دورہ و سرحد جات کا صحیح نمونہ بموجب قانون جدید

قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء حسب ذیل ہے

لیکن دیگر کتب جات کتبہ میں جو نمونہ دیا گیا ہے وہ پرانا اور غلط نمونہ ہے

صحیح نمونہ نقشہ فرد تودہ و سرحدہ

نمبر شمار	نام تودہ یا سرحد	نمبر ہائے خسرہ جنمیں یا جنکی سینڈ پر تودے یا سرحد واقع ہے	تشریح تودہ یا سرحدہ	سرحدی مواضعات	حالت تودے یا سرحد مع تاریخ معائنہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷

سیاہہ

وہ کاغذ ہے جس میں آمدنی و خرچ متعلقہ زمینداری حسب پٹواری درج کرتا ہے یا اسکے متعلق ہوتی ہیں حصہ اول ہے (فارم پ) میں کل لگان نقدی وجنسی جو زمینداران کو کاشتکار کرتے ہیں بموجب دفعہ ۵۶ قانون مالگذاری واجب الادا ہو اور کل آمدنی سوائے کاشتکاران کے علاوہ کاشتکاران سیر و خود کاشت یا کاشتکاران حقدار قبضہ مستقل یا کاشتکاران معافیدار لگان جو زمیندار کو ادا کرتے ہیں درج کیا جاتا ہے جبکہ لگان جنس ادا کیا جاتا ہے تو سیاہہ میں اس کی نقد قیمت بھی درج ہوگی۔

حصہ دوم (فارم ۲) پ میں خرچ لکھا جاتا ہے جو زمیندار بابت مالگزاری یا دیگر اخراجات دیہی خواہ اپنے میں خواہ گورنمنٹ کو ادا کرتے یا تقسیم فریق کو ادا کرتے ہیں

سیاہہ کا نمونہ

بموجب قانون قبضہ آراضی الکٹ ۳۰ سن ۱۹۲۶ء صفحہ آئندہ پر درج ہے

(۱) [illegible]	[illegible]	۷	
	[illegible]	۸	
	[illegible]	۴	
	[illegible]	۵	
	[illegible]	۲	
	[illegible]	۳	
	[illegible]	۳	
	[illegible]	۱	
(۲) [illegible]	[illegible]	۷	
	[illegible]	۸	
	[illegible]	۴	
	[illegible]	۵	
	[illegible]	۲	
	[illegible]	۳	
	[illegible]	۳	
	[illegible]	۱	

کھتونی جمعبندی

یہ رجسٹر تمام اُن اشخاص سے متعلق ہے جو اراضی کا لگان خود کرتے ہیں یا اور کسی طرح حیثیت کاشتکار رکھتے ہیں۔ یہ فارم (پ ۱۱) رجسٹر کا نمونہ بموجب جدید قانون تیار کئے جاتے ہیں خانہ ۱ تا ۸ الف و بیت۔ امرا کس کیفیت ہے جو خانہ ۱۷ اس کے متعلق درج ہو کھتونی میں اور بقیہ خانہ جات جمعبندی سے نقل ہوتے ہیں۔

بموجب جدید قانون متعلقہ اراضی الگذاری ۱۹۲۶ء کے ۳ طرح کی کھتونیاں تیار کی جاتی ہیں۔ ایک تفصیل والی اور ایک مختصر۔

مفصل کھتونی جمعبندی۔ چونکہ پہلی مختصر اور مفصل کھتونیوں سے تیار کی جاتی ہے اور اس ۳۱ اگست تک جابجا قانون گو کے پاس داخل کر دی جاتی ہے۔

مختصر کھتونی جمعبندی سالانہ تیار کی جاتی ہیں اور ہر سال ۳۱ اگست تک حلقہ قانون گو کے پاس داخل کی جاتی ہے اس کا ستفادہ زمین یا حق کار رقبہ لگانے کی تفصیل وصول المرکے بالمقابل دفع مسجدج ہوتی ہیں۔

نوٹ :- کھتونی جمعبندی مفصل اور مختصر ایک ہی فارم پر تیار کی جاتی ہے۔

فارم (پ ۱۱)

نمونہ کھتونی جمعبندی

کھتونی										جمعبندی					
نمبر شمار	نام کاشتکار بالقید ولدیت و سکونت	مدت کاشت	نمبران خسرہ	رقبہ		رقبہ غیر مزروعہ شامل جوت	لگان			لگان دیگر کھاتوں کا میزان حوالہ کے	کل مطالبہ مع بقایا		وصولات		باقی قسط وار
				بیگہ دیہی	بیگہ بندوبستی یا ایکڑ		نقدی		جنسی						
							قانونی مطالبہ	زائد مطالبہ	لقدرقیمت لگان جنسی		قسط وسنہ	مطالبہ قسطوار	تعداد	تاریخ وصول و حوالہ رسید	
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶

Shri Rajendra Intermediate (Jhal...)

بہی کھاتہ جنس

یہ حصہ جنسی لگان سے متعلق ہے جو فارم (پ ۱۳) پر تیار کیا جاتا ہے اور ہر سال ۳۱ مئی ختم کر کے ۱۵ اگست تک حسب قانون گو کے پاس داخل کر دیا جاتا ہے۔

اس میں ہر ایک کاشت یا جزو کاشت یا کھیت جن کا لگان جنس لیا جاتا ہو جنسی لگان کے کالم میں درج کیا جاتا ہے خواہ یہ لگان بٹائی بطور بٹائی یا بطور کنکوت یا کسی اور طرح پر لیا جاتا ہو کنکوت کے وقت پٹواری موقع پر موجود رہتا ہے اور کنکوت کی قیمت کنکوت کرنے والوں کے تخمینہ کے مطابق اس حصہ میں درج کرتا ہے اور کنکوت کرنے والوں کے دستخط کرا لیتا ہے

اسی طرح بٹائی کے وقت بھی موقع پر موجود رہتا ہے اور جو جنس بٹائی ہوتی جاتی ہے اس کا اندراج کرتا رہتا ہے۔

نمونہ بہی کھاتہ جنس

فارم پ

نمونہ بہی کھاتہ

								پیداوار			مقدار جو زمیندار کو ملنی چاہیئے بٹائی کی تول سے				تخمینی قیمت مقدار مندرجہ خانہ ۱۵ کے			
نام کھوک پٹی۔ مالک	نمبر شمار	نام کاشتکاران بقید ولدیت و قومیت و سکونت	کھیت کا نمبر بموجب خسرہ	رقبہ بحساب ایکڑ یا بیگہ	نام جنس	طریقہ تقسیم یعنی بذریعہ کنکوت یا بٹائی	شرح کنکوت	وزن کل پیداوار	منہائی بابت سائر یا دیگر اخراجات	وزن بقایا پیداوار جو تقسیم ہوگا	شرح حصہ زمیندار بحساب فی من	بابت لگان	بابت ابواب و دیگر اخراجات	میزان	شرح فی روپیہ	قیمت	نمبر اندراج سیاہہ	کیفیت
۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹

کھیوٹ

اس رجسٹر میں ایک محال کے کل مالکان کے نام درج ہوتے ہیں اور ہر ایک مالک کی ملکیت کا رقبہ اور حقوق آبپاشی وغیرہ
لکھی جاتی ہے تفصیل وار اور مرتہن کے نام بھی معہ ان کی ملکیتی رقبہ اور حقوق آبپاشی درج رجسٹر
درج کئے جاتے ہیں۔

ہر ایک محال کے لئے ایک الگ کھیوٹ تیار کی جاتی ہے خواہ وہ محال مالگذاری کا ہو یا کلاً یا جزاً معاف کا
ہو اور اگر کسی محال میں دو یا زیادہ مواضعات یا حصہ مواضعات ہوں تو ہر ایک موضع یا حصہ
کا بھی ایک علیحدہ کھیوٹ تیار کیا جاتا ہے۔ پہلے چار خانوں کی خانہ پری سابقہ کھیوٹ میں سے
کی جاتی ہے اس میں تمام رد و بدل جن کی اطلاع ہوئی ان کو گذشتہ سالوں میں رجسٹر انتقالات
قانون گو سرکل سے شامل کیا جاتا ہے۔

جدید کھیوٹ تیار ہونے پر جن تبدیلیوں کی اطلاع پٹواری کو سال دوران میں رجسٹر انتقالات قانون گو
سے ملتی رہے گی وہ خانہ جات (۵) لغایت (۷) میں پہلے خانہ جات (۸) لغایت (۱۰) میں دوسرے
سال خانہ جات (۱۱) لغایت (۱۳) میں تیسرے سال اور خانہ جات (۱۴) لغایت (۱۶) میں چوتھے سال کے
عرصے میں لکھے جاتے ہیں اور جن خانوں میں کوئی اندراج نہ ہوگا ان کے سامنے سال کا [illegible]
[illegible] لکیر کھینچ دی جاتی ہے خانہ جات ۷ و ۱۰ و ۱۳ و ۱۶ میں صرف ان کا نمبر لکھا جاتا ہے
[illegible] کے اندراج کیا جاتا ہے جس میں رد و بدل واقع ہوگا۔

کھیوٹ میں کوئی رد و بدل بغیر ہدایت رجسٹرار قانون گو نہ کیا جاوے گا اور ہر اندراج
رد و بدل پر رجسٹرار قانون گو کے دستخط لئے جائیں گے۔

فارم پٹ چوسالہ

نمونہ کھیوٹ بموجب جدید قانون قبضہ آراضی ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

پیراگراف ۲۱۵

عنوان		نمبر
نام تھوک و پٹی معہ نام نمبردار		۱
نمبر شمار حصہ (کھاتہ)		۲
تعداد حصہ معہ رقبہ و مالگذاری و الباب		۳
نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار		۴
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنے والے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۵
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۶
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۷
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۸
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۹
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۰
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۱
	نام منتقل الیہ معہ احوال و داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۱۲
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۳
بابت سنہ فصلی	نام انتقال کرنیوالے کا معہ تعداد حصہ مقبوضہ اسکے	۱۴
	نام منتقل الیہ معہ احوال و حوالہ حکم و داخل خارج و قسم انتقال معہ تعداد حصہ یا رقبہ منتقلہ و دستخط تصدیقی رجسٹرار قانونگو	۱۵
	ترمیم شدہ اندراج نام حصہ داران معہ ولدیت و قومیت و سکونت و تعداد حصہ مقبوضہ ہر ایک حصہ دار	۱۶
کیفیت		۱۷

کھاتہ

چونکہ ایک کاشتکار معہ تمام کھیت جنکو وہ کاشت کرتا ہو نمبروار پاس پاس نہیں ہوتے اور شجرہ میں
تمام کھیتوں کا سلسلہ وار نمبر انکے لکھے جاتے ہیں۔ لہذا اس سے یہ معلوم کرنا کہ فلانے کاشتکار کی جوت
میں کس قدر نمبرات ہیں اور انکا کسقدر رقبہ ہے بہت دشوار ہے اس لئے ہر کاشتکار کی کل کاشت
معلوم کرنیکے لئے جو ضروری ہے کاشتکاروں نیز زمینداروں کو خاص طور سے بھی ضروری ہے ایک اور
ایک اور فرد تیار کرتے ہیں جسکو کھاتہ کہتے ہیں بالعموم ایک کاشتکار کے کل نمبر جنکو وہ کاشت کرتا ہے
معہ رقبہ کے ایک جگہ درج کئے جاتے ہیں۔

نمونہ کھاتہ

نمبر کھاتہ	نام کاشتکار معہ ولدیت و قومیت و سکونت	نمبر خسرہ	رقبہ	میزان
٨	ڈوارکا ولد کھڑکا قوم اہیر ساکن دیہہ	١٤ ١٢ ١١٠	٢ بیگہ // للعہ // مال // ٦ بسوہ	٣ بیگہ ٦ بسوہ
٩	سردار خاں ولد حفیظ خاں قوم پٹھان ساکن نگلہ	٨٢ ٩٣ ١٧٧	بیگہ ١٢ بسوہ ٢ بیگہ ٨ بسوہ معہ // ٣ بسوہ	٤ بیگہ ٣ بسوہ

تعریف محال

لفظ محال سے مراد ہر رقبہ اراضی ہے جس کی مالگزاری علیحدہ تشخیص ہو کر اس کی بابت کاغذات حقوق علیحدہ گانہ مرتب ہوں سوائے اقرارنامہ ادائے مالگزاری علیحدہ گانہ لیا جاوے یا وہ رقبہ اراضی ہے جس کی مالگزاری معاف کردی گئی ہو یا درخواست معافی کی گئی ہو اور اس کے کاغذات حقوق علیحدہ گانہ مرتب ہوئے ہیں۔

(۲) محالوں کی اقسام اور ان کی تعریف

(۱) محال واحد جس کا ایک ہی مالک ہو۔

(۲) محال بالاشتراک جس میں چند حصہ داران ہوں اور اس کی اراضی تقسیم نہ ہو۔

(۳) محال پٹی داری مکمل جس کی کل اراضی حصہ داروں میں تقسیم ہو گئی ہو

(۴) محال پٹی داری غیر مکمل جس کی کچھ اراضی تقسیم شدہ ہو اور کچھ شاملات ہو

(۵) محال بھیاچارہ جس کے کل حصہ داران اپنی اپنی اراضیات مقبوضہ میں قابض مالکانہ ہوں لیکن محال تقسیم نہ ہو۔

(۳) نمبردار

نمبردار وہ کوئی حصہ دار ہوتا ہے جس سے بندوبست میں اقرارنامہ ادائے مالگزاری سرکار لیا جاتا ہے اور وہ اکثر وصول مالگزاری سرکار کا ذمہ دار رہتا ہے۔

(۴) زمیندار

زمیندار وہ شخص ہے جو اپنے حصہ آراضی مقبوضہ پر خود بذریعہ کسی یا خود ملکیت کے مالکانہ قبضہ ہو یا کاشتکاری لانے سے کاشت کرا دے اور ان سے لگان وصول کرے اور اپنے حصہ آراضی مقبوضہ میں ملکیت قسم کا استحقاق انتفاع بذریعہ دراثت یا رہن و بیع وغیرہ حاصل ہو۔

(۵) لگان سے مراد

لگان وہ ہے جو کہ کسی مالک یا بابت اراضی کاشت یا باغ و تالاب و حقوق جلکاہ جنگل مہاہی و بابت استعمال پانی بغرض آبپاشی و سنگھاڑا وغیرہ مثل اس کے اور کسی حقوق کے بابت نقد یا جنس کے طور پر ادا کی جائے۔

(۶) مالگذاری

مالگذاری وہ روپیہ ہے جو زمیندار اقساط معین پر خود یا بذریعہ نمبردار سرکار کو ادا کرے۔

(۷) لفظ ہوت

جو ایک یا زائد قطعات اراضی کے کہتے ہیں جو الگ ہے پٹہ یا قرار داد کے ملی ہو یا کسی کے قبضہ میں ہو۔

(۸) صراحت لفظ سیر

سیر اس کو کہتے ہیں جو اراضی بندوبست میں بطور سیر درج ہو کر کاشت سے برابر دیا جاتا ہے

چلی آتی ہو یا وہ اراضی جو قبل نفاذ ایکٹ نمبر ۳ سنہ ۱۹۰۱ء بارہ برس تک مالک اراضی نے مزدوروں
یا نوکروں سے یا مزدوروں کے کاشت کی آ رہا ہو وہ سیر ہو یا ہر وہ اراضی جو از روئے رواج دیہہ
بطور خاص جو کسی حصہ دار کے تقسیم کی گئی ہو اور بسبب تقسیم یا انفکاک حصہ داران سے
اسی طرح عمل میں آتا رہا ہو

تصریح خود کاشت

خود کاشت وہ اراضی ہے جس کی زمیندار خود کاشت کرے یا ٹھیکہ دار ہو وہ کاشت کم از کم ایک سال سے ہو

ٹھیکہ دار

ٹھیکہ دار وہ شخص ہے جو زمیندار سے کسی اراضی کا کچھ معاوضہ دیکر کسی مدت کیلئے حق ملکیت حاصل کرے

معافی دار

معافیدار اسکو کہتے ہیں وہ شخص ہے جو بعوض لگان بذریعہ کسی خدمت یا بطور انعام کے کسی اراضی پر قابض ہو

کاشتکار یا اسامی

اسامی یا کاشتکار وہ شخص ہے جس سے کاشت اراضی کا لگان قابل ادا ہو وہ جو اقسام
مندرجہ ذیل کے ہوتے ہیں

تقسیم اقسام کاشتکاران

(۱) کاشتکار حقدار - کاشتکار حقدار قبضہ مستقل اس کو کہتے ہیں جو

اصطلاح بندوبست استمرار میں کوئی حق مستقل اور قابل انتقال اراضی علاقہ بیہ
میعادی نہ کسی اور طرح پر علاوہ بندوبستی سے برابر اس شرح پر چلا آتا ہو
جس کی حیثیت دہقانی مالک محال اور والے کا نہ ہو اور اس شرح کا مستحق ہے

(۲) **اسامی شرح معین** :- شخص معین وہ ہے جو کسی ضلع یا جز ضلع میں جہاں بندوبست استمراری
ہو کسی اراضی پر وقت بندوبست سے ایک ہی شرح پر چلا آتا ہو
اور اس کو حق دخیلکاری اسی شرح پر رہے۔

(۳) **کاشتکار ساقط الملکیت** :- ساقط الملکیت وہ مالک اراضی ہے جس کا
حق ملکیت بذریعہ نیلام یا بحکم عدالت یا بذریعہ دیوالی اس کے قبضہ سے منتقل ہو گیا ہو اور اس کا کل یا جز
منتقل ہو بابت جس میں اس کے بیع یا وقت انتقال اس کا مسلسل بارہ سال سے چلی آتی ہو
اور اسی سے اس کو حق دخیلکاری حاصل ہے لیکن وہ اراضی صاحب ہو یا حصہ دار اپنے
محال سے منتقل نہ ہو ہوتے اسامیان مگر اس کا بمقابلہ اسامیان غیر دخیلکار فی روپیہ جات
فی روپیہ ۴ آنہ کم ہوگا۔

(۴) **کاشتکار دخیلکار** :- دخیلکار مورد اس کاشتکار کو کہتے ہیں جو کسی اراضی پر بارہ سال تک
برابر قابض ہو لیکن بذریعہ پٹہ جس میں مدت زائد سات سال یا بذریعہ ٹھیکہ داری یا بطور اسامی قابض ہو یا کسی
اراضی سیر یا کسی اراضی سرکار مثل پٹواری وغیرہ پر قبضہ نہ رکھتا ہو۔

(۵) **کاشتکار غیر دخیلکار** :- کاشتکار غیر دخیلکار وہ ہے جس کی مدت کاشت بارہ
سال سے کم ہو۔

(۶) کاشتکار شکمی یعنی کاشتکار وہ ہے جس کو آراضی کا قبضہ منجانب کسی اصل کاشتکار یا سیر زمیندار بر بنا سبب کاشت کے ملا ہو لیکن ایسا کاشتکار کہ جو اپنا قبضہ مستقل یا ٹھیکہ دار کا ہو۔

(۷) پٹواری سے مراد پٹواری جو زمینداروں اور کاشتکاروں کے کام کی نگرانی کرے تمام کارروائی متعلق کاشت و زمینداری اپنے کاغذات میں درج کرتا ہے۔

باب پنجم

کاغذات نہری

کاشتکاری کا ماحصل زیادہ تر پانی پر منحصر ہے اگر زراعت کو حسب ضرورت پانی نہ ملے تو خواہ زمین کیسی ہی زرخیز ہو اور تخم کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو ہرگز خاطرخواہ پیدا نہیں ہو سکتا چنانچہ اگر بارش نہ ہو یا اگر وقت پر بارش نہیں ہوتی تو کسانوں کو سخت مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔ زمینداران امر پر غور کرکے گورنمنٹ عالیہ نے محکمہ نہر قائم کرکے اپنی رعایا پر جو احسان کیا ہے اس کا شکریہ کسی طرح ادا نہیں ہو سکتا۔

اس محکمہ کے متعلق چند ضروری اصطلاحات نمونہ ذیل میں درج کی جاتی ہیں جن کا روزمرہ زمینداروں اور کاشتکاروں کو کام پڑتا ہے یاد رکھنا چاہئے کہ بڑی بڑی دریاؤں سے جو نہریں نکالی جاتی ہیں انھیں نہر اور نہر سے جو شاخیں نکالتے ہیں انھیں راجبہ اور راجبہ سے جو شاخیں نکالتے ہیں انھیں ہنیر کہتے ہیں۔ راجبہ یا چھوٹے اور بڑوں کی ٹرننگ سے آبپاشی کے لئے سوراخ یا موگھے محکمہ نہر کی جانب سے لگائے جاتے ہیں انھیں قلابہ کہتے ہیں۔ اور قلابہ سے جو نالیاں کھیتوں کو سیراب کرنے کے لئے نکالی جاتی ہیں انھیں کول کہتے ہیں۔

محکمہ نہر کا سب سے بڑا افسر چیف انجینیر اور ضلع کا سب سے بڑا حاکم اکزیکٹیو انجینیر کہلاتا ہے

پرچہ نہری

اس فارم میں ہر کاشتکار کی آبپاشی کا حساب لکھا ہوا درج کیا جاتا ہے ہر کاشتکار کو لازم ہے کہ تاریخ مندرجہ اشتہار پر جو منجانب محکمہ نہر جاری کیا جاتا ہے حاضر ہو کر امین نہر سے پرچہ نہری لیوے اور اس کے اندراج کو دیکھ لیوے اور اگر کسی اندراج کی بابت کوئی عذر ہو تو پرچہ ملنے کی تاریخ سے بیس یوم کے اندر کسی حاکم نہر کے حضور میں خود حاضر ہو کر یا بذریعہ ٹکٹ ڈاک اپنا عذر پیش کرے بعد گذر جانے میعاد کے پھر کوئی عذر نہ سنا جائیگا۔

نمونہ پرچہ نہری یہ ہے

پرچہ آبپاشی بابتہ فصل ــــ سنہ ۱۳ فصلی کھاتہ نمبر ــــ بنام ــــ ولد ــــ

قوم ــــ کاشتکار موضع ــــ پرگنہ ــــ تاریخ ــــ سنہ ۱۹ع کو پرچہ دیا گیا

نمبر کھیت	نام کاشتکار اصلی	نمبر جنس	نمبر آبیانہ	آراضی آبپاشی شدہ		شرح نرخ	محصول	کیفیت
				تور	ڈال			

دستخط افسر نہر

دستخط امین

فارم نمبر ۸ (دی) پیشانی

جمعبندی آبپاشی

جمعبندی پرچہ جات نہری سے سال وار تیار کی جاتی ہے پٹرول نہر اسکو مکمل کر کے فصل خریف میں آخر ستمبر تک اور فصل ربیع میں آخر مارچ تک ضلعدار نہر کے دفتر میں بھیجتا ہے نمونہ یہ ہے

جمعبندی آبپاشی موضع   محال و پرگنہ   ضلع   بابتہ فصل سنہ ۱۳ فصلی مطابق سنہ ۱۹ء ڈویژن نہر گنگ (بنام وصول کنندگان)

کھیت			کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض					رقبہ توڑ				رقبہ ڈال				محصول آبپاشی ہر کھیت کے لئے			روپیہ ذیلی ہر کاشتکار			محصول ذیلی مالکان آراضی				کیفیت
نمبر وار خسرہ کاشتکار	نمبر کھاتہ	نمبر بندوبست	نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	رقبہ بحساب نہری	جنس	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	قسم اول	قسم دوم	قسم سوم	قسم چہارم	روپیہ	آنہ	پائی	روپیہ	آنہ	پائی	کھیت تعداد ذیلی مالکان	روپیہ	آنہ	پائی	

جو کہ تواریخ   لغایتہ   ماہ   سنہ ۱۹ء کو   پٹواری حاضر رہا مستحق پانے مبلغ   بحساب سیکڑہ ایکڑ ہے نقل جمعبندی پٹواری نے تاریخ   ماہ   سنہ ۱۹ء کو دی

اور تاریخ   کو پٹواری حاضر نہ رہا اسلئے مبلغ   جرمانہ وضع کیا گیا - خالص واجب فیس پٹواری مبلغ   ہے -

العبد ــــــ   العبد ــــــ   العبد ــــــ

دستخط امین   دستخط پٹواری   دستخط ضلعدار   دستخط اگزیکٹیو انجینیر بہادر (بخط انگریزی)

شدہ کار خسرہ آبپاشی

یہ بموجب خسرہ روان کے تیار کیا جاتا ہے نہر کا پٹرول اسکو تیار کرتا ہے نمونہ درج ذیل ہے

موضع پرگنہ ضلع نہر گنگ ڈویژن متعلقہ قلابہ نمبر دہن واقع میل فرلانگ فوٹ پٹری راجبہ تحصیل سنہ [illegible] ف

١	٢	٣	٤	٥	٦			٧			٨				٩	١٠				١١				١٢	١٣	١٤	١٥
تاریخ تحریر آبپاشی	نمبر شمار کھیت موضع دار	نمبر کھاتہ	نمبر بندوبست	نام مالک محصول کنندہ لگان یا [illegible]	کاشتکار اصلی			کاشتکار قابض			رقبہ آبپاشی				نام جنس توڑ یا ڈول	رقبہ توڑ				رقبہ ڈول				محصول مالکانہ	محصول آبیانہ	رقبہ دو فصلی	کیفیت
					نام	ولدیت	قومیت	نام	ولدیت	قومیت	کل رقبہ کھیت بروئے بندوبست [illegible]	طول	عرض	رقبہ		اول	دوم	سوم	چہارم	اول	دوم	سوم	چہارم				

نوٹ:- زمیندار کاشتکار موروثی کا نام خانہ ۶ میں اور کاشت کرنے والے کا نام خانہ ۷ میں درج ہوتا ہے۔

فارم نمبر ۳۴ (سی)

نقشہ کمی و بیشی موضع　　محال　　پرگنہ　　ضلع　　بابت فصل ۱۳ مطابق سنہ ۱۹ء ڈویژن نہر گنگ ضلعداری حصہ

نام جائداد	نمبر کھاتہ	نمبر بندوبست	نام کاشتکار یا کاشتکاران معہ ولدیت و سکونت	نام مالک یا مالکان معہ ولدیت و سکونت	رقبہ جس پر آبپاشی ہوئی	نام جنس	رقبہ توڑا بعد نظر ثانی				رقبہ ڈال بعد نظر ثانی				محصول پانی کا ہر کھیت کے لئے				تفاوت محصول ذمگی ہر کاشتکار			تفاوت محصول مالکانہ			کیفیت
							درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	درجہ اول	درجہ دوم	درجہ سوم	درجہ چہارم	شرح جنس وغیرہ کی	شرح فی ایکڑ	میزان	کمی	زیادتی	کمی	میزان	زیادتی	کمی	میزان	

نوٹ:۔ کمی کی رقوم سرخی سے درج ہونگی باقی کل خانہ پری سیاہی سے ہوگی۔ یہ نقشہ صرف سررشتہ کانکٹری کو بھیجا جاویگا۔ کاشتکار کو پرچہ سرخ یا سیاہ دیا جاویگا۔ اسکا فارم شامل پرچہ نہری لگا ہوتا ہے۔

باب ششم

کاغذات ضروری و دستاویزات

رقعہ قرض عند الطلب

مکرمی لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویش اگروال ساکن سہارنپور زاد لطفہ

تسلیم ۔ جو کہ مبلغ ما سو روپیہ جس کے نصف ۵۰ روپیہ ہوتے ہیں آپ سے بغرض درست

ادائیگی مالگذاری نقد قرض لئے ہیں لہذا مبلغ ہائے مذکورہ معہ سود ایک روپیہ فیصدی ماہانہ عند الطلب

ادا کروں گا اس واسطے اطمینان آپ کے یہ رقعہ ٹکٹ دو پیسہ لکھدیا کہ سند رہے اور بوقت

ضرورت کام آوے فقط تحریر تاریخ ۸ اکتوبر ۳۲ء

ٹکٹ ۲؍ نونہال سنگھ بقلم خود

العبد
نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار جسن گنج ضلع ایٹہ

نمونہ رسید

ٹکٹ ۱؍ نونہال سنگھ بقلم خود

جو رقعہ کے ساتھ لکھی جاتی ہے

منکہ نونہال سنگھ ولد ستیام سنگھ قوم ٹھاکر زمیندار ساکن جسن گنج ضلع ایٹہ کا ہوں

جو کہ مبلغ ما سو روپیہ جس کے نصف پچاس روپیہ ہوتے ہیں بابتہ معاوضہ رقعہ

آج روز اقراری حسب موصوف لالہ شنکر لال ولد دلو کرن قوم ویش اگروال

ساکن سہارنپور سے نقد وصول پائے لہذا یہ رسید ٹکٹ لگا کر لکھدی

کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے المرقوم ۱۴ ستمبر ۱۹۲۸ء

بقلم مگنر لال کائستھ ساکن نبداپور شہر کلکتہ

نونہال سنگھ بقلم خود
گواہ شد [illegible] بقلم خود
[illegible]

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت سید رضا علی صاحب حامد علی رضا تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	؎ ۳
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	؎ ۳
باقی	×
دستخط وصول کنندہ معہ تاریخ	اظہار حسین کارندہ
دستخط یا نشان کرایہ دار	اقبال حسین بقلم خود
کیفیت	×

رسید وصول زر کرایہ جائداد واقعہ قصبہ بہانی ملکیت سید رضا علی صاحب حامد علی رضا تعلقدار

نمبر شمار	۳۲
نام کرایہ دار	اقبال حسین
شرح کرایہ	؎ ۳
کس ماہ کی بابت	جون ۳۷ء
تعداد رقم وصول شدہ	؎ ۳
باقی	×
دستخط وصول کنندہ معہ تاریخ	اظہار حسین کارندہ بقلم خود
کیفیت	

کرایہ نامہ سرخط

اسٹامپ ۸ر

منکہ رام سروپ ولد ھر سروپ قوم کالستھ ساکن محلہ الور گنج شہر بنارس کا ہوں
جو کہ ایک قطعہ مکان پختہ نمبر ۱۲۴۲ لالہ متھرا پرشاد ولد ہر پرشاد اگروال محلہ الور گنج
منمقر نے بالعوض پانچ روپیہ ماہواری کرایہ پر واسطے قیام اپنے لئے آج کی تاریخ سے لیا۔ لہذا اقرار
کرتا ہوں اور لکھے دیتا ہوں کہ کرایہ مکان مذکور ماہ بماہ مالک مکان کے برابر باخذ رسید ادا و بیباق
کرتا رہوں گا باقیدار نہ رکھوں گا مرمت شکست و ریخت مکان مذکورہ ذمہ مالک مکان ہوگی اور پتائی (?) و صفائی
مکان مذکور کو وقت ضرورت بلا معاوضہ (?) منمقر خود کراتا رہوں گا در صورت باقیدار و عدم ادائے
کرایہ ماہ بماہ مالک مکان مذکور کو اختیار ہوگا کہ مجھ منمقر کو مکان سے بیدخل کر کے قبضہ
لے لیویں و کرایہ باقیماندہ کو بذریعہ نالش جس طور پر مناسب سمجھیں مجھ سے وصول کر لیویں در صورت
مالک مکان مذکور کو کبھی ضرورت خالی کرانے مکان کی پیش آوے تو ایک ماہ قبل نوٹس دیکر
مجھکو اطلاع دیویں میں مکان کی اس میعاد کے اندر خالی کر دوں گا لہذا یہ چند کلمہ
بطور کرایہ نامہ لکھ دئے کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے

المرقوم ۲۱ اگست ۱۹۳۷ء بقلم خود

فارغخطی

منکہ بدری پرشاد ولد رامچرن قوم کایستھ ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ بابت خرید ایک قطعہ مکان سے ۱۲۵/ درمیان منمقر و مسمی نثار حسین خاں ولد فضل احمد خاں
ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام نے مبلغ پچاس روپیہ کو لیا تھا بعد چھ ماہ کے آج حساب ہو کر
مبلغ ع۱۲۵ نکلے وہ سب مجھکو وصول ہو گیا اب کچھ باقی نہیں رہا لہذا یہ چند کلمہ
بطور فارغ خطی کے لکھدی کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے المرقوم ۹ جولائی ۱۹۳۲ء
بقلم عبدالرحیم خاں ساکن محلہ ملکانہ قصبہ بلگرام

تمسک

منکہ مانک چند ولد ڈالچند قوم کاچھی ساکن موضع جلال پور پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو مبلغ چالیس روپیہ کہ نصف اسکے بیس روپیہ ہوتے ہیں بنشی احمد علی ولد محمد علی قوم شیخ ساکن
قصبہ بلگرام سے بشرح سود فیصدی ۲ روپیہ ماہوار بضرورت خانگی نقد قرض لیکر اپنے تحت و تصرف میں
لایا لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور مع سود عندالطلب بلا حجت کے ادا
و بیباق کردونگا اور جو کچھ روپیہ اصل و سود میں بابت سود کے ادا کروں اسکو پشت تمسک پر برابر صاحب
موصوف سے لکھا لیا کرونگا پشت پر بغیر لکھائے روپیہ ادا کرنا ناجائز و باطل ہوگا اگر روپیہ
الکریم یعنی جبل وعدہ ادا نکروں تو آپکو اختیار ہے کہ کل روپیہ مع سود بذریعہ نالش عدالت
مجاز میری ذات اور جائداد سے جس طرح چاہیں وصول کر لیں مجھکو یا میرے وارثوں کو کچھ عذر نہ
ہوگا لہذا یہ چند کلمہ بطور تمسک کے لکھدئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے
تحریر تاریخ ۲۷ اپریل سنہ ۱۹۳۷ء بقلم الٰہی بخش کاتب

تمسک قسط بندی

منکہ ہرگوبند ولد دیو نند قوم کورمی کاشتکار موضع الوٹی پرگنہ تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں

جو کہ مبلغ ایک سو پچاس روپیہ کہ جس کے آدھے مبلغ پچھتر روپیہ ہوتے ہیں جس کی تفصیل کہ مبلغ

ایک سو تیس روپیہ اصل اور بیس روپیہ سود قسط بندی مدت کہ ماہ بضرورت خرید اراضی ملکی

سید یاور علی ولد سید علی بہادر قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے قرض لیے اقرار

کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغ مذکور کو بالا بذریعہ قسط بندی دس روپیہ ماہانہ

ہر مدت کی ماہ میں بلاعذر سید صاحب موصوف کو ادا کرتا رہوں گا اور جو روپیہ قسط وار

ادا ہو وصول اس کا پشت تمسک ہذا پر خاص دستخط سے موصوف کے لکھاتا رہوں گا

در صورت وعدہ خلافی کسی قسط ادائی کو اختیار ہوگا کہ ایک روپیہ یکمشت

معہ سود عہ فیصدی ماہانہ مجھ سے بذریعہ نالش عدالت مجاز وصول کر لے مجھ کو کچھ عذر نہ ہوگا

لہذا یہ چند کلمہ بطریق تمسک قسط بندی لکھ دیا کہ سند رہے اور وقت ضرورت

کام آوے فقط — تحریر بتاریخ ۲۰ / جون ۱۹۳۷ء

بقلم رام ... کاتب

[illegible]

پٹہ آراضیات

مجھ سید حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی زمیندار موضع صورت نگر نے اراضی مندرجہ ذیل واقعہ محال سید حسین موضع صورت نگر پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی کو سادھو رام ولد متھو رام قوم لودھا ساکن موضع مذکور کو واسطے مدت تین سال من ابتدائی ۲۰ نومبر سنہ ۳۷ء شرائط ذیل پر پٹہ پر دی ہے۔

دفعہ ۱- یہ کہ سالانہ لگان مبلغ ۱۰ روپیہ بحساب اقساط ذیل سے اور تاریخہائے ذیل قابل ادا ہوگا۔

مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ اپریل سنہ ۳۸ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ نومبر سنہ ۳۸ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ اپریل سنہ ۳۹ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ نومبر سنہ ۳۹ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ اپریل سنہ ۴۰ء پر
مبلغ للعہ	روپیہ	تاریخ	۲۰ نومبر سنہ ۴۰ء پر

جو تم کو تواریخ ہائے مذکورہ پر بلا عذر میعاد اور بعذر میعاد اور آفت ارضی و سماوی وغیرہ کرم ادا کرنا ہوگا

دفعہ ۲- یہ کہ قسط مذکورہ پر لگان ادا نہ کرو گے تو معہ سود فیصدی مبلغ ۱ روپیہ ماہوار کے وصول کیا جاوے گا اور درصورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائیگی لگان اندر میعاد معینہ مذکورہ یا لادام بلا انقضائے پٹہ میعاد پٹہ قابل بیدخلی ہوگی۔

دفعہ ۳- یہ کہ بعد انقضائے میعاد مذکورہ کے اراضی کو اپنی کاشت سے بلا عذر حیلہ و دعویٰ

کسی قسم کے از خود چھوڑ دیا ہو گا کوئی حق قبضہ کا نہ رہے گا اور حیثیت اراضی وغیرہ کا بالکل تنسیخ ہوگا

دفعہ ۴ - یہ کہ سوائے اپنی کاشتکاری کے اس اراضی کو کسی قسم سے کاشت نہ کراؤ گے اور

کسی کو شریک کاشت نہ کرو گے اور کوئی مکان پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا کنواں پختہ یا خام

تعمیر نہ کرو گے اور کوئی درخت مثمر یا غیر مثمر نصب نہ کرو گے اگر افعال مذکورہ میں کسی کا بھی سرزد ہونا

پایا جاوے گا تو تم فی الفور بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہو گے اور تعمیر کردہ کے ملکیت ہماری ہوگی اور اس کی بابت کسی قدر

بھی معاوضہ پانے کے مستحق نہیں ہو گے اور نہ صرف افعال مذکورہ بالا پر ہم کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ نالش حسب ضابطہ یا ہرجانہ وصول کریں

دفعہ ۵ - یہ کہ خود درخت نصب شدہ یا خود رو خواہ مینڈھ کھیت یا اندر کھیت کے واقع ہیں یا آئندہ پیدا ہوں گے

ان کی حفاظت و خبرگیری بذمہ تمہارے ہے کسی قسم کا تصرف ان میں نہیں کرو گے اور نہ کسی شخص کو تصرف کرنے دو گے -

دفعہ ۶ - بصورت خلاف ورزی کسی شرائط مندرجہ پٹہ ہذا کے تم بلا انقضائے میعاد قابل بیدخلی ہو گے

اور دستاویز ہذا آئندہ کے لئے کالعدم و فسخ متصور ہوگی -

تفصیل نمبران

عـ ۵۷۵	رقبہ	بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
عـ ۳۸۳	رقبہ	بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر
عـ ۱۸۲	رقبہ	بیگہ ۸ بسوہ	واقع محال سید حسین موضع صورت نگر

بقلم امجد حسین عرضی نویس

تحریر تاریخ ۲۰ نومبر ۳۷ء

قبولیت

مجھ سادھو رام ولد مادھو رام قوم لوہار ساکن و داشتہ موضع صورت نگر ضلع ہردوئی نے اراضی واقعہ محال سید حسین بموضع صورت نگر پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی سید حسین علی ولد علی حسن صاحب قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی سے واسطے مدت تین سال من ابتدائی ۲۰ نومبر ۳۷ء لغایت ۲۰ نومبر ۴۰ء بشرائط ذیل پٹہ پر لی ہے

دفعہ ۱ - یہ کہ سالانہ لگان مبلغ للعہ (اسی) روپیہ حسب اقساط ذیل میں اور تاریخہائے ذیل پر قابل ادا ہوگا یعنی

مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۳۸ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۳۸ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۳۹ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۳۹ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ اپریل ۴۰ء پر
مبلغ	للعہ	تاریخ	۲۰ نومبر ۴۰ء پر

جملہ تواریخ ہائے مذکورہ پر بلا عذر پیداوار و عدم پیداوار و آفت ارضی و سماوی ادا کرتا رہوں گا

دفعہ ۲ - یہ کہ اقساط مذکورہ بالا پر لگان روانہ کروں گا تو مع سود فیصدی مبلغ (ایک) روپیہ ماہواری ادا کروں گا اور در صورت خلاف ورزی یعنی عدم ادائے زر لگان اندر میعاد معینہ مذکورہ کے بلا انقضائے میعاد قبولیت قابل بےدخلی ہوا کروں گا۔

دفعہ ۳ - یہ کہ بعد انقضائے میعاد مذکورہ کے اراضی کو اپنی جوت سے بلا عذر و حیلہ حاضر کر دوں گا

فوراً چھوڑ دوں گا کوئی حق قبضہ کاشت یا ترقی حیثیت اراضی وغیرہ کی باقی نہیں رہے گا۔

دفعہ ۴۔ یہ کہ سوائے اپنی کاشت کے اراضی کو کسی دوسرے کی کاشت میں نہ کراؤں گا اور کسی کو شریک کاشت نہیں کروں گا اور کوئی مکانی پرستش گاہ یا سکونت یا کسی قسم کا پختہ یا خام کنواں نہ بناؤں گا اور کوئی درخت مثمر یا غیر مثمر نصب نہ کروں گا اگر افعال مذکورے میں کسی کا بھی سرزد ہونا پایا جائے تو بحق فی الفور بلا القضاء میعاد قابل بیدخلی ہوں گا اور جس تعمیر کرونگا ملکیت مالک ہوگی اور کسی بابت کسی قدر بھی معاوضہ پانے کا بالکل مستحق نہ ہوں گا

اور بر صورت افعال مذکور کے بابت زمیندار کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ عدالت خرچہ جات منہدم کرائے وصول کرے

دفعہ ۵۔ یہ کہ جو درخت بعض شدہ کے یا خود رو مثل کھیت یا اندر کھیت واقع ہیں یا آئندہ پیدا ہوں مگر ان کی حفاظت و نگہداشت کروں گا اور کسی قسم کا تصرف ان میں نہیں کروں گا اور حد کو نقصان نہ پہونچاؤں گا۔

دفعہ ۶۔ یہ کہ بصورت زمیندار فصل وار حسب حیثیت پیداوار مالک اراضی کو ادا کروں گا۔

دفعہ ۷۔ بصورت خلاف ورزی کسی شرط مندرجہ قبولیت ہذا کے منسوخ بلا القضاء میعاد قبولیت قابل بیدخلی ہوگا اور بصورت ہذا آئندہ کیلئے کالعدم و فسخ متصور ہوگی لہٰذا یہ قبولیت لکھ دی ہے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

تفصیل نمبران اراضی

۵۷۵	رقبہ	۶ بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورتنگر
۳۸۳	رقبہ	۶ بیگہ	واقع محال سید حسین موضع صورتنگر
۱۸۲	رقبہ	۱ بیگہ ۸ بسوے	واقع محال سید حسین موضع صورتنگر

تحریر تاریخ ۲۰ جولائی ۳۷ء

بقلم امجد حسین عرضی نویس

باب ہفتم

عدالتی کاغذات

نوٹس بغرض علیحدگی کاشت

نوٹس منجانب رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن موضع کانتی متعلقہ قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بنام

سید احمد حسین ولد سید علی حسن مرحوم زمیندار و رئیس قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

واضح ہو کہ اراضی موازی ۸ بسوہ ۲ بیگہ پختہ الاضی [illegible] زیادہ لگان مالگذاری سالانہ واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی ملکیت آپ کی ہے جو زیر کاشت [illegible] ہے [illegible] اراضی مذکورہ کو اپنی کاشت میں رکھنا منظور نہیں ہے الہٰذا حسب دفعہ ۱۲۰ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ع بذریعہ نوٹس ہذا آپ کو اطلاع دیجاتی ہے کہ میں اراضی مذکورہ بالا کو اپنی کاشت سے ترک کرتا ہوں اور سنہ ۱۳۳۴ف سے اس پر اپنا قبضہ اٹھا لیتا ہوں لہذا آپ اس کا انتظام کریں ورنہ میں آئندہ محصول الحقیت کا ذمہ دار نہ ہونگا۔

تفصیل نمبران اراضی

۱۰۲	رقبہ ۔۔۔	واقع محال سید احمد حسین قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی
۱۸۹	رقبہ ۲ بیگہ ۸ بسوہ	

العبد

نشان انگوٹھا رام دین ولد گنگا رام قوم اہیر ساکن موضع کانتی متعلقہ قصبہ بلگرام

تحریر بتاریخ ۱۲ مارچ ۱۹۲۶ع

عرضی دعویٰ بقایا لگان

سید احمد حسین ولد سید علی حسین قوم سید زمیندار ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

گرو بھاری ولد ہر جھمائی قوم اہیر ساکن و کاشتکار قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ دلا پانے مبلغ ۸۰ روپیہ ومراد [illegible] سود ہمگین مبلغ ۹ [illegible]

بابتہ بقایا لگان نسبت [illegible] بیگہ پختہ اراضی نمبر ذیل بابتہ سنہ ۱۳۳۸ فصلی واقع

قصبہ بلگرام محال سید احمد حسین پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی بموجب دفعہ ۱۳۲ ایکٹ [illegible] سنہ ۱۹۲۶ء

مدعی مذکور حسب ذیل عرض کرتا ہے۔

دفعہ ۱ - یہ کہ مدعی زمیندار اور مدعا علیہ کاشتکار ہے

دفعہ ۲ - یہ کہ فصل ہائے متدعویہ میں مدعا علیہ موازی [illegible] بیگہ پختہ اراضی نمبر ذیل [illegible] کا تھا

اس کی بابتہ مبلغ ۸۰ روپیہ حسب تفصیل ذیل پانے مدعی بذمہ مدعا علیہ واجب الادا ہے

جو مدعا علیہ نے باوجود طلب و تقاضائے متواتر ادا نہیں کیے۔

(الف) مبلغ ۸۰ روپیہ اصل و سود حسب حساب ذیل سے خرچہ نالش و سود [illegible]

و آئندہ بعد [illegible] دیگر عدالت [illegible] مدعا علیہ سے دلائے جائیں [illegible]

تاریخ ۱۲ دسمبر ۳۲ء یوم انکار مدعا علیہ سے پیدا ہوئے

(ب) اور دیگر داد رسی جو بنظر حالات مقدمہ نزدیک عدالت مناسب ہو اور جس پانے کا مدعی مستحق ہو عطا فرمائی جاوے

تفصیل نمبران اراضی

۲۸۲ع للعہ ۱۲ بسوہ واقع قصبہ بلگرام محال سیدان تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی

تفصیل سود

نام فصل	رقبہ اراضی	تعداد مطالبہ	وصول	باقی	مدت سود	تعداد سود	کل	وصول	باقی
ربیع ۱۳۳۹ فصلی	للعہ ۱۲ بسوہ	عہ	۰	عہ	یکم جنوری ۱۹۳۳ تا ۱۹۳۲	۵/	عہ۵	۰	عہ۵

عرضی

مسمی امجد علی خاں مختار عام سید محمد حسین صاحب رئیس و زمیندار

یکم دسمبر ۱۹۳۲ء

نوٹس وصولیابی لگان

نوٹس دفعہ ۱۸ قانون لگان ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۳۶ء

بعدالت جناب تحصیلدار صاحب تحصیل باہ ضلع آگرہ

چونکہ سید احمد حسین ولد علی حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ باہ
ضلع آگرہ اپنے آپ کو تمہارا زمیندار قرار دیکر عدالت ہذا میں درخواست
بغرض اجراء نوٹس بنام تم رویا ولد جھینگر قوم چمار ساکن قصبہ باہ و کاشتکار
اراضی زیر بقایا لگان مبلغ ۲۰ روپیہ بصورت عدم وصول ہونے کے تمہاری
بیدخلی گذرانی ہے اور چونکہ تم رویا ذمہ بابت بقایا لگان
مندرجہ حاشیہ بابت سنہ مذکورہ ذیل مبلغ ۲۰
واجب الادا ہونیکا دعوی ہے اس لئے تم رویا کو نوٹس
دیا جاتا ہے کہ مبلغ ۲۰ مذکورہ بابت بقایا لگان جو تم پر واجب
ہے اس نوٹس کی تعمیل سے اندر میعاد یوم کے اس عدالت
میں داخل کرو یا حاضر ہو کے عذر پیش کرو۔ اگر تم نے عذر نہیں کیا اور
نہ مبلغ ۲۰ روپیہ بقایا لگان کے اور [illegible] اندر تیس یوم

تاریخ تعمیل نوٹس سے ادا نہ کئے تو اراضی مندرجہ ذیل سے تمہاری بیدخلی کا حکم صادر ہو سکتا ہے۔

تفصیل جوت

پرگنہ	موضع	محال	تھوک یا پٹی	میزان واراضی	میزان رقبہ
باہ	باہ	سید احمد حسین	پٹی دلدار خان	۲۷۶ع معہ	معہ

سائل	لگان	وصول	بقایا
سید احمد حسین زمیندار	[illegible]		اصل [illegible] سود × کل [illegible]

دلدار حسین مختار عام سید احمد حسین زمیندار بقلم خود

آج تاریخ ۱۵ دسمبر ۱۹۲۹ء کو میرے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

دستخط تحصیلدار بخط انگریزی (مہر عدالت)

—— :(۰): ——

درخواست داخل خارج

رپورٹ داخل خارج واقعہ محال سید احمد حسین موضع باہ پرگنہ باہ تحصیل باہ ضلع آگرہ

[illegible]			×
	[illegible]	۱	×
	[illegible]	۲	[illegible]
	[illegible]	۳	[illegible]
	[illegible]	۴	[illegible]
	[illegible]	۵	
	[illegible]	۶	[illegible]
	[illegible]	۷	[illegible]
	[illegible]	۸	[illegible]
	[illegible]	۹	[illegible]
	[illegible]	۱۰	[illegible]

مختار نامہ خاص

منکہ علی جان ولد نبی جان قوم شیخ ساکن خدا گنج ضلع فرخ آباد کا ہوں

جو کہ منمقر کو مبلغ نو ہزار روپیہ بذریعہ دستاویز مورخہ ۵ جون ۱۹۱۲ء بذمہ

رگھوبر سنگھ ولد گنگا سنگھ قوم ٹھاکر ساکن امین آباد لکھنؤ واجب ہیں اور

روپیہ وصول ہونے کی کوئی امید بجز نالش کے نہیں ہے اور منمقر بوجہ کاروبار

خود لکھنؤ جاکر نالش دائر کرکے پیروی نہیں کرسکتا لہٰذا اپنی جانب سے

منشی سراج عالم ولد محمد علم قوم شیخ ساکن لکھنؤ رستہ داور اپنے کو

واسطے دائر کرنے نالش و پیروی مقدمہ مختار خاص مقرر کرتا ہوں

منشی صاحب موصوف نالش دائر عدالت کریں اور

مقدمہ کی پیروی کریں اور ڈگری حاصل کرکے اسکو اجرا کرادیں اور روپیہ وصول کرلیں

یا تصفیہ کریں غرضکہ کل کارروائی متعلق مقدمہ از ابتدا تا انتہا بذات خود سرانجام دیں

منشی صاحب موصوف کی جملہ کارروائی مثل کارروائی ذات خاص مقبول اور منظور ہوگی لہٰذا یہ

چند کلمے بطریق مختار نامہ خاص لکھدیئے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے

تحریر تاریخ ۸ نومبر ۱۹۳۱ء

بقلم امجد حسینی کاتب

مختارنامہ عام

منکہ الطاف حسین ولد عشرت حسین قوم سید ساکن و زمیندار قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ منمقر کے اکثر مقدمات متعلقہ زمینداری دائر عدالت ہائے حقیقی میں اور منمقر بوجہ ضعیف
خود پیروی مقدمات نہیں کر سکتا اس لئے منمقر اپنی طرف سے مسمی منشی روشن خاں ولد
قوم پٹھان ساکن قصبہ سندیلہ ضلع ہردوئی کو بحالت صحت نفس و ثبات عقل اپنی بلا جبر و خوشی
و رضامندی سے اپنا مختار عام کرکے لکھ دیتا ہوں اور مختار مذکور کو اختیار ہے کہ پیروی
طرف سے کل معاملات و مقدمات منجملہ ملازمت و زمینداری جو عدالت ہائے دیوانی کلکٹری و کمشنری
بورڈ مال میں پیش ہوں یا عدالت حقیقیہ میں دائر ہوں میں دستخط کرے یا عرضی
دعویٰ تصدیق کرے یا سمن یا حکم نامہ جاری بنام منمقر وصول کرے یا بیان متعلقہ پیش کرے
یا اداء مال جواب دعویٰ یا ثالث مقرر کرے یا فیصلہ ثالثی داخل کرے یا ڈگری جاری کرے یا نیلام خرید
کرے یا کسی قسم کی درخواست پیش کرے یا نالش یا اپیل دائر کرے یا نقل وصول کرے یا وکیل
مختار وکیل یا بیرسٹر نیچے سے مقرر کرے یا کوئی روپیہ یا فتنی وصول کرے یا الغرض کوئی کام جو
عدالت میں پیش ہو کرے جملہ ساختہ و پرداختہ مختار مذکور کا مثل کردہ ذات خاص کے قبول
منظور ہے لہذا یہ چند کلمے بطور مختارنامہ عام لکھ دئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آوے

تحریر تاریخ ١٨ جون ١٩٢٨ء

سید مجتبیٰ حسین کاتب

نمونہ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

مثنیٰ رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا	مبلغ ۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جنکی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ کھیت نمبر ۹۰ ۵ بسوہ
سال و قسط جسکی بابت ادائی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع ۱۳۳۸ ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا کی جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جز کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ	۲۸ر مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اصل رسید ادائے زرلگان حسب دفعہ ۱۴۱ - ایکٹ ۳ سنہ ۱۹۲۶ء

نام موضع	جلال پور محال سادات پرگنہ بلگرام ضلع ہردوئی
نام روپیہ ادا کرنے والے کا	جودھن ولد منسارام قوم اہیر ساکن جلال پور
نام روپیہ پانے والے کا	خیرات حسین ولد دلدار حسین زمیندار
تعداد زر جو ادا کیا گیا	مبلغ ۵ روپیہ
اگر ایک سے زیادہ جوت ہوں جنکی بابت لگان ادا کیا گیا ہو تو جوت کی شناخت	کھیت نمبر ۲۱۲ للعہ کھیت نمبر ۹۰ ۵ بسوہ
سال و قسط جسکی بابت ادائی ہوئی رقم جمع کی گئی	بابت ربیع ۱۳۳۸ ف
آیا رقم ادا شدہ بطور کل مطالبہ ادا کی جانے کے قبول کی گئی یا صرف بطور ایک جز کے	بیباق
تاریخ ادائیگی لگان بقید ماہ و سنہ	۲۸ر مارچ سنہ ۱۹۲۸ء

اقرار نامہ

ٹھیکہ ہی بخش ولد محمد بخش قوم شیخ ساکن شہر لکھنؤ - فریق اول

سید ابوالحسن صاحب رئیس ساکن محلہ محمود نگر شہر لکھنؤ فریق دوم

جو فریق دوم کو ایک گاڑی بگھی تیار کرانی ہے لہذا ٹھیکہ فریق اول نے لیا ہے اسکے متعلق

درمیان فریقین حسب ذیل شرائط طے پائیں جنکے ہم ہر دو فریقین پابند رہینگے -

دفعہ ۱- یہ فریق اول گاڑی کو حسب منشاء فریق دوم تیار کر کے بکم جولائی تک فریق دوم کو دیدیگا

دفعہ ۲- یہ گاڑی تیار ہو جانے پر مبلغ دو سو روپیہ بابتہ قیمت گاڑی بالمقطع فریق اول کو فریق دوم بافراغت

ادا کر دیگا -

دفعہ ۳- یہ اگر فریق اول تاریخ مقررہ تک گاڑی تیار کر کے نہ دیگا تو مبلغ دو روپیہ یومیہ جرمانہ

اسوقت جبتک گاڑی تیار کر کے نہ دیگا فریق دوم کو ادا کریگا -

دفعہ ۴- یہ اگر فریق دوم گاڑی تیار ہو جانے پر اسکی خریداری اور ادائی اسکی قیمت مقررہ

اقرارنامہ ہذا سے انکار کریگا تو فریق اول کو اختیار ہوگا کہ اسکو کسی دوسرے شخص کے

ہاتھ فروخت کر دیوے اور جو قیمت میں کمی رہیگی اسکی ادائیگی کا فریق دوم

ذمہ دار ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق اقرارنامہ کے تحریر کر دیے کہ سند رہے اور وقت

ضرورت کام آوے بتاریخ یکم مئی ۱۹۳۷ء بقلم مرلی دھر عرضی نویس

وقف نامہ

منکہ حشمت علی ولد داور علی قوم شیخ ساکن بنارس کا ہوں

چونکہ اس زندگی مستعار کا کوئی اعتبار نہیں ہے نہ معلوم کس وقت موت آجائے
اور مالک ہو جائیں لہٰذا [illegible] درمیان جائداد کے جھگڑا و تنازعات برپا ہوویں اسلئے میں نے
بحالت صحت نفس بلا کسی ترغیب اپنی خوشی سے ایک [illegible] دکان پختہ [illegible] تعمیر پختہ محدودہ
ذیل واقع بازار دال منڈی شہر بنارس جو محلہ کہ مقبوضہ بلا شرکت غیری متعلق ہے اور مالیت مبلغ
تین ہزار روپیہ ہے واسطے خرچ جامع مسجد [illegible] کے وقف کر دی آج کی تاریخ سے [illegible] موقوفہ بالا [illegible] مسجد
موصوف [illegible] اسکو [illegible] اہتمام اور وصول زر کرایہ کا حق حاصل ہوگا آئندہ
مجھکو یا وارثان اور قائمقامان میری کو [illegible] ملک اپنے نام کرنے کا حق
نہیں ہے لہٰذا یہ وقف نامہ لکھدیا کہ سند رہے اور بوقت ضرورت کام آوے

حدود اربعہ دوکان موقوفہ

شرقی: شارع عام — غربی: مکان [illegible] — شمالی: [illegible] — جنوبی: مکان [illegible] محمد بخش صاحب

تحریر بالخیر یکم مئی ۱۹۳۷ء

محمد بخش [illegible]

ہبہ نامہ

منکہ رام رتن ولد شیو دیال قوم برہمن ساکن شہر دہلی محلہ گذر مل ماہوں۔ جو
کہ ایک مکان نمبری 1763 معہ تعمیر پختہ خوب [illegible] واقعہ محلہ گذر مل شہر
دہلی بلاشرکت غیرے مالک ہوں اور منجملہ اس وقت تک مکان مذکور پر [illegible]
مالکانہ قابض ہوں اب بحالت صحت نفس و ثبات عقل [illegible] مکان [illegible]
روبرو [illegible] درگاہ پرشاد ولد رام پرشاد قوم برہمن ساکن شہر دہلی محلہ [illegible]
در باب خدمت گذاری اس پر بہ محبت کے ہبہ کر دیا اور بخش دیا آئندہ کوئی دعویٰ
کسی قسم بالنسبت مکان موہوبہ کے منجملہ کو نہیں رہا۔ مکان موہوبہ اپنے تصرف
سے نکال کر موہوب الیہ کے قبضہ و دخل میں دیدیا۔ لہذا یہ چند کلمہ
بطور ہبہ نامہ کے لکھ دیئے کہ سند ہو اور ضرورت کے وقت کام آوے۔

بتاریخ المرقوم ۱۸ مارچ ۱۹۳۲ء۔

حدود اربعہ مکان موہوبہ

شرق	غرب	جنوب	شمال
مکان بنسی دھر	عام راستہ	مکان مادر [illegible]	مکان گنگا پرشاد برہمن

گومتی پرشاد وثیقہ نویس بقلم خود۔

رہن نامہ

وہ تحریر ہے جس کے ذریعہ سے قرض لینے والا دینے کے اطمینان کیلئے مکان۔ زمین یا کوئی چیز مکفول یا آڑ کر دیتا ہے یہ دو قسم کا ہوتا ہے اور اسٹامپ پر تحریر کیا جاتا ہے ان کی رجسٹری لازمی ہے (۱) رہن نامہ دخلی۔ (۲) رہن نامہ بلا دخلی۔ دونوں کے نمونے ذیل میں دیے جاتے ہیں۔

رہن نامہ بلا دخلی

منکہ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر [illegible] محلہ [illegible] پورہ کا ہوں
جو کہ مبلغ پانچسو روپیہ (500) نصف جس کے مبلغ دو سو پچاس (250) ہوتے ہیں بعوض خانگی
سید فدا حسین ولد حامد حسن صاحب رئیس و زمیندار خاص شہر [illegible] سے نقد
قرض لئے ہیں اور وقت تحریر نقد وصول پا کر اپنے تحت تصرف میں لایا ہوں
لہذا اقرار کرتا ہوں اور لکھ دیتا ہوں کہ مبلغان مذکور پر شرح سوا ایک
روپیہ فیصدی ماہوار دائن موصوف کو حسب میعاد ادا کرونگا اور سود مبلغان
مذکورہ کا ششماہی وار دائن موصوف کو ادا کرتا رہوں گا اگر ششماہی پر سود بمیعاد
ادا نہ ہو تو وہ سود بھی شامل زر اصل ہو کر اس پر بھی بالا شرح مذکورہ بالا
چلتا رہے گا اور اس کی ادائیگی میں بھی مقر کو کچھ عذر نہ ہوگا اور جو روپیہ بابتہ سود

یا اصل سے بڑھ فوت ہو جاوے تو وصول اسکا ثبت تمسک ہذا پر بقلم خاص راہن
لکھا جاتا رہیگا ورنہ بلا ادخال وصول ثبت تمسک تمامی کاغذات دربارۂ وصول
ناجائز و باطل ہوگا اور واسطے اطمینان مرتہن موصوف کے بتمسک و تمامی ملکیت
منزل مکان پختہ شہر قرویہ بہ تعمیر پختہ واقعہ محلہ کھجور پور روڈ شہر کراچی
جو مال جملہ کا مقبوضہ منمقر سے ہے رہن تمسک ہذا یعنی مکفول کر دیا تا بیباقی
کل زر قرضہ تمسک ہذا مکان مذکورہ کو کسی اور جگہ بذریعہ بیع و رہن و ہبہ وغیرہ
منتقل نکرونگا اور اگر کرونگا تو وہ انتقال مقابلہ اس تمسک کے ناجائز و باطل ہوگا
اگر میں روپیہ مع سود ادا نکروں تو مرتہن کو اختیار ہے کہ وہ بذریعہ نالش عدالت
مجاز و نیلام کرا کر جائداد مکان مذکورہ سے اپنا روپیہ وصول کرے منمقر کو کچھ عذر نہ
ہوگا لہذا یہ چند کلمہ بطریق تمسک مکفول یعنی رہن نامہ بلا ادخال لکھدیا کہ سند
رہے اور وقت ضرورت کے کام آوے فقط المرقوم ۱۸ ستمبر ۳۲ء

بقلم رام سروپ کاتب

حدود اربعہ مکان مکفولہ واقع محلہ کھجور پور روڈ شہر کراچی

شرق	جنوب	غرب	شمال
عام راستہ	گلی عام	مکان مسالا بخش	مکان حاجی عبدالرحمن

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمیٰ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کفعین پورہ شہر جھنگ نے دفتر سب رجسٹرار میں مابین دو اور تین بجے دن کے بغرض رجسٹری پیش کی۔

العبد
ظہور احمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
9/32 بجے

تحریر تکمیل دستاویز ہذا سے مسمیٰ ظہور احمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر جھنگ نے اقبال کیا اور پانچسو روپیہ ہمارے سامنے دیئے گئے مقدم شناخت شیخ سلامت اللہ ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہر دیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم بھاٹیہ پیشہ وکالت نے کی۔

العبد
ظہور احمد بقلم خود

گواہ شد
سلامت اللہ بقلم خود

گواہ شد
ہر دیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہر دیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شرقی ولایتیں اور ان دونوں کو قاعدہ باقاعدہ طور پر جانتے ہیں لے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی ۲ جلد ۳ صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۴۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

رہن نامہ دخلی

منکہ زردار خان ولد سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع حسن گنج ضلع گونڈہ کا ہوں
جو ہمگی و تمامی ایک قطعہ مکان نمبری 742 واقع محلہ قلعہ بازار شہر کانپور مشرق رویہ
پختہ محدودہ ذیل جو مملوکہ و مقبوضہ بلا شرکت غیرے منمقر کا ہے اور ہر طرح بار قرضہ
سے پاک ہے اور منمقر کو بغرض کاروبار خانگی و زمینداری اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے
لہذا بحالت صحت نفس و ثبات عقل و ہوش مکان مذکور کو مع جمیع حقوق دخلی و خارجی
بالعوض مبلغ ایکہزار روپیہ جس کے نصف پانچسو روپیہ ہوتے ہیں بدست منشی امداد علی خاں ولد
نثار علی خاں ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کے رہن بالقبض کیا اور زر رہن تمام و کمال مرتہن موصوف
سے قبل تحریر [illegible] نقد وصول پا لیا [illegible] ملا یا اور مکان مذکور کو
اپنے قبضہ و دخل سے نکال کر مرتہن موصوف کو قبضہ و دخل میں دیدیا اقرار یہ ہے کہ جس وقت
کل زر رہن [illegible] مکان مذکور پر دخلیاب رہیں جس وقت کل زر رہن ادا کر دوں
مکان کو فک الرہن کرا لوں [illegible] منمقر کو ہر وقت اختیار ادائیگی زر رہن و انفکاک رکھا
مرتہن کا ہے اسی طرح مرتہن کو ہر وقت اختیار واپسی زر رہن حاصل ہے [illegible] مرتہن کو اختیار ہوگا
مکان میں خود سکونت رکھیں یا کسی کو کرایہ پر دیں نیز جو مرمت سرکاری کی املاع

ہفتہ قبل مستغرق کو دیکر کر ائے اور اس مدت کا حساب کیے
جس کی ادائیگی کا ہر وقت انقضائ میعاد مقرر ہونہ مستغرق ذمہ دار ہوگا۔
اور اگر کوئی ہیم و شرکت پیدا ہو یا مقدار میں ہو یا کوئی بار کفالت
پایا جاوی تو ایسی صورت میں ہم کو اختیار ہوگا کہ
اپنا کل زر رہن معہ سود فیصدی ایک روپیہ ماہانہ میعاد سے پہلے ہونے دیں
ذات سے جس طرح چاہے وصول کر لے مستغرق یا وارثان مستغرق کو
کوئی عذر نہ ہوگا لہٰذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھدی کہ سند
ہو اور وقت پر کام آوی فقط تحریر تاریخ ۲ ر جولائی ۳۲ء

صحہ اربعہ مکان 1742 نمبر ہونو

غ	ج	ش	ت
مکان الہ دین خان	مکان اودھ بہاری لال	مکان لالہ ہر سہائے	دروازہ کی آمد و رفت و عام سڑک

شیخ محمد حسین کاتب تعلیم خود

جس طرح عبارت والیسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ اہسن نامہ بلا دخلی میں
لکھی جا چکی ہے

حاشیہ:
۱. ... (marginal notes, partly illegible)
۲. ... (marginal notes, partly illegible)

بیع نامہ مکان

منکہ رام پرشاد ولد ہر پرشاد قوم برہمن ساکن ملانواں پرگنہ و تحصیل بلگرام ضلع ہردوئی ہوں

جو کہ منمقر ایک مکان تعمیری پختہ خریدہ مندرجہ حدود ذیل واقع محلہ سید واڑہ در میان قصبہ کا مالک و قابض بلا شرکت غیرے ہوں اور منمقر کو بعوض کاروبار

ٹھیکہ داری روپیہ کی ضرورت ہے لہذا منمقر بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی

حواس خمسہ بلا اکراہ و اجبار کسی اپنی رضا و رغبت سے مکان مذکور کو جمیع

حدود و حقوق داخلی و خارجی و حقوق آسائش و گندرو و نکاس آب معہ ارض و تعمیر

بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ جس کے نصف مبلغ ایک ہزار روپیہ ہوتے ہیں

بدست مولوی سید اکرام حسین ولد سید کرم حسین صاحب قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی

بیع کر کے روپیہ زر ثمن ادا پایا اور مکان مبیعہ کو اپنے قبضہ و دخل مالکانہ سے نکال کر مشتری

موصوف کو قبضہ و دخل دیدیا اور کل زر ثمن نقد بوقت تحریر مشتری موصوف

سے وصول پالیا۔ منمقر کا کوئی واسطہ مکان مبیعہ اور مشتری موصوف کے

زر ثمن سے نہیں رہا۔ اگر آئندہ کوئی سہیم و شریک مکان مبیعہ میں پیدا ہو کر اپنا

دعویٰ پیش کرے تو اس کا جواب دہ بذمہ منمقر ہوگا۔ مشتری سے کوئی تعلق

سوال و جواب کا یہ حکم اگر بدعویٰ دائر کسی شخص کا کل یا جزو اس مکان مبیعہ
قبضہ و دخل مشتری سے نکل جاوے یا مکان مبیعہ پر کوئی بارکفالت یا مواخذہ
کسی قسم کا پایا جاوے یا منہمقر مجاز بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں
مشتری کو اختیار رہیگا کہ کل یا جزو زرثمن اپنا حسب حصہ خود مع سود فیصدی
ایک روپیہ ماہوار و مکان مبیعہ و نیز ذات خاص و دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ
سے ہم بائعان سے وصول کرے منہمقران اور ورثاء منہمقران کو کچھ عذر نہ ہوگا
لہذا چند کلمے بطریق وثیقہ بیعنامہ قطعی لکھدئے کہ سند ہو اور وقت
ضرورت کام آوے۔ تحریر تاریخ ۹ رجب ۱۹۳۷ء

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شمال	شرقی	جنوبی	غربی
سڑک سرکاری	مکان شبیر حسین صاحب	مکان علی حیدر صاحب	مکان امداد حسین خان

بقلم امداد حسین وثیقہ نویس

نوٹ :- رجسٹری کی عبارت رہن نامہ ملا دینے کے طور پر ہوگی

وصیت نامہ

منکہ جعفر حسین خاں ولد امیر حسن خاں قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ میں اب بہت ضعیف العمر قریب نوے سال کے ہوا ہوں کچھ اعتبار نہیں ہے زندگانی کا
اس واسطے اس عالم جاودانی کو جانے والا ہوں اور میرے کوئی اولاد ... قسم زیور و اثاث
نہیں ہے اور میرا ایک احاطہ مکمل و مسلم جائداد زمینداری موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل
بلگرام میں ہے جس کی آمدنی تخمیناً ایک ہزار پانچسو روپیہ ہے اور ایک قطعہ مکان خام کوٹھا پختہ
واقع قصبہ ہذا میں ہے جو بالیتی دو ہزار روپیہ میرے قبضہ و دخل مالکانہ میں تا وقتیکہ
بلا شرکت غیرے موجود ہے اب میں بحالت صحت نفس و ثبات عقل بدرستی
ہوش و حواس اپنی بلا جبر و اکراہ کسی کے اقرار کرتا ہوں بحق سید توکل حسین ولد سید مظہر حسین
اپنے عزیز خاص کو جو کہ وہ میری خدمتگاری اور فرمانبرداری ہیں اور ہر طرح مجھکو راضی و
خوش رکھا ہے اور ان سے مجھکو توقع امید ہے کہ تا زیست میری ایسی ہی خدمتگاری اور
اطاعت کیا کریں گے اور راضی و خوشی رکھیں گے بدین وصیت کرتا ہوں کہ مولیہ
مذکور الصدر برابر میری خدمت ... کیا کریں جس طرح پر مجھے بالکل راضی و خوشی رکھیں
اور کسی امر میں میری نافرمانی نکریں تو بعد انتقال میرے جائداد ہائے مذکورہ بالا پر مالکانہ قابض
و دخیل رہے لیکن تا حیات میرے ان کو کسی طور پر ملکیت کا یا منتقل کرنے کا اختیار نہ ہوگا اور اگر

کبھی میری خدمت واطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی وقصور کریگا اور مجھکو بجاے آرام
کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اسکو بہ فسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد
وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موصی الیہ سے واپس لے لوں اور خود قابض
رہوں یا کسی دوسرے کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کردوں
لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پرگنہ تحصیل بلگرام	نصف سہم ۸ ۱۰ البوکے	ایکہزار پانچسو روپیہ

چوحدی مکان سکونت وصیت کنندہ واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان بندہ علی ولد آغا علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار رضا ولد باقر رضا

المرقوم ۲ر جون سنہ ۱۹۳۶ء

شیخ محمد حسین عرف کلو بقلم خود

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ ملکانہ ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی لالجی ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ ملکانہ ضلع ہردوئی مدعا علیہ

جرم مار پیٹ و نقصان رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۶ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہٰذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مندرجہ سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

رجسٹری کی عبارت

آج یہ دستاویز مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن محلہ کھنجن پورہ شہر
دھولیہ نے دفتر سب رجسٹرار ہذا میں بابین دو دو بجے دن بغرض رجسٹری
پیش کی۔

العبد
ظہور الصمد بقلم خود

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
26/9/32

تحریر تکمیل دستاویز ہذا سے مسمی ظہور الصمد ولد خدا بخش قوم شیخ ساکن شہر دھولیہ
نے اقبال کیا اور یا بخیو روپیہ ہمارے سامنے دے گئے مقرم... شیخ سلامت اللہ
ولد برکت اللہ قوم شیخ پیشہ وکالت و ہر دیال سنگھ ولد کلیان سنگھ قوم
ٹھاکر پیشہ وکالت دھولیہ

العبد گواہ شد گواہ شد
ظہور الصمد بقلم خود سلامت اللہ بقلم خود ہردیال بقلم خود

شیخ سلامت اللہ و ہردیال سنگھ گواہان شناخت بھی اور شریف آدمی ہیں
اور ان کے اثبات انگوٹھا یا دستخط کے طور پر لئے گئے۔

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی 26/9/32

بہی ۲ جلد دوم صفحہ ۹۳ پر نمبر ۱۸۹ آج بتاریخ ۲۲ ستمبر ۳۲ء رجسٹری کی گئی

دستخط سب رجسٹرار بخط انگریزی
22/9/32

رہن نامہ دخلی

منکہ زورآور خان ولد سلطان خان قوم پٹھان ساکن موضع حسن گنج ضلع گونڈہ کا ہوں

جو کہ ہمگی و تمامی ایک منزل المکانی ۱۷۴۲ع واقع محلہ تکلی بازار شہر کانپور مشرق رویہ

پختہ محدودہ ذیل جو ملکیت مقبوضہ بلا شرکت غیرے منمق کا ہے اور ہر طرح بار قرضہ

سے پاک ہے اور منمق کو بغرض کاروبار خانگی و زمینداری اس وقت روپیہ کی ضرورت ہے

لہذا بحالت صحت نفس و ثبات عقل کے وہ تمامی مکان مذکور کو مع جمیع حقوق دخلی خارجی

بالعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ جس کے نصف پانچسو روپیہ ہوتے ہیں بدست منشی امداد علی خان ولد

[illegible] علی خان ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی رہن بالقبض کیا اور زر رہن تمام و کمال [illegible]

سے قبل تکمیل [illegible] وصول پالیا اپنے تحت و تصرف میں لایا اور مکان مذکور کو

اپنے قبضہ دخل سے نکال کر مرتہن موصوف کو قبضہ دخل دیدیا اقرار یہ ہے کہ جب

کل زر رہن [illegible] مکان مذکور پر [illegible] کل زر رہن ادا کر کے

مکان کو فک الرہن کرا لونگا جسطرح منمق کو ہر وقت اختیار ادائیگی زر رہن الفکاک کا ہے

مرتہن کو بھی اسیطرح ہر وقت اختیار طلبی زر رہن حاصل ہے نیز مرتہن کو اختیار ہوگا

[illegible] نیز خود سکونت رکھیں یا کسی کو کرایہ پر دیں نیز جو مرمت [illegible] اس کی اطلاع

زورآور خان بقلم خود

[illegible] بقلم خود

[illegible] بقلم خود

ہفتہ قبل منفک کو دیکر کراوے اور اس مدت کا حساب رکھے
حسب الحاکمہ [illegible] ہر وقت انفکاک کے نہ ہونے منفک ذمہ دار ہو گا ۔
اور اگر کوئی سیم وشریک پیدا ہو یا مقدمہ میں نہ ہونے پر کوئی بار کفالت
پایا جاوے تو ایسی صورت میں تہ ہن کو اختیار ہو گا کہ
اپنا کل زر رہن معہ سود مفصلہ بالا کے روپیہ یا نہ ہوانے میں ہونے دیگر
ذات سے جس طرح چاہے وصول کرے منفک یا وارثان منفک کو
کوئی عذر نہ ہو گا لہذا یہ چند کلمے بطریق رہن نامہ دخلی لکھدیے کہ سند
ہو اور وقت پر کام آوے فقط تحریر تاریخ ۲ ماہ جولائی ۱۹۳۲ء

حدود اربعہ مکان 1742 نمبر

غرب	دکان	جنوب	شمال	شرق
مکان [illegible]	مکان [illegible]	مکان [illegible]	[illegible]	دروازہ آمد و رفت عام سڑک

شیخ محمد حسین کاتب بقلم خود

رجسٹری کی عبارت ویسی ہی ہوتی ہے جیسی کہ رہن نامہ بلا دخل میں
لکھی جا چکی ہے

بیع نامہ مکان

منکہ لالہ [illegible] ولد [illegible] قوم [illegible] ساکن ملانواں پرگنہ و تحصیل بلگرام کا ہوں

جو کہ منمقر ایک قطعہ مکان [illegible] قیمتی [illegible] روپیہ محدود بحدود ذیل واقع

محلہ [illegible] قصبہ [illegible] مالک و قابض بلا شرکت غیرے ہوں اور منمقر کو بعوض [illegible]

[illegible] روپیہ کی ضرورت ہے لہٰذا منمقر بحالت صحت نفس و ثبات عقل و درستی

حواس خمسہ بلا اکراہ و اجبار کسی کے اپنی رضا و رغبت سے مکان مذکور کو جمیع

حقوق داخلی و خارجی [illegible] معہ [illegible] قیمتی

[illegible] بعوض مبلغ [illegible] روپیہ [illegible] نصف جس کے مبلغ ایک [illegible] روپیہ ہوتے ہیں

بدست [illegible] سید [illegible] حسین ولد سید کرم حسین [illegible] قوم [illegible] ساکن قصبہ بلگرام [illegible]

بیع [illegible] اور [illegible] قبض و دخل مالکانہ [illegible] مشتری

موصوف [illegible] قبض و دخل [illegible] دیدیا اور کل زرثمن نقد [illegible] مشتری موصوف

سے وصول پایا [illegible] منمقر کا کوئی واسطہ مکان مبیعہ سے اور مشتری موصوف

زرثمن سے [illegible] اگر [illegible] مکان مبیعہ [illegible]

دعویٰ پیش کرے تو [illegible] منمقر [illegible] مشتری کو کوئی تعلق

سوال و جواب کا نہ ہوگا اگر بد عوی ملکیت کسی شخص کے کل یا جزو مکان مبیعہ قبضہ و دخل مشتری سے کل جاتا یا مکان مبیعہ پر کوئی بار کفالت یا مواخذہ کسی قسم کا پایا جاتا یا منجملہ مجاز بیع ثابت نہ ہو تو ہر ایسی صورت میں مشتری کو اختیار ہوگا کہ کل یا جزو زر ثمن اپنا حسب تعداد خود معہ سود فیصدی ایک روپیہ ماہوار مکان مبیعہ و نیز ذات حصہ دیگر جائداد منقولہ و غیر منقولہ مقر سے بذریعہ چارہ جوئی وصول کرے منجملہ اور ورثاء منجملہ مقر کو کچھ عذر نہ ہوگا لہذا یہ چند کلمے بطریق وثیقہ بیعنامہ قطعی لکھ دیے کہ سند ہو اور وقت ضرورت کام آوے۔ تحریر تاریخ ۹ رجب ۱۹۳۷ء

حدود اربعہ مکان مبیعہ

شمال ریاست قاضی جعفر حسن صاحب
جنوب گلی
مشرق مکان سید حسین صاحب مکان علی حیدر صاحب
مغرب سڑک سرکاری مکان امداد حسین خان

بقلم الٰہی بخش حسینی وثیقہ نویس

نوٹ:- رجسٹری کی عبارت رہن نامہ بلا دخلی کی طرح پر ہوگی

→ → :(ن): ← ←

وصیت نامہ

منکہ جعفر حسن خان ولد امیر حسن خان قوم سید ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں

جو کہ میں بقراب [illegible] ضعیف العمر [illegible] ہوں [illegible]

اس حالت میں عالم جاودانی کو [illegible] اور میری کوئی اولاد [illegible] قسم زکور و اناث

نہیں ہے اور [illegible] مسلم جائداد زمینداری موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل

بلگرام میں [illegible] آمدنی [illegible] پانسو روپیہ و ایک قطعہ مکان [illegible] پختہ

واقع قصبہ ہذا میں ہے جو مالیتی [illegible] ہزار روپیہ میری قبضہ و دخل مالکانہ میں اس وقت

بلا شرکت غیری موجود ہے اب میں مقر بحالت صحت نفس و ثبات عقل بدرستی

ہوش و حواس اپنی بلا جبر و اکراہ کسی کے سید توکل حسین ولد سید ظہور حسین

اپنی عزیز [illegible] کو [illegible] جو میری خدمتگذار اور فرمانبردار ہیں اور ہر طرح مجھکو راضی و

خوش رکھا ہے اور ان سے مجھکو امید ہے کہ تا زیست میری [illegible] خدمتگذاری اور

اطاعت کرینگے اور راضی و خوش رکھینگے بدین وصیت [illegible]

[illegible] مذکور بالا [illegible] برابر میری [illegible] جس طرح پر مجھے بالا [illegible] راضی و خوش رکھیں

اور کسی امر میں میری نافرمانی نکریں [illegible] تمام میری جائداد [illegible] مذکورہ بالا پر مالکانہ قابض

خیال رہے لیکن تا حیات میری [illegible] کسی طور پر [illegible] منتقل کرنیکا اختیار نہ ہوگا اور اگر

بھی میری خدمت و اطاعت اور فرمانبرداری میں کچھ پہلو تہی و قصور کریگا اور مجھکو بجائے آرام کے کچھ تکلیف معلوم ہوگی تو مجھکو اختیار ہوگا کہ اس بفسخ وصیت نامہ ہذا پھر جائداد وصیت شدہ مذکورہ بالا کو اپنے قبضہ میں موہوم الیہ سے واپس لوں اور خود قابض رہوں یا کسی اور شخص کے حق میں بذریعہ ہبہ یا وصیت یا کسی اور طور پر منتقل کروں لہذا یہ وصیت نامہ بشرائط بالا لکھدیا کہ سند رہے اور وقت پر کام آوے۔

تفصیل جائداد وصیت شدہ

تفصیل جائداد زمینداری

نام موضع	تعداد	تعداد
موضع حسین گنج پرگنہ و تحصیل بلگرام	نصف سالم ۸ بسوہ	ایکہزار پانچسو روپیہ

حدود مکان مسکونہ وصیت شدہ واقع قصبہ بلگرام

شمال	مشرق	جنوب	مغرب
مکان بندے علی ولد آغا علی	سڑک سرکاری	کوچہ شارع عام	مکان دلدار خاں ولد باز خاں

المرقوم ۲ جون سنہ ۱۹۲۳ع

شیخ محمد حسین عرف کلو بقلم خود

باب ہشتم

کاغذات مقدمہ فوجداری

سمن

نمونہ

اجلاس جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی راجو ولد جے رام قوم چمار ساکن ہیبت پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

جو کہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی کا کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً تاریخ پیشی مقدمہ ہذا حاضر عدالت ہو کر جوابدہی کرو۔

دستخط حاکم بخط انگریزی

مہر عدالت حاکم

وکالت نامہ

بعدالت جناب صاحب مجسٹریٹ بہادر درجہ دوم

مسمی بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعی

بنام

مسمی البیلے ولد جیرام قوم چمار ساکن بیٹ پور تھانہ بلگرام ضلع ہردوئی مدعاعلیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

منکہ بدھو ولد گھسو قوم اہیر ساکن بیٹ پور کا ہوں

جو اپنی طرف سے واسطے جوابدہی و پیروی مقدمہ مندرجہ عنوان میں سید اشفاق صاحب

بی اے ایل ایل بی وکیل کو اپنا وکیل مقرر کیا ہے لہذا وکیل صاحب موصوف امر مقدمہ میں

جو کچھ کوشش یا جواب دہی تحریری یا تقریری کریں وغیرہ وغیرہ دیر اختہ تصور

فرمائیں جناب وکیل جو کچھ کریں گے میں اس تمام و کمال کو اپنا کیا ہوا تصور کرونگا اور

بالمبیت حرجہ کسی طرح کا عذر نہ ہوگا یہ چند کلمہ بطور وکالت نامہ کے لکھدئے ہیں کہ سند ہو

اور وقت ضرورت کام آوے

مورخہ ۱۲ جولائی ۱۹۳۷ء

مچلکہ

میں کہ لچھمی نارائن ولد ہردی نرائن قوم برہمن ساکن قصبہ بلگرام ضلع ہردوئی کا ہوں جو بہ ہمنقر سے باہم لڑائی جھگڑا کرنے سے علیحدہ رہنے واسطے ایک سال والے مچلکہ طلب ہوا ہوں حلفاً اقرار کرتا ہوں کہ اندر میعاد مذکورہ کے مجھ سے کوئی ایسی حرکت ظہور میں نہ آئیگی جس سے خلاف قانون کوئی فساد پیدا ہو اگر برخلاف تحریر مچلکہ ہذا کوئی بات میں کروں تو مبلغ سَو روپیہ بطور جرمانہ داخل کروں گا لہذا یہ چند کلمے بطریق مچلکہ کے لکھدئے کہ سند رہیں اور وقت ضرورت کام آویں فقط

تحریر تاریخ ۸ جولائی ۳۷ء

ضمانت نامہ برائے ملزم

میں کہ طاہر علی ولد حشمت علی قوم شیخ ساکن قصبہ چانڈی ضلع ملتان کا ہوں جو کہ مسمی اللہ رکھا قوم فقیر جرم مار پیٹ عدالت فوجداری میں ماخوذ ہے اور عدالت نے اس سے ہزار روپیہ کی ضمانت طلب کی ہے لہذا میں دو ہزار روپیہ نقد اسٹامپ ملتان کی ضمانت کی بابت عدالت ہذا میں داخل کرتا ہوں کہ ملزم مذکور تا فیصلہ مقدمہ ہذا جاری ہے دونوں کو تاریخ معینہ مقدمہ پر حاضر عدالت کرونگا لہذا یہ چند کلمے بطریق ضمانت نامہ کے لکھدئے کہ سند رہیں اور بوقت ضرورت کام آویں فقط تحریر تاریخ ۲ اپریل ۳۷ء

ضمانت نامہ برائے ملازمت

ملنگ عرف رمضان خاں ولد اللہ داد خاں قوم پٹھان ساکن قصبہ بگرام ضلع ہردوئی کا ہوں
جو کہ مسمی رعایت حسین ولد ولایت حسین قوم شیخ ملازم محکمہ ڈاک کی زر
ضمانت تعدادی ایکہزار روپیہ سرکار سے مطلوب ہے لہذا میں مقر ضامن رعایت حسین
مذکور کا ہو کر اقرار کرتا ہوں اگر اس نے کبھی کسی قسم کا تغلب و تصرف روپیہ یا مال
سرکاری کریگا تو بقدر ضمانت ایکہزار روپیہ میں بلا عذر اسکے سرکار میں فوراً داخل کرونگا
کوئی عذر و حیلہ درمیان میں نہ لاؤنگا اور بعوض ضمانت زر الصدر معہ اپنی جائداد
مالیتی پانچہزار روپیہ زمینداری محال کہ مقبوضہ اپنی واقع موضع علی پور پرگنہ بگرام کہ
جو کسی جگہ اب تک مکفول و مستغرق نہیں ہے مکفول کرتا ہوں اسکو کسی جگہ تا انفکاک ضمانت ہذا
مکفول و مستغرق نہ کرونگا ورنہ بذریعہ انتقالات بیع و رہن وغیرہ کے کسی کے حق میں منتقل
کرونگا اگر کروں تو مقابلہ اس تحریر کے باطل و ناجائز ہو لہذا یہ چند کلمہ بطریق
ضمانت کے لکھدیئے کہ سند رہے اور وقت ضرورت پر کام آوے

المرقوم ۳ جون ۱۹۳۷ء بقلم محمد حسین عرضی نویس ساکن قصبہ بگرام تحصیل بگرام ضلع ہردوئی

استغاثہ

رام بخش مدعی بنام رام ترن ولد رگھو دیال ابیر ساکن فرصت گنج ضلع پھرائچ

جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۶ تعزیرات ہند تدارک

خداوند عالی مقام اقبالہ - گذارش ھے کہ بتاریخ ۳ جون ۳۷ء کو میں اپنی املاکی نئی کھیت کی نگرانی کر رہا تھا - مسمی رام بخش نے اپنے تمام جانوروں کو میرے کھیت سے لیکر نکلا میرا تمام کھیت اسکے مویشیوں نے چر کر خراب کر دیا - بابت کچھ نقصان واقع ہوا تب فدوی نے اس سے کہا کہ بھائی تم تمام مویشی ادھر سے کیوں نے لائے یہ کوئی راستہ نہیں ہے سڑک کیطرف سے کیوں نہیں لے گئے - اتنا کہنے پر وہ مجھکو گالیاں دینے لگا یہانتک کہ مار پیٹ تک کی نوبت آئی اور ایک لاٹھی میرے سر پر ماری لیکن وہ میرے کندھے پر لگی جس سے میرے سینے میں چوٹ آئی ہم لوگ اپنے اپنے کھیتوں سے دوڑ کر آئے اور انھوں نے مجھکو بچایا تب انھوں نے یہ کہا کہ ہم تو روزانہ اپنے مویشی اسی طرح اسی کھیت میں سے نکالا کریں گے تم کو کوئی حق ہمارے روکنے کا نہیں ہے چونکہ فدوی کمزور تھا اسلئے مقابلہ نکر سکا لھذا عرض حضور میں گذرانتا ہوں امیدوار ہوں کہ حسب ضابطہ تحقیقات ہو کر مدعا علیہ کا تدارک فرمایا جاوے -

العبد

فدوی رام بخش کاشتکار ساکن فرصت گنج

بتاریخ پیشی مقدمہ و تحقیقات پولیس بمعہ موقع

بیان رام دین چمار

اظہار رام دین کاشتکار - حضور واقعہ یہ ہی کہ رام رتن اہیر بہت شریر ہے جس وقت
کہ مدعی لال بخش اہیر اپنی مویشیون کو لال بخش کاشتکار کے کھیت میں لیکے
نکالا تو بکریون تمام کھیت کا نقصان کر رہی تب مدعی مذکور نے اس کو کہا کہ تم اس طرف اپنی
مویشیون کو کیون لائے یہ تو میرا کھیت ہے کچھ راستہ نہیں ہے اب کا نقصان
کون دیگا تب اس نے مدعی مذکور کے ساتھ مارپیٹ کی اور رام رتن نے ایک لاٹھی زور سے
مدعی مذکور کے کندھے پر ماری جس کی ضرب سے اس کا ہاتھ اتر گیا ہم لوگون نے انکو چھوڑا دیا
ہمارے ساتھ بھی گالیون سے پیش آیا مگر ہم مدعی کو بچا کر اپنے کھیت پر چلے گئے

العبد رام دین کاشتکار

بیان مرلی اہیر کاشتکار

اظہار مرلی کاشتکار - رام رتن اپنی تمام مویشیون کو لیکر لال بخش کے کھیت سے
نکلا اسکی مویشیون نے تمام کھیت اسکا اجاڑ دیا جس سے مدعی کا بہت نقصان ہوا جب مدعی نے
نقصان جانکر وجہ اسکی اپنے کھیت میں آنے کی پوچھا رام رتن مدعی کیساتھ گالیون سے پیش آیا اور رام رتن نے
ایک لاٹھی مدعی پر ماری جس کی وجہ سے ہاتھ اتر گیا ہم یہ کیفیت دیکھکر اپنے کھیت سے دوڑے تب مدعی مذکور
کے ہاتھ سے چھوڑایا گیا ہم نہ آتے تو مدعی کو بہت مارتے

العبد مرلی اہیر کاشتکار

تحقیقات متعلق رپورٹ سب انسپکٹر

جناب عالی - کمترین نے حسب حکم موقعہ واردات پر پہونچکر تحقیقات حسب ضابطہ کی اور موقعہ (۲) دیکھنے سے معلوم ہوا۔ کہ واقعی مدعی کا بہت نقصان ہوا۔ اسکے تمام کھیت کاشت شدہ کو کیشو نے اجاڑ دئیے۔ اسسے ثابت ہے کہ ملزم رتن مدعا علیہ نہایت شریر اور سرکش ہے - اور مدعی کا کوئی قصور نہیں ہے -

العبد

کالیچرن سب انسپکٹر

اظہار رام بخش مدعی عدالت کے سامنے

عدالت - تیرا نام کیا ہے - رام بخش باپ کا نام - رام سنگھ - عمر ۴۰ سال
پیشہ - کاشتکاری -

اس فساد کی کیا وجہ ہے - حضور میں کھیت پر رکھوالی کر رہا تھا کہ کل کے روز رام رتن اہیر اپنی تمام مویشیوں کو لیکر میرے کھیت سے نکلا اور اسکی بکریوں نے میرے تمام کھیت کو کھالیا اور کچھ چرالیا - غرضکہ میرا تمام کھیت اجاڑ دیا تب میں نے روکا کہ تم ہمیشہ خلاف حکم مویشی اس طرف کیوں لاتے ہو تم دوسری طرف جبکہ راستہ سے ہمیشہ چلتے تھے کیوں نہیں گئے یہ تم سنتے ہی

لام رتن نے مجھکو گالیاں دیں اور بہ زبردستی و سرکشی میرے ساتھ مار پیٹ کی۔
چنانچہ مدعا علیہ نے ایک لاٹھی اس زور سے ماری کہ جسکی چوٹ سے میرا دو ہاتھ
اوتر گیا یہ معاملہ دیکھکر کاشتکار اس کے لام دین اور مولی اپنے اپنے کھیتوں
رکھوالی کر رہے تھے دوڑ کر آئے اور مجھکو انکے ہاتھ سے بمشکل تمام چھڑایا حضور
اگر مجھکو یہ دونوں آکر نہ چھڑاتے تو مدعا علیہ مجھکو سخت ضرر پہنچاتا۔ اور از رو
زبردستی کھال اسم اس لئے سے اپنے مولیشی باندھنے کا کرینگے۔ العبد
لام بخش کاشتکار

نقل سمن واسطے حاضری مدعا علیہ جواب دہی مدعا علیہ کیلئے عدالت سے جاری ہوا

اجلاس صاحب مجسٹریٹ بہادر

مسمی لام بخش کاشتکار — مدعی

بنام

لام رتن اہیر ولد رام سنگھ — مدعا علیہ

دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی

جبکہ مدعی نے حسب منشاء دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ تعزیرات ہند دعویٰ مار پیٹ و نقصان رسانی
کا تمہارے نام کیا ہے لہذا تمہارے نام سمن جاری کیا جاتا ہے کہ تم اصالتاً یا وکالتاً بتاریخ بیتی مندرجہ
سمن ہذا حاضر عدالت ہو کر جواب دہی کرو۔

دستخط صاحب مجسٹریٹ بہادر بخط انگریزی

مہر عدالت

پیشی مقدمہ اجلاس مجسٹریٹ صاحب بہادر

اظہار - لام زتن مدعا علیہ - ترانام کہیں - لام زتن - بارپا نام لام سنگہ

عمر ۲۸ سال پیٹ چرانا -

لام بخش مدعی نے بیان کیا ہے کہ ہوتی ہے وجہ کیا ہے اور اسکے کھیت کا نقصان کیوں کیا

حضور ہم اپنی بکریاں اور موتی لیکر جنگل کو جاتے ہیں کہ اتنے میں کچھ بکریاں ہماری

اسکے کھیت کی منڈیر پر چڑھ گئیں ہم اسیوقت اپنی بکریوں کو اتار لیا اور کچھ بھی نقصان

نہیں ہوا - اور نہ ہم نے اسکو مارا - مدعی جھوٹ بولتا ہے بلکہ وہ خود بار ہیا لیکر قسم اٹھا لاہی ہو گیا

اور نہ ہم نے اسکی کھیت کا نقصان کیا - العبد لام زتن مدعا علیہ

مدعا علیہ سے حاکم کا سوال

سوال - کیا تم خود اقرار کرتے ہو کہ تمہاری بکریاں مدعی کے کھیت کی منڈیر پر چڑھ گئی تھیں اور تم نے

حاکم اپنی بکریوں کو مدعی کی کھیت سے بلا نقصان انسیا د رزق سے باہر نکالا ہے تم تمہارا

ساتھ مدعی نے زبردستی کی پھر اسکا کیا سبب ہے کہ مدعی کے ہاتھ میں کیونکر چوٹ آئی

اور اسکے کھیت کا کیسے نقصان ہوا جیسا کہ تمہارے گواہوں کے بیان سے ثابت ہے

جواب - حضور ہم نے مدعی کے ساتھ کوئی زیادتی نہیں کی اور نہ ہماری بکریوں نے اسکے کھیت کا نقصان کیا

اور نہ ہم نے اسکو مارا - ہم کو معلوم نہیں کہ اسنے اپنے ہاتھ میں کیا مار لیا یہ کام فرعون سے کیا ہے

العبد لام زتن مدعا علیہ بقلم خود

سوال۔ کیا تم صفائی عذر پیش کرو گے۔

جواب۔ نہیں حضور۔

مقدمہ بحاضری ملزم و مستغیث پیش ہوا بیان مستغیث گواہان ثبوت کا قلمبند ہو کر بیان ملزم کا لیا گیا چونکہ ملزم کو کوئی عذر الت پیش کرنا منظور نہیں ہے لہذا۔

حکم ہوا کہ

مقدمہ بغرض سماعت تجویز بتعین تاریخ و سنہ پیش ہو تا وقتیکہ ملزم کی نسبت حاضری عدالت اگر مچلکہ ذاتی العدادی سو روپیہ و ایک ضمانت نامہ العدادی سو روپیہ لیا جاوے تاریخ پیشی سے مستغیث کو اطلاع دی جاوے۔

نمونہ فارم مچلکہ و ضمانت نامہ برائے حاضری عدالت

مچلکہ و ضمانت نامہ وقت تحقیقات ابتدائی روبرو مجسٹریٹ

(۴۹۶ و ۴۹۹ و ضمیمہ ۵ نمونہ نمبر ۴۲)

بعدالت ۔ ضلع

مجسٹریٹ

دستخط نمبر تاریخ ۱۹۳۷ء

میں رام رتن ولد رام سنگھ قوم اہیر حیدرآباد ساکن نصرت نگر ضلع بھونجو
جرم فساد لڑائی میں ماخوذ ہو کر صاحب مجسٹریٹ مقام بمراہ حاضر آیا ہوں اور مجھ کو

ضمانت واسطے حاضر ہونے پیش عدالت مجسٹریٹ میں اور پیش عدالت سشن اگر ضرورت
ہو طلب ہو تو میں بذریعہ تحریر ہذا اقرار کرتا ہوں کہ اس میں ہر روز دوران تحقیقات
ابتدائی میں جو جرم مذکور کی بابت عمل میں آئے مجسٹریٹ مذکور کی عدالت میں حاضر
رہوں گا اور اگر وہ مقدمہ تجویز کے لئے عدالت سشن میں بھیج دیا جاوے تو
عدالت مذکور میں بھی بغرض جوابدہی الزام جو مجھ پر لگایا گیا ہے موجود اور حاضر رہوں گا۔
اگر حاضر ہونے میں قصور کروں تو مبلغ ایکسو روپیہ ملک معظم قیصر ہند دام اقبالہ کو بطور
تاوان ادا کروں گا۔ مورخہ ۵ جون ۱۹۳۷ء دستخط ملزم زاہد بقلم خود

فرد قرار داد جرم

چونکہ بیان الٰہی بخش مدعی اور اظہار گواہان مدعی سے بخوبی ثابت ہے کہ جو مدعا علیہ
نے مدعی کے ساتھ بہت زیادتی کی اور اس کو بلا وجہ نقصان کیا جس کا ثبوت سابقہ نقصان رسانی
کے خود مدعا علیہ کے اظہار سے معلوم ہوا کہ مدعا علیہ سخت شریر اور فسادی ہے۔

لہذا حکم ہوا کہ

حسب ضابطہ بابت جرم دفعہ ۳۲۳ و ۴۲۷ مجموعہ تعزیرات ہند کے مبلغ پچاس روپیہ
جرمانہ و شش ماہ قید سخت اور درصورت ادا نہ ہونے زر جرمانہ کے تین ماہ قید اضافہ کی جاوے

دستخط حاکم

مورخہ ۲۲ جون ۱۹۳۷ء

باب ہشتم

تنقیدی مضامین

موازنہ اشعار

شائقین ادب کے لئے ہم یہاں بعض اشعار کا موازنہ درج کرتے ہیں اور اس مضمون کو دو حصوں پر تقسیم کرتے ہیں اولاً غالب اور ذوق کے سہروں کے اشعار کا موازنہ ثانیاً انیس اور دبیر کے بعض اشعار کا موازنہ

۱۔ مرزا غالب

خوش ہو اے بخت کہ ہے آج ترے سر سہرا ۔ باندھ شہزادہ جواں بخت کے سر پر سہرا

۲۔ ذوق

اے جواں بخت مبارک تجھے سر پر سہرا ۔ آج ہے یمن و سعادت کا ترے سر سہرا

موازنہ نمبر ۱ میں ابتداء تمہید افضائے مقام کے خلاف ہے نمبر ۲ میں بلاغت کی شان ترکیب کی برجستگی سیاق کلام اور تخاطب جو اس مضمون کی شان کے شایان ہے موجود ہیں اسی لئے مصرعہ نہایت خوب ہے۔

۳۔ غالب

سر پہ چڑھنا تجھے پھبتا ہے پر اے طرف کلاہ ۔ مجھ کو ڈر ہے کہ نہ چھینے ترا لمبر سہرا

ع۴ ذوق

ایک ایک تھی تری زینت سے دم آرائش — سر پہ دستار ہے دستار کے اوپر سہرا

موازنہ نمبر ۳ میں سر پر چڑھنا مکروہ سا الفاظ ہے معاظر و کلاہ افضلیت سر پر ثابت ہوتی ہے جو خلاف مقام ہے۔ نمبر ۴ میں غضب ہے نصرت جیسے تفصیل ترقی ہے دستار اور سہرے کی نور ہے تعریف ہے۔

ع۵ غالب۔

ناؤ بھر کر ہی پروئے گئے ہوں گے موتی — تب بنا ہوگا اس انداز کا گز بھر سہرا

ع۶ ذوق

اک گہر بھی نہیں صد کان گہر میں چھوڑا — تیرے انبار ہے لے کے جو گوہر سہرا

موازنہ نمبر ۵ میں پروئے گئے ہوں گے اور بنا ہوگا۔ الفاظ شکستہ ہیں جو قوت مضمون کے خلاف ہے ع۶ میں تاکید اور قوت ہے مضمون بھی تمام میں ملاحظہ ہو اک گہر بھی نہیں اور تعداد گوہر بھی بہ نسبت ع۵ کے کہیں زائد ہے ملاحظہ ہو صد کان گہر

ع۷ غالب

رخ پہ دولہا کے جو گرمی سے پسینہ ٹپکا — ہے رگ ابر گہر بار سراسر سہرا

ع۸ ذوق

روئے فرخ پہ جو ہیں تیرے برستے انوار — تار بارش نما ایک سراسر سہرا

موازنہ نمبر ۷ میں پسینہ کے قطرے کو گوہر سے تشبیہ دی ہے اس لئے سہرا رگ ابر گہر بار ہوا

ع۸ میں مضمون دو انداز کے قابل قدر ہیں شعر کی قوت متخیلہ نے ایک نرالا سہرا تیار کیا ہے جو نور و گل اور نور کا ہے

ع۹ غالب

جی میں اترائیں نہ موتی کہ ہمیں ہیں اک چیز
چاہیے پھولوں کا بھی ایک مقرر سہرا

ع۱۰ ذوق

پھرتی خوشبو سے ہے اترائی ہوئی باد بہار
اللہ اللہ رے پھولوں کا معطر سہرا

موازنہ ظاہر ہے کہ اترانے کا حق جو ع۱۰ میں ادا ہوتا ہے وہ لطف ع۹ میں نہیں ہے جی میں اترائیں نہ موتی مقام بیان کے خلاف ہے ع۱۰ میں زبان کا لوچ اور فصاحت بھی قابل قدر ہے

ع۱۱ غالب

رخ روشن کی دمک گوہر غلطاں کی چمک
کیوں نہ دکھلائے فروغ مہ و اختر سہرا

ع۱۲ ذوق

وہ کہو صلی علیٰ یہ کہو سبحان اللہ
دیکھے مکھڑے پہ جو تیرے مہ انور سہرا

موازنہ ع۱۱ کا حاصل یہ ہے کہ رخ روشن ماہ ہے سہرے کے گوہر اختر ہیں اور نمبر ۱۲ کا مستفاد یہ ہے کہ یہ مہ انور بنے ماہ و اختر سے بہتر ہے ع۱۲ کی ترکیب چستگی اور طرز

اور نہایت موزوں ہے۔ ۱۱ کے نوال ۱۲ کے الفاظ میں جو بے لطفی اور لطف
ہے وہ اہلِ ذوق پر ظاہر ہے۔

ب۔ دبیر ۱ — کس نے نہ دی انگوٹھی رکوع و سجود میں
انیس ۲ — سائل کو کس نے دی ہے انگوٹھی نماز میں

موازنہ ہر دو مصرعوں میں حضرت علی علیہ السلام کی ذات کی فیاضی ہے لیکن نمبر ۱ کا استفہام اقراری بے محل سا ہے اور نمبر ۲ کا استفہام مقتضائے مقام کے مطابق ہے۔ ثانیاً نمبر ۲ میں نماز کا لفظ بہ نسبت رکوع و سجود کے زیادہ مختصر ہے۔ ثالثاً نمبر ۲ میں مفعول کا اظہار ہے یعنی سائل۔ نمبر ایک میں اس کے خلاف ہے اور بے محل۔

دبیر ۳ — آنکھوں میں پھرا اور نہ مردم کو خبر ہو
انیس ۴ — آنکھوں میں نیل پھرا اثر کو خبر نہ ہو

موازنہ ۳ میں مبالغہ ہی مبالغہ ہے اور نمبر ۴ درحقیقت اس سے بہتر ہے لیکن نمبر ۴ میں کچھ بات نہیں ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اثر کو باخبر نہ ہونے دیا۔ ثانیاً ہونے کا لفظ جو یہاں ہے اس کیفیت کو اور تعمیم کرتا ہے اور یہ بات وہاں نہیں ہے۔

دبیر ۵ — رویا میں جو حسین کو رویا ہے کرتے ہیں
انیس ۶ — حسرت ہے کہ خواب میں رویا کیجیے

موازنہ ۵ جملہ فعلیہ ہے اور ۶ جملہ اسمیہ ہے اور علم معانی سے ثابت ہو چکا ہے کہ جملہ اسمیہ
میں بہ نسبت فعلیہ کے دوام و ثبات بدرجہ اتم ہوتا ہے۔ ثانیاً خواب کا لفظ جو
نمبر ۶ میں ہے رویا سے زیادہ مناسب ہے کیونکہ یہی عربی رویا (عربی) اور رویا (ہندی)
میں ث ب سے کچھ خوبصورتی پیدا ہو عدم تواتر اور عدم تنافر الفاظ وغیرہ سے
گو ثقل تنافر پیدا ہو جاتا ہے۔ ثالثاً حسرت کا لفظ جو ۶ میں ہے مضمون کا حسن دوبالا کرتا ہے

دیر ۷ جیسے مکان سے زلزلہ میں صاحب مکان

ذیل ۸ جیسے کوئی بھونچال میں گھر چھوڑ کے بھاگے۔

موازنہ ۸ میں زیادہ روانی اور انسجام ہے اور ثانیاً اس میں فلسفہ زبان ایک مہتمم
بالشان قاعدہ پر عمل ہے اور وہ یہ ہے کہ یہاں صوری حالت تصویر اصوات
حروف سے کھینچ گئی ہے یعنی بھونچال۔ گھر۔ چھوڑ۔ بھاگے میں جو خاص
آوازیں پیدا ہوتی ہیں وہ ذہن کو اس خاص حقیقت تک مضمون کھینچ کر پیش
کرتی ہیں۔ ثانیاً ۸ ایک ایک جملہ ہے جس کے ارکان سب موجود ہیں۔
برخلاف اس کے ۷ میں فعل نہ لانا ہے اور گھر چھوڑ کے سے پرزور اور بامعنی
الفاظ بھی مفقود ہیں۔

پرندوں کی کمیٹی

جب ہُدہُد سبا کی شہزادی بلقیس کے پاس حضرت سلیمانؑ کا پیغام لیکر چلا تو اگلے روز صبح کے وقت اُس کا گذر مشہور باغ فردوس میں ہوا۔ سہانا وقت پروں میں ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا بھری ہوئی ہُدہُد آسمان پر اٹکھیلیاں کرتا ہوا اڑا جا رہا تھا۔ رنگ برنگ خوشنما پھول جنہوں نے ہوا کو کوسوں تک معطر کر رکھا تھا باغ میں کھلے ہوئے تھے۔ یہ بہار دیکھکر ہُدہُد کا جی للچایا ٹھٹھکا اور پھڑپھڑاتا ہوا نیچے اترا۔ وسط باغ میں ایک خوشنما چشمہ بہہ رہا تھا جس کے اطراف ہری ہری دُوب تھی اور درختوں پر سے ٹکرا رہی تھیں۔ کنارے پر نرگس یاسمین کے پھول جھک جھک کر پانی کو سجدہ کر رہے تھے۔ دیکھتا کیا ہے کہ چاروں طرف درختوں پر خوش الحان پرندے جن کو قدرت نے میٹھی اور سریلی آوازیں عطا کی تھیں گم سم بیٹھے ہیں۔ ہُدہُد کی صورت دیکھتے ہی پرندے استقبال کو آئے۔ اور اظہار خوشی کے واسطے گیت گانے شروع کر دئے۔ چونکہ فردوس کے تمام جانور عرصہ سے سوگ میں گوشہ نشین تھے آج پرندوں نے خلاف عادت صدا اٹھائی سب کے سب درختوں سے اُس کے پاس جمع ہو گئے۔ شکریہ ختم ہو چکا۔ تو طوطے ہزار داستان آگے بڑھے اور اس طرح عرض کیا۔

میں تمام پرندوں کی طرف سے وکیل ہو کر آپ سے یہ درخواست کرتی ہوں
آپ ہمارے سرتاج ہیں ہماری حمایت کیجئے ۔ سیاہ لڑکیاں ہماری جانی دشمن ہیں
ہم آزادانہ ہوا میں سیر کرتے ہیں ۔ اڑتے ہیں چہچہاتے ہیں مگر وہ ہمکو گرفتار کر کے طرح طرح
کی تکلیفیں دیتی ہیں اسی رنج و غم میں ہم نے گوشہ نشینی اختیار کی اور یہ عہد
کر لیا ہے کہ کبھی ایک لفظ زبان سے نہ نکالیں گے اور نغمہ شیریں جو ہم پر یہ تمام
آفتیں لاتا ہے اس سے بالکل قطع تعلق کر لیں گے ۔

جب طوطی اپنی مصیبت کا حال بیان کر چکی تو ایک ہما جو ان سب میں بڑا تھا سامنے
آیا سر جھکا کر سلام کیا اور یوں عرض کرنے لگا ۔ وزیر اعظم آج ہفتہ بھر کا
لمبے درختوں کے پتوں سے چھپا ہوا اکیلا ہوں کہ جمعرات کو میرے ماموں زاد
بھائی کا چالیسواں ہے رشتہ دار اور ایک معزز عہدہ دار منیر کے ہاں گلگشت
کو آئے ہیں ۔ مرحوم بھائی کو سن کہ ایک پتہ پر بیٹھا صبح کی ٹھنڈی ہوا کھا
رہا تھا ۔ اور آج وہ صبح ہوئی اس جا رہا تھا کہ سنگدل منیر کی
نے پکڑ ٹانگیں توڑ دیں پر نوچے اور پاؤں سے مسل کر چلتی ہوئی ڈنڈے
کو لوہے بہت سے جانور باری باری اٹھے اور اپنی اپنی تمام لال کہانی اول سے
آخر تک دہرائی ۔ ہد ہد صاحب اپنی زبانوں کی مصیبت سنکر ہمدردی

پیدا ہوئی اور مخاطب ہو کر بولا۔ میں ہر طرح سے تمہاری ملکہ کو تیار ہوں۔ آؤ میرے
ساتھ شہزادی کے دربار میں چلو۔ اس کے بعد ہُدہُد پر تولنے لگا اور اُڑا۔ اور اس کے
پیچھے پیچھے تمام فوج روانہ ہوئی۔ جب یہ لشکر سبا کے قریب پہنچا۔
تو زمین نے آفتاب کی لاش کو پردے میں چھپا دیا تھا درختوں پر انہوں نے
بسیرا لیا اور صبح ہوتے ہی شہر میں داخل ہوئے۔

بلقیس کا دربار

(۲)

شہزادی بلقیس کا دربار گرم تھا امراؤ وزرا اپنی اپنی نشستوں پر مؤدب بیٹھے تھے
گویا پریاں دیووں کے کثرت سے دیوانِ عام پٹا پڑا تھا مگر شہزادی کے رعب سے سناٹا
چھایا ہوا تھا۔ پرندوں کے جمِ غفیر نے دن کے لالہ زار اور صحن آسمان کو اندھیرا کر دیا
کر دیا۔ بلقیس نے ہاتھ اٹھا کر دیکھا تو سب سے آگے ہُدہُد اور پیچھے پیچھے تمام قافلہ۔ شہزادی
کی آنکھ اٹھاتے ہی ہُدہُد نیچے اترا۔ زمین بوس ہو کر فرض منصبی ادا کیا۔ اس قافلہ کی
آمد کی وجہ بیان کی؟ شہزادی کی اجازت پر جانوروں کے وفد نے اس طرح اپنی داستان
شروع کی ہماری حضور ملکہ العزیز شہزادی! عمر و اقبال روز افزوں۔ ہم مظلوم مصیبت کے مارے دکھ ہوئے

دہ ظل اللہ سن کی دربار میں حاضر ہوتے ہیں ہماری فریاد سن اور ہمارا فیصلہ کر تیرا انصاف ہم
ذلیل چاروں طرف بیچ رہی دردر دور لوگ تیری حضور میں آتے ہیں اور حال پاتے ہیں لیکن الٰہی نظام
نے حال اجل سنید تیرا ایک گھاٹ پانی پی رہی ہیں مگر تیری تمام رعیت میں ایک ہم
ہی بدنصیب ہیں جو دنیا بھر کا ظلم ہم پر ہو رہا ہیں اور ہم زبان نہیں ہلا سکتے۔ شہزادہ معاف
کیجو۔ تیرا دور حکومت ہماری واسطے قیامت ہو گیا۔ گو ہم پرندے ہی مگر مخلوق
ہونے کے اعتبار سے تیرے برابر ہیں۔ ہمارے جسم میں بھی روح ہے اور تکلیف کا احساس ہم
بھی ویسا ہی ہے جیسا تیرا اور رعیت میں۔ الفت کے دھاگے سنکر ہم نے
اپنے وطن عزیز اقارب سب چھوڑ اور تیری سلطنت میں آباد ہوئے مگر ہم
مٹھی بھر پر اس سزا مستوجب اور ایسی بیرحمی قابل نہ تھے جو تیری حکومت
میں الکھ گتی ہماری سیاکی لڑکیاں۔ ہماری جانی دشمن ثابت ہوئیں۔ انکو ہماری
پیاری جانوں کی ذرا پروا نہیں۔ ہمکو قید کریں۔ ہماری پر نوچیں بھوکا رکھیں پیاسا
ماریں اور انکھ پر میل تک نہ آئے! اے شہزادہ ہم تیرے دیس میں آکر لٹ
گئے۔ تیری بے رحم رعیت نے ہماری کلیجے کے ٹکڑے ہم سے جدا کئے۔ شہزادی
ہم اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ہماری چھوٹے چھوٹے بچے ہم سے چھین لئے جائیں۔
آہ شہزادہ! وہ تیری نزدیک جانور فضول جنہیں بدترین مخلوق ہیں مگر

مگر تو نے سب پر ہاتھ رکھا۔ ماتا آدمی جانوروں سے بھی بدتر ہیں ہم چپکے بیٹھے دیکھتے ہیں اور اُف نہیں کرتے۔ تیری رعیت پر ظالم ہاتھ۔ ہماری امیدوں خوشیوں اور ارمانوں کا خاتمہ کر دیتے ہیں اور ہم بے بس و بے کس ان جانوروں کو دُعا دیتے ہیں۔

شہزادی! زندگی کے معنی یہ نہیں ہیں کہ انسان دوسروں کی زندگی ہیچ سمجھے اور اپنی آسائش و آرام اپنی مرضی اپنی خواہشوں کے مقابلہ میں دوسروں کا لحاظ نہ کرے ہمارے گھونسلے اُجڑیں ہم زندگی گرفتار ہوں گھر چھوڑے بار چھوڑے مگر پھر بھی بے رحموں کا پیٹ نہ بھرے

بلقیس خدا سے ڈر اور مرنے کو مرنا سمجھ ہماری آہ نہ لے۔ بڑی مجروح دلوں کی فریاد ہے اگر تو نے ہماری طرف توجہ نہ کی تو یاد رکھ یہ آہ ادھر سے ادھر جانے والی نہیں۔ سیدھی عرش کے دروازہ تک۔ اگر منہ ادھر اُٹھ گیا تو پھر یہ عرش کے کنگرے تک ہلا دے گی۔ ہم نے صبر کیا صبر کیا۔ ہمارے کلیجے ٹکڑے ٹکڑے دیکھے۔ بچے چھوڑ اپنے اتنا نہ ستا کہ دُکھے دلوں سے آہ نکل جاوے۔ ہماری دعا ہے اور تمام حالات پر غور کر ان ظلموں پر جو صورت حالات نے اُٹھا رکھے ہیں۔ ہماری زبانیں ہر وقت تیری خیر خواہ اور ہمارے دل تیری ترقی کی دعا گو ہیں۔ ہمارا رونگٹا رونگٹا تیرے احسانات کا

مشکور ہے اور ہماری دلی آرزو یہی ہے کہ مشرق سے مغرب تک تیرا راج ہو دنیا میں پھولے پھلے اقبال زیادہ ہو عمر میں اور نصیبہ سکندر رہے ۔ !

شہزادی محترمہ ! ہماری نادار حالتوں پر رحم کی شفقت کی نظر دیکھ اور انصاف کانوں سے سن ورنہ ہم جانوروں کا پاپ لگے گا اگر ہماری آتما بددعا کر بیٹھی تو الٹے تیرے اوپر وہ دروازے ہی چلے گے جو ہم اور تو دونوں برابر ہیں ۔ بلقیس بے زبانوں کا صبر خالی نہ جائیگا شہزادی انصاف سے کام لے اور صفحہ تاریخ پر الیسی یادگار چھوڑ کہ ہماری اور تیری آنیوالی نسلیں ہمیشہ بھلائی سے یاد کریں ۔

مغیرہ کا گھر

(۳)

کوفہ کی وضع پر ایک چھوٹی خوبصورت سے مکان ہیں جس کے ساتھ ایک خوشنما باغیچہ لگا ہوا ہے مغیرہ اور اسکا خاوند دونوں میاں بیوی بیٹھے ہیں گیارہ بارہ برس کی دو لڑکے کھیل رہے ہیں اور ایک دودھ پیتا بچہ پنگوڑے میں پڑا جھولے رہا ہے اور تیرہ برس کی دو لڑکیاں جو دس بارہ برس زیادہ نہ ہونگی گھر کے کام دھندوں میں مصروف ہیں چھوٹی لڑکی ماں کے حکم سے ایک پانی کا بھرا ہوا گھڑا اٹھا کر لائی بیچ میں پڑا تھا کونڈا اٹھوکر لگی پیر ابر

میں رکھی تھی صراحی اسی جا پر مغیر کے جب سے اس رحمہ کا ماں تھا کچھ برا اُن نام بھی ساتھا بیٹی کی
چھوٹی بچی زیادہ متوجہ نہ ہوئی ہاں صراحی ٹوٹنے کا رنج ہوا اور یہی وجہ تھی کہ اس نے بیٹی کو
اندھی اور دھندی بے دل باتیں سنا ڈالیں دائیں طرف کونے میں ایک طوطی کا پنجرہ رکھا تھا
بائیں طرف کبوتروں کی کابک صحن میں مرغیاں لطیفیں پھر رہی تھیں کھانے کا وقت آیا پہلے
مرد کھانا کھانے بیٹھے رہے پھر آم لائے پھر دس آم تراش کر مغیر کے سامنے میانی اور بچوں
کے آگے رکھے اس کے بعد دونوں لڑکیوں کو لیکن آپ کھانا کھانے بیٹھیں ایک ایک یا دو دو آم
دونوں بیٹیاں چار چار پھانکیں ہی کس پڑیں !

شام کے وقت لڑکے کھیل کود میں مصروف ہوئے لڑکیاں کھانے زینہ میں پنجرے سے
طوطے نے کہا بیوی مٹھو بیٹے کو روٹی دو مغیر دوسرے کاموں میں ایسی محو تھی کہ سنا تک
نہیں چھوٹی لڑکی بیچاری کسی ضرورت سے ادھر نکلی تو دیکھتی کیا ہے دونوں گلیاں سوکھی
پڑی ہیں دانہ نہ پانی ہیرا من بیٹھے اونگھ رہے ہیں کابک کی طرف جا کر دیکھا تو آج کب
کبوتر بھی کھولنا بھول گئے بیچارے سارا دن بے زبان جانوروں کو ضائع گیا لڑکی ان
جانوروں کو دانہ پانی ڈال رہی تھی کہ گود کا بچہ روتا ہوا اٹھا اور مغیر کے سب کاموں
کو چھوڑ چھاڑ لڑکی کی طرف متوجہ ہوئی بہترا بہلایا مگر اس کو کچھ ایسی ضد آگئی کہ کسی
طرح چپ نہ ہوا آلکندھی لگائے بیٹھی تھی اتفاق سے سامنے موکھے میں چڑیا اپنے بچہ کو بھرا

رہی تھی ماں تاد ماری دور دراز سے ہم چار دانے چرا چھپا چگ کر آتی اور بچے کے پیٹ
میں ٹھول دیتی تھی معیز کے نے بچے کو بہلانے کو ایک یہی ذریعہ سوچا چڑیا کو دانے کی
تلاش میں ادھر گئی معیز کے نے بچہ اتارا اپنے بچے کے ہاتھ میں دیدیا۔ اہا! میاں کے
ہاتھ میں چڑیا آگئی غریب چڑیا پلٹی تو بچہ ندارد چین چین کی آواز سنکر ادھر آئی ہر چند
چیخی چلائی روئی پیٹی منت کی سماجت کی مگر اب کیا بچہ ملنے والا تھا گھر کے
دن مٹھی میں بھی ہوا بچہ کم چار منٹ میں گھٹ کر مرگیا۔

اتنے میں معیز کے کا خاوند بادشاہ سے ایک حکم نامہ لکھا آیا جس میں جنون میاں پیری
کو شہزادی بلقیس نے یہ ہدایت کی تھی۔

سنا ہے کہ بے زبانوں پر تمہارے ظلم حد سے زیادہ گذر گئے اب بھی احتیاط
کرو سمجھے نہیں گیا چند روزہ زندگی کے واسطے دین و دنیا غارت نہ کرو تمہاری
سب خبریں ہم تک پہنچ رہی ہیں اور برابر پہنچیں گی جس وقت ہم نے تم کو
سزا میں پکڑ لیا تو کچھ نہ ہو سکیگا۔

چپ کی داد

(۴)

ماہ محرم کی اکیسویں تاریخ معیز کے واسطے قیامت تھی دودھ پیتا بچہ لات کو

بھلا چنگا لے کر سوئی صبح کے وقت بخار میں ہل ہلا رہا تھا چند دوائیاں
دیں اور ڈھونڈ ڈھونڈ کر ائیاں ملائیں مگر لمحہ بہ لمحہ اور ساعت بہ ساعت بچے کی حالت ابتر
ہوتی گئی دوپہر سے پہلے پہلے برس سوا برس کا کھیلتا مالتا بچہ ہاتھوں میں آ گیا دنیا
بھر کے جتن کر ڈالے مگر ٹوٹی کو بوٹی کہاں بخار بخار رہا ساتھ ساتھ سانس اور ساتھ ہی
بیوی تھی کلیجہ پر چھریاں چل رہی تھیں بچے کو لے کر دوا دی اور پکڑ کے بیٹھ گئی کلیجے سے لگائے بیٹھی تھی اور
گڑگڑا گڑگڑا کر تندرستی کی دعائیں مانگ رہی تھی دفعتہً بچہ کلبلایا میاں میاں کہہ کر جمائی لی
تھی بچے کو ایک ہچکی آئی ہاتھ پاؤں کا پھینکنا اور تڑپ تڑپ کر ماں کے ہاتھوں
میں سرد ہو گیا۔

موٹا تازہ گورا چٹا کلکتا سا بچہ جس کو دیکھ کر غیروں کو پیار آتا تھا چند گھنٹوں
میں مغیری کے بد نصیب کی گود ہمیشہ کے واسطے سنسان کر گیا دیوانہ وار چاروں طرف
پھرتی ننھی ننھی جوتیاں ننھے ننھے کھلونے اٹھاتی سر پر رکھتی آنکھوں سے لگاتی اس کا ہمک کر
گود میں آنا اور گلے میں ہاتھ ڈال کر لپٹنا دل سے نہ جاتا تھا پورے بیس روز اسی طرح زندگی
بسر کی صفر کا دوسرا ہفتہ تھا جو بچے کا ہاتھ پکڑ کر باغ میں ٹہل رہی تھی جھٹ پٹا
وقت تھا اور چاروں طرف سناٹا چھایا ہوا ٹہلتے ٹہلتے گھاس کے اس قطعہ پر پہونچی
جہاں وہ چھوٹا سا بچہ گھٹنوں بیٹھا کھیلتا تھا بچے کی یاد نے ایسا بے چین کیا کہ

اور روتے روتے ہچکی بندھ گئی گھاس میں ایک حشرات جانے کب سے چھپا بیٹھا
تھا جونہی لڈو کا قدم رکھنا تھا سانپ نے جھٹ پھن اٹھا کر کھڑا ہوا اور پھر آگے
کو چلا دیا بچہ کے منہ سے اتنی بات نکلی کہ ہائے اماں سانپ نے ڈس لیا
ماں اور وہ ماں جو ایک صدی میں نہ پیدا ہوئی تھی کلیجے کے ٹکڑے پر دوڑ کر جھپٹ گئی
چاہا بہت کہ بچے کو سنبھالے مگر نہ سنبھال سکا گرا اور گرتے ہی ہاتھ پاؤں پٹخنے لگا
بدنصیب ماں کی نگاہ اپنے لال کے چہرے پر تھی بدن سن ہو گیا تھا اور حواس
باختہ تھے بچے کا سر ماں کے زانو پر تھا کبھی اسکو دیکھتی تھی کبھی آسمان کی طرف
منہ اٹھاتی تھی دریائیں مندر لگی ہونگی بچہ نے ماں کے چہرے کی طرف آخری دفعہ حسرت
آمیز نظر ڈالی کچھ کہنا چاہتا تھا مگر زبان نے یاری نہ دی دونوں ہاتھ اٹھا کر ماں کے
گلے میں ڈال دئے ایک ہچکی آئی اور رخصت ہوا۔

بہت دیر تک ٹکٹکی باندھے بچہ کو دیکھتی رہی جب یقین ہو گیا کہ یہ باغ
برسوں کی محنت چشم زدن میں برباد ہو گیا اور مجھے بچہ ابھی انگلی پکڑ کر ساتھ ساتھ ٹہل
رہا تھا ہمیشہ کے واسطے سو گیا تو ایک چیخ ماری اور یہ کہتی ہوئی اٹھی۔

آہ دنیا تیرے نا پائدار کلیجہ توڑ دیا

لاکھ پھر تیسری صبح تہجد کے بعد خواب میں ایک شخص کو کھڑا دیکھا جس کا نورانی چہرہ اور

ے بزرگ ہو کر ظلیل تھی مغیرہ کی طرف اس نے انگلی اٹھائی اور اسی طرح شروع
کیا سنگدل مغیرہ! تو اس سے زیادہ سزا کی مستوجب تھی تو نے جیسے جیسے
ظلم دنیا میں ڈھائے ابھی انکی یاد اشت تجھکو بھگتنی باقی ہے تو نے ان معصوم بچوں کو
جو سچ مچ تیرے یہاں چند روزہ مہمان ہیں کبھی وقعت کی نظر سے نہ دیکھا
تجھے کو نہیں معلوم کہ انکو اپنی آیندہ زندگی میں کیا کیا مصیبتیں آنے والی ہیں۔ انکی خوشی اور
فارغ البالی کا زمانہ ہی چند روز تھے مگر تم دونوں میاں بیوی نے کبھی محبت کی نگاہ نہ ڈالی
اور اس بےفکری کے وقت کو جو تمام عمر میں انکے واسطے غنیمت تھا کبھی خوشی سے نہ گزرنے دیا
اے ظالم ماں باپو یہ غریب لڑکیاں جو ساون کی چڑیوں کی طرح تمہارے گھر چہک رہی تھیں
عنقریب تم سے رخصت ہونے والی ہیں طرح طرح کی تکلیفیں اور فکر و رنج و غم ان کے
سر پر ہیں مگر یہ غریب لڑکیاں یہ سیدھی سادی ہیں۔ اپنے بچپن کو کیا خاک یاد کریں گی یہ کہنا کیا
بیجا ہوگا کہ بہالا تو بچپن بھی تکلیفوں ہی میں گزرا۔ اچھا کہا اور ظالم مغیرہ! تو نے
لڑکوں کو ہر قسم کی عیش کرائے اور آرام دیے مگر ان بدنصیبوں کی راحت کا کبھی خیال
نہ آیا بچی کبھی سالن میلے کچیلے کپڑے الگ ہی تھا تیرے نوالے قیمتی کپڑے لڑکوں نے کم
اے شقی القلب تجھکو یاد ہوگا کس طرح وہ چڑیا اپنے پیارے بچے کو چھوڑ کر
اور کس محبت سے وہ بچہ پر پھیلا پھیلا کر اور پھڑک پھڑک کر اس کی طرف جھپٹ

رہا تھا تو تُو نے محض اپنے بچے کو خوش کرنے کے واسطے اس کی جان لی۔ کیوں بے مغیرہ؟ چڑیا کو اتنا کیا کہتی ہو گی! کیا تو اور یہ بے زبان چڑیا ایک خالق کی مخلوق نہیں؟ اے ناکار تو کسی ہمدردی کی مستحق نہیں۔ یہ جو کچھ تجھے پڑی دنیا کا دنیا میں ہے ابھی ایک زبردست بادشاہ کا دربار اور ایک منصف حاکم کی پیشی باقی ہے جہاں تجھ کو ان تمام بے رحمیوں اور بے انصافیوں کا جواب دینا ہے۔

تعزیت نامہ

انیسہ! نامۂ غم ملا۔ رنج والم ہوا۔ بجز صبر کے اور کیا کیا جاوے۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو حظیرۂ قدس میں مقامِ اعلیٰ اور درجۂ بلند عطا فرمائے اور ہم سب کو صبرِ جمیل اور اجرِ جزیل۔

بھائی زبیدہ کا غم نہ کرو۔ ایک دن آرہا ہے کہ ہم تم مرحومہ سے پھر ملینگے اور اس طرح کہ جدا نہ ہونگے خدا کرے وہ ملاقات مسرت خیز ہو۔

اب ہم پر مرحومہ کا یہی حق ہے کہ ایصالِ ثواب لوجہ اللہ کریں اور محبت و خلوص کے ہاتھ دعائے مغفرت کے لئے درگاہ ارحم الراحمین میں اٹھا لیا کریں۔

اے خدا۔ اگر "ہاں" پر تجھ کو اختیار ہے تو زبان پر ہمیں عطا فرما کہ بجز شکر و صبر کے انتہائی آمیز گفتگو تجھ سے نہ کریں۔ پیارے مالک الملک! اگر چاہی ہے موت کی

تجھے قدرت سے تو دنیوی مصائب میں تسلیم و رضا پر ہمیں ثابت قدم کر دے تاکہ تیرے قہر سے بچکر مورد الطاف مہربن جائیں اور یہ مادّی پریشانیاں اور یہ فرقت احباب آئینہ عبرت بنکر روحانی مسرت اور مسرت دائم میں تبدیل ہو جائیں ۔ آمین ۔

خاک نشین ۔ آزاد

سپاس نامہ

مصطفےٰ نواز ! تسلیم

آم ملے اور خوب ملے ۔ شکل و صورت کے پاکیزہ اور بو باس کے اچھے ۔ انھیں کھاتا ہوں تو محبت کا مزہ پاتا ہوں اور آپ کی یادیں بار بار ہونٹوں سے لگاتا ہوں ۔

حیرت میں ہوں اس محبت کا بدلہ کیا ہو ۔ بجز ایک ایسے دم کے جو آپ کی محبت کی طرح دنیوی آلودگیوں سے پاک ہو لیکن آہ کہ اس پر اپنا قبضہ ہی نہیں ۔ ہاں اب اتنا اور کرم ہو کہ میری نا چیز تشکرات قلبی کو قبول فرما کر ممنون کیجئے ۔ والسلام

بندہ شاکر ۔ آزاد

شکایت نامہ

بندہ نواز نا مہربان ۔ تسلیم و نیاز

ہم نیاز مندی سے مرسلہ خدمت کر گئے۔ بدقسمتی سے وہ محروم التفات رہا۔ ایک خط میں خیال ہے کہ مجھ سے ناراض ہیں۔ خدا کرے اس کی تعبیر الٹی ہو۔ بظاہر میری خطا کچھ نہیں۔ بجز اس کے کہ آپ کی محبت کا کیڑا دماغ میں سما رہا ہے۔ لکھتا ہوں باعث عتاب ہے تو اپنی اصلاح مشکل ہے۔ اور اگر کچھ اور بات ہے تو بیان فرمائیے۔ اور سزا دیجئے۔ سکوت کی تاب نہیں۔ ع

یارب مبادکس را مخدوم بے عنایت

مہجور و معتوب (ل)

خطبہ وداعی

حضرات! آج ہم سب اس جلسہ میں جس رنج اور غمگین حال میں یہاں کیوں جمع ہیں وہ کون خیال ہے جو ہمیں پریشان کر رہا ہے اور وہ کون جذبہ ہے جو ہمیں از خود رفتہ کئے دیتا ہے۔ الحاصل آج ہم اپنے حقیقی مربی، مخلص سرپرست سچے ہمدرد اور قابل تکریم اور واجب التعظیم استاد سے جدا کئے جا رہے ہیں۔ جن کی محبت حکمت آمیز اور جن کا غصہ حکمت آموز تھا۔

آپ ہمارے اخلاق کے مصلح اور قوت حافظہ و مدرکہ کے محافظ و پاسبان تھے۔ آپ کا لطف نسیم بہار کی طرح ہمارے دلوں کو شگفتہ کر دیتا تھا اور آپ کی معنی خیز عتاب

ہماری سرکشی کی سرکوبی کرتی تھی علم و اخلاق کے دفتر کے دفتر آپ کے الفاظ
گفتار میں مضمر تھے اور فنون کے درسیہ دشوار گذار مرحلے آپ کے لطیف اشارے سے
طے ہو جاتے تھے۔

آپ ہمارے تعلیمی اور اخلاقی باپ روحانی رہبر اور علمی پیشوا ہیں ہم شرمندہ
ہیں اور آپ کے احسانات کا شکریہ قولاً عملاً کسی طرح ادا کر سکیں ہماری آخری
درخواست ہے کہ آپ ہماری بے ادبیوں کو معاف کریں اور اپنی دعاؤں سے جدا نہ ہونے
دیں ع بسلامت روی و باز آئی ۔

ہم ہیں آپ کے حلقہ بگوش شاگرد
طلبائے مدرسہ غالیہ برطانیہ اٹیہ

خطبۂ وداعی کا جواب

پیارے بچو اور ہونہار لڑکو!

تمہارے مودبانہ جذبات اور محبانہ احساسات کا شکریہ ادا کرتا ہوں تم نے
میری بہت عزت افزائی کی میری خوشی و ناخوشی کا خیال رکھا بیشک تمہاری محبت کا
قلب پر اثر پایا ہوں میں روحانی طور پر تم سے ہر گز جدا نہیں ہو سکتا جب کبھی اس جگہ
بچو! اگر مدرسہ جاتا ہوا دیکھونگا تو تمہارا خیال میرے دل کو تمہاری یاد دلائیگا

میں دین و دنیا کی کامیابی کے گُر مضمر ہیں۔ تمہارا نتیجہ اور نام دیکھنے کا مشتاق
رہوں گا میری یہ خواہش رہے گی کہ تم کو علم میں غزالی، اخلاق میں جنید اور تندرستی
میں رستم دیکھوں۔ قسم ہے ریاضی کے با اصول اور سائنس کے لبیب ہونے کی بجائے
کے شیریں اور عربی کے فصیح ہونے کی۔ الٰہی شوق علم کا رہبر اور محنت سے کام
لو۔ اعلیٰ کامیابی اور شاندار کامیابی اور دین و دنیا کی عزت نیک چلنی
اور محض نیک چلنی کا ثمر ہے۔ ع
آزاد کی یہی ہے صدا آگے بڑھے چلو

شعرا اور ان کے خصائص کلام

سودا۔ قصیدہ گوئی کے بادشاہ ہیں۔ ہجو گوئی میں مشاق ہیں۔ سنگلاخ زمینیں
ان کے کلام میں پائی جاتی ہیں اور شوکت الفاظ بھی ہے جو قصیدہ گوئی کا جوہر
ہے برخلاف اس کے۔

میر تقی:۔ تغزل کے مالک ہیں۔ ان کا کلام نہایت پُردرد ہے۔ نرمی و لطافت
الفاظ جو غزل کا زیور ہے ان کے یہاں بکثرت ہے۔ میر اور سودا کے کلام میں ایک
ادا کا فرق ہے۔ سودا:

دوزخ مجھے قبول ہے اے منکر و نکیر — لیکن نہیں دماغ سوال و جواب کا

میر: اب دماغ ہو لب کو زندگانی کا — جو کوئی دم ہے تو افسوس ہے جوانی کا

ناسخ:- الفاظ نہ دہ بہت پابند ہیں - کلام میں اثر کم ہے -
آتش:- کی آتش بیانی مشہور ہے ناسخ سے

خالی تجھے لباس یعقوب ہو گیا
یوسف بغیر کوئی یہاں کا رواں نہیں

آتش:- جرس کی طرح ساتھ رہتے ہیں نالے
تیر کو یوسف کا عاشق کارواں ہے

میر درد - صوفیانہ شاعر حافظ سے اردو کے حافظ ہیں

جب جہاں میں کہ ہم نے آنکھ کھولی
کھلی آنکھ جب کوئی پردہ نہ دیکھا

مومن - میں بانکپن ہے

تم میرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

ولہ

لگی غفلت سے باز آیا جفا کی
تلافی کی بھی ظالم نے تو کیا کی

ذوق:- کے کلام میں صفائی - چاشنی اور محاورہ کی بندش ہے

جاتے ہوئے شوق میں ہے اس چمن سے ذوق کو
اپنی بلا سے باد صبا اب کبھی چلے

انیس - رزمیہ شاعری کے بادشاہ ہیں - خوبی بندش فصاحت تنوع مضامین آپ کے کلام کی خاص خصوصیت ہیں -

دبیر کے یہاں لفظی زور شور بہت ہے

حالی - قوم کے اخلاقی شاعر کے علم بردار ہیں - ابتدائی دور میں عاشقانہ رنگ رہا لیکن

تم کو ہزار شرم سہی مجھکو لاکھ ضبط — الفت وہ راز ہے کہ چھپایا نہ جائیگا

اب انقلابات شاعری کی طرف متوجہ ہوں

ہنستے ہیں غیر اپنے ہوتے ہیں لام و قاف — الفت سے جہاں میں کیا شکر اندیاں ہیں

مولانا اکبر کے کلام میں عجیب و غریب قافیہ پائے جاتے ہیں جنکا خوبی سے استعمال کر جانا آپ ہی کا حصہ تھا بذلہ سنجی ظرافت شوخی شگفتگی اور مضمون آفرینی جابجا سوشل اور مورل شاعری کے امام ہیں جدید روشنی یا دھرم سے خوب نکتہ چینی کرتے ہیں ان کی شاعری پر احسن الشعر اصدقہ کا مقولہ صادق آتا ہے

الٰہ آباد شکر کدہ ملتا ہے الٰہ آبادی اکبر — اردو نے ستم ڈھائے ہیں انکی مہربانیاں

شیخ صاحب برہمن لاکھ برتن دیتی — بچھن گائے تو مندر سے انکا ملتا نہیں

واہ — کبھی بچ جاتا ہے ذکر مذہب تو آپ ہوتے ہیں صاف منکر

ایضاً — خدا کی نسبت جو دیکھتا ہوں تو یقین رخصت گمان باقی

تعجب آتا ہے طفل دل پر کہ ہو گیا مست نظم اکبر

ابھی مڈل پاس تک نہیں ہے بہت سے ہیں امتحان باقی

ابتک ابھی روشن یہ ہے اکبر مست و بیخود — کہدے کوئی عزیز من فصل بہار ہو چکی

چکبست کے کلام میں جذبات محبت و حب وطن کا فوٹو اور مناظر

قدرت کی تصویریں ہیں فلسفہ کی جھلک بھی کہیں کہیں خوب ہے ؎

اجل کی نیند میں بھی خواب ہستی گر نظر آیا ؎ تو میں سمجھا کہ رنگ لائے گی امر جنید سے جانا

ولہ

زندگی کیا ہے عناصر میں ظہور ترتیب ؎ موت کیا ہے انھیں اجزا کا پریشاں ہونا

ولہ

دفتر حسن پہ مہر ید قدرت سمجھو ؎ پھول کا خاک کے تودے میں نمایاں ہونا

باغباں نے یہ انوکھا ستم ایجاد کیا ؎ آشیاں پھونک کے بانی کو بہت یاد کیا

لذت درد دم معراج دکھانے کے لئے ؎ مجھکو بسمل تجھے اللہ نے صیاد کیا

کیا خوب کہا ہے ؎

مے کے قطرے کیا تھے جتنے خم میں تھے ساغر میں تھے

میرے ہونٹوں تک پہونچنا تھا کہ طوفاں ہو گئے

اقبال — دور جدید کے سب سے بڑے شاعر ہیں کلام میں درد جدت فلسفہ و اخلاق حب قوم و وطن جا بجا نمایاں ہے اسلوب بیان میں غالب کا رنگ غالب ہے ؎

حسن ازل کی پیدا ہر چیز میں جھلک ہے ؎ انساں میں وہ سخن ہے غنچے میں وہ چٹک ہے

یہ چاند آسماں کا شاعر کا دل ہے گویا ؎ واں چاندنی ہے جو کچھ یاں درد کی کسک ہے

انداز گفتگو نے دھوکے دیے ہیں ورنہ ؎ نغمہ ہے بوئے بلبل بو پھول کی چہک ہے

ولہ

وداع غنچہ میں ہے راز آفرینش گل ؎ عدم عدم ہے کہ آئینہ دار ہستی ہے

داغ - کا کلام اُردو محاورہ میں جاری ہے تغزل میں بلند پایہ ہے اور جتنا دقیق غالب کا کلام ہے اتنا ہی سلیس داغ کا ہے۔

دل گیا تم نے لیا ہم کیا کریں   جانے والی چیز کا غم کیا کریں

آپ اپنا دوست ہے یہ ظالم ترا مزاج   ولہ   لاکھ بندۂ خدا تری خدمت میں چاہیے

کتنی گھر کی بات ہے۔

حاتم کا ہاتھ ہو دولتِ قاروں ہو عمرِ خضر   اس سے علاوہ کیسی دم محبت میں چاہیے

نہیں کھیل اے داغ یاروں سے کہہ دو   ولہ   کہ آتی ہے اُردو زباں آتے آتے

اور حقیقتاً یہی ہے۔

کہتے ہیں اُسے زبانِ اُردو   ولہ   جس میں نہ ہو رنگ فارسی کا

یہ سمجھے کیا ہو کر دیکھا شعر و غزل کیا ہے   تم سے تعبیر آئے وہ ہمارے خواب نہیں

غالب نے ابتدا میں مرزا بیدل کی تقلید کی اس وجہ سے ابتدائی کلام میں فارسیت کا رنگ بہت ہے۔

ہوائے سیرِ گل آئینۂ بے مہریٔ قاتل   کہ اندازِ بخوں غلطیدنِ بسمل پسند آیا

شمارِ سبحہ مرغوبِ بتِ مشکل پسند آیا   تماشائے بیک کف بردنِ صد دل پسند آیا

اور یہ فارسی کہیں کہیں بعض حضرات کے اعتراض کا باعث ہوئی

ع۔ تو اور ایک وہ نہ شنیدن کہ کیا کہوں۔

(ب) تصوف سے

ہرچند سبک دست ہوئے بت شکنی میں
ہم ہیں تو ابھی راہ میں ہیں سنگِ گراں اور

بیشک فنا نفی ہوئی تعبیر حصولِ مطلوب معانی کس قدر انہیں تحقیق سمجھے

ہے پرے سرحدِ ادراک سے اپنا مسجود
قبلے کو اہلِ نظر قبلہ نما کہتے ہیں

(ج) ۱۔ فلسفہ سے

میری تعمیر میں مضمر ہے اک صورت خرابی کی
ہیولیٰ برقِ خرمن کا ہے خونِ گرم دہقاں کا

(حرارت کا جوہر اُسے عدم کا سبب ہے) ۲ سے

ضعف سے گریہ مبدل بہ دمِ سرد ہوا
باور آیا ہمیں پانی کا ہوا ہو جانا

مضمون کو کس خوبی سے سائنس کی روشنی میں جلوہ گر کیا ہے۔

(د) اخلاق سے۔

نہ کہو گر برا کرے کوئی
نہ سنو گر برا کہے کوئی

روک لو گر غلط چلے کوئی
بخش دو گر خطا کرے کوئی

(ہ) عاشقانہ سے۔

ہے بسکہ ہر اک ان کے اشارے میں نشان اور
کرتے ہیں محبت تو گزرتا ہے گماں اور

یارب وہ نہ سمجھے ہیں نہ سمجھیں گے مری بات — دے اور دل ان کو جو نہ دے مجھ کو زباں اور

(و) رندانہ اور خمریات سے

قرض کی پیتے تھے مے اور یہ سمجھتے تھے کہ ہاں — رنگ لاوے گی ہماری فاقہ مستی ایک دن

صرف بہائے مے ہوئے آلات میکشی — تھے یہی دو حساب سو یوں پاک ہو گئے

(ز) شوخی سے

ناکردہ گناہوں کی بھی حسرت کی ملے داد — یارب اگر ان کردہ گناہوں کی سزا ہے

آتا ہے داغ حسرت دل کا شمار یاد — مجھ سے مرے گنہ کا حساب اے خدا نہ مانگ

(ح) بلاغت سے

قفس میں مجھ سے روداد چمن کہتے نہ ڈر ہمدم — گری ہے جس پہ کل بجلی وہ میرا آشیاں کیوں ہو

(ط) سہل ممتنع سے

ان کے دیکھے سے جو آ جاتی ہے منہ پر رونق — وہ سمجھتے ہیں کہ بیمار کا حال اچھا ہے

دیکھیے پاتے ہیں عشاق بتوں سے کیا فیض — اک برہمن نے کہا ہے کہ یہ سال اچھا ہے

(ی) جدت تشبیہ سے۔

تجھ سے قسمت میں مری صورت قفل ابجد — تھا لکھا بات کے بنتے ہی جدا ہو جانا

( ) ندرت تشبیہ سے

غم ہستی کا اسد کس سے ہو جز مرگ علاج ۔۔ شمع ہر رنگ میں جلتی ہے سحر ہونے تک

ہستی کو شمع سے تشبیہ دینا کس قدر علمی تحقیق کے مطابق ہے۔

(ل) شگفتگی استعارہ سے

بجلی اک کوند گئی آنکھوں کے آگے تو کیا ۔۔ بات کرتے کہ میں لب تشنۂ تقریر بھی تھا

(م) معنی در معنی سے۔

کون ہوتا ہے حریف مے مردافگن عشق ۔۔ ہے مکرر لب ساقی پہ صلا میرے بعد

ساقی اولاً سوالیہ ثانیاً حسرت آمیز لہجہ میں کہتا ہے۔

(ن) دقت پسندی سے

نقش فریادی ہے کس کی شوخی تحریر کا ۔۔ کاغذی ہے پیرہن ہر پیکر تصویر کا

کاو کاو سخت جانی ہائے تنہائی نہ پوچھ ۔۔ صبح کرنا شام کا لانا ہے جوئے شیر کا

(س) جدت ادا سے

نہیں کہ مجھ کو قیامت کا اعتقاد نہیں ۔۔ شب فراق سے روز جزا زیاد نہیں

لاتے کہ مے پئے ہوں ساتھ رقیب کو لئے ۔۔ آئے وہ یاں خدا کرے پر نہ خدا کرے کہ یوں

(ع) رشک سے۔

ذکر اس پری وش کا اور پھر بیاں اپنا ۔۔ بن گیا رقیب آخر تھا جو راز داں اپنا

دیا ہے دل اگر اس کو بشر ہے کیا کہیے ۔۔ ہوا رقیب تو ہو نامہ بر ہے کیا کہیے

دیا ہے اس نے اک اور عدو نہ تماشا ہم سخن غالب ۔۔ وہ کافر جو خدا کو بھی نہ سونپا جائے ہے مجھ سے

جا پڑا رقیب در پہ تو اے بار بار ... دل کا تنی جانتا نہ مری رہگذر کو میں

ولہ دیکھنا قسمت کہ آپ اپنے پہ رشک آجائے ہے ... میں اسے دیکھوں بھلا کب مجھ سے دیکھا جائے ہے

غالب تلاش یار میں سرگرم رہتے ہیں لیکن رشک کی وجہ سے غیروں کے سامنے عشق

کا کم کم نام لینا نہیں چاہتے لہذا کہتے ہیں ع

اک اک سے پوچھتا ہوں کہ وہ جائے کدھر ہے میں

رحم کی عدالت میں بے زبانوں کا استغاثہ

ایک شب کو میں حیوانات کے ساتھ حضرت انسان کے سلوک پر غور کر رہا تھا اور مختلف اقوال و افعال کے موازنہ میں غرق تھا کہ خواب کی حالت طاری ہو گئی۔ متخیلہ نے ان تمام امور کو مجسم کر دیا۔ کیا دیکھتا ہوں کہ ایک عالیشان عمارت ہے جس کی چمک دمک آفتاب کی آنکھ مارتی ہے اور جس کی بلندی آسمانوں کو پست کر رہی ہے اس کے صدر دروازہ پر بخط طغرا یہ الفاظ منقوش ہیں۔

بارگاہ رحم

گو ارباب نظر کے چشم ظاہر سے پنہاں ہے لیکن حریر قلم اور آواز تقریر و خطابت سے ظاہر ہوتا ہے کہ تمام امور علی وجہ الکمال انجام پاتے ہیں میں ششدر کھڑا تھا دیکھا کہ ایک جانب سے جانوروں کی فوج چلی آتی ہے سیکڑوں طیور اڑ رہے ہیں۔ جن میں پچھ دیکھیا

جگنو بھی انکے ساتھ ہیں بھینس بکری گھوڑا گدھا۔ ہرن کتا شیر چوہے
چیونٹیاں یہ سب ہمراہ ہیں بندر۔ اونٹ گائے اور بہت ایسے جانور
جنکے نام سے ہم واقف نہیں چلے آرہے ہیں۔
یا اللہ یہ کیا قصہ ہے کیا حجاب ہے کا حشر برپا ہے لیکن ایک دفعہ ہی سرکار کو دیکھ
سرکار یہ آواز آنے لگیں میں بڑھکر دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ الامان یہ استغاثہ
کرنے آئی ہیں۔ قبہ نور سے ایک شخص نورانی لباس میں نکلا جنہیں ان سے کہا کہ
اپنا استغاثہ لکھو چنانچہ یہ مضمون معرض تحریر میں آیا۔
حیوانات مطلق باشندگان ربع مسکون مدعاعلیہم
بنام اشرف الحیوانات ناطق بنی آدم خلیفۃ اللہ
بر و بحر مدعیین
جرائم مختلفہ۔ دفعات مختلفہ۔ تعزیرات اخلاق تدارک
جناب عالی جاہ سلامت
عرض ہے کہ حیوانات ناطق سے ہم پر بہت مظالم ہیں جس سے ہم تنگ
آگئے ہیں ایک دو ہوں تو حضور کی سمع خراشی کریں
قتل عمد۔ سرقہ۔ خیانت مجرمانہ۔ ڈکیتی۔ مار پیٹ نقصان رسانی
حبس بیجا۔ ازالہ حیثیت عرفی جبر و تشدد کہاں تک کیا دکھڑا روئیں لہٰذا براہ عدل

دنگ ہو گئے تو ان کو تبارک فرمایا جاوے۔

العباد - حیوانات مطلق

اس پر عدالت میں ان کو پیش کیا گیا۔ ان تمام جرموں نے تائید کی گواہی دی۔ خدا نے آزاد

کیا اور بنی آدم اور تمام انعام جاری ہوا۔ ہمیشہ حیوانات مطلق نے تم پر الزام جرم

مظالم عاید کیا۔ ان کی اطلاع دیجاتی ہے اور تاریخ معینہ پر آکر جواب دہی کرو

تاریخ معینہ پر اس عجیب مقدمہ کو سننے کے شوق میں میں بھی پہنچا۔ عدالت

کا کمرہ سامعین سے بھرا تھا۔ اور بہت سے ہندو مسلمان عیسائی۔ یہودی۔ جینی۔ آریہ

پارسی۔ دہریے۔ فرقہ فرقہ۔ ملک ملک اور گروہ در گروہ آئے بیٹھے تھے۔ اول اول اعتراف

کرنا [illegible] سے سوال ہوا کہ تم نے اپنی [illegible] جرائم کا ارتکاب کیا ہے

[illegible] علیہم نے عرض کی کہ اس معنے کو ہم نہیں سمجھے حضور مستغیثین کا مقصد [illegible] ہماری [illegible]

چنانچہ جب الحکم [illegible] نے کہا۔ حضور یہ لوگ ہمارے انڈے چھین لیتے ہیں

اور ہماری اولاد کو [illegible] بنا کر [illegible] ہیں۔ شہد کی مکھیوں نے عرض کی کہ ہمارے شہد کا [illegible]

بالجبر کرتے ہیں۔ جگنوؤں نے کہا کہ محض اپنی تفریح کی خاطر ہم کو [illegible] پکڑ لیتے ہیں

مچھلیوں نے کہا کہ [illegible] ہم کو خواہ مخواہ [illegible] جال [illegible] سے جانوروں [illegible] تاہم میری قتل

[illegible] رکھتے ہیں [illegible] مجھے بدنام کرتے ہیں [illegible] پھیلانے کا الزام

مجھ پر لگاتے ہیں۔ مکھی نے کہا مجھے [illegible] سے مارتے ہیں [illegible] بعض اوقات [illegible]

کتّے نے کہا کہ آپ صرف بعض مہربان ایک حد تک قدر کرتے ہیں تاہم تم اور ہماں کبھی کبھی
میرے شکار میں بشارت بناتے ہیں۔ بیل والا نے کہا خود تو میری خانہ سواری کر سانا کرتے ہیں
اور بیچ خوبصورتی سے کی جو مجھے محبوب ہے ستمگر کہتے ہیں۔ اُلو نے کہا مجھے منحوس بتاتے ہیں
کرتے ہیں کبھی مُنہ کو پیار کبھی ہنٹر دل سے مارتے ہیں۔ ہرن نے کہا کہ میری کھال کی چھالا
بناتے ہیں اور کستوری کی ہوس میں میرا کام تمام کرتے ہیں۔ اونٹ اور گھوڑے نے کہا
اور مجھ سے بیگار لیتے ہیں۔ خفا سوار ہوتے ہیں اور اپنا سامان لاد دیتے ہیں گائے
بیل اور گاؤمیش نے کہا کہ ہماری آزادی چھین کے جیسے بیچا کرتے ہیں ہمارے
گلے میں جوا رکھتے ہیں۔ ہمیں کولھو میں چلاتے ہیں اور باربرداری کا کام بھی لیتے ہیں
ذرا ہم اِدھر اُدھر ہو جائیں اور غلہ جو اپنی محنت کا ثمرہ ہے کھالیں تو بُری طرح
مارتے ہیں۔ جب قدرت ہمکو اولاد دیتی ہے اور اس کی پرورش کیواسطے دودھ
دیتی ہے تو اُسے بھی غضب کر لیتے ہیں حتی کہ ایک دانے سے اُنکی درستی ہماری جان لے
لیتی ہے اور میرے بچے حق محبت اس طرح ادا کرتے ہیں کہ ہماری کھال کو
پاؤں میں لٹکاتے پھرتے ہیں۔ گدھے نے کہا مجھسے زیادہ عاجز اور سادہ مزاج
انکا کوئی خادم نہیں۔ لیکن باایں محنت کا صلہ یہ ہے کہ مجھے احمق کہتے ہیں
حیدر نے عرض کیا کہ حضور والا انصاف فرمائیں مجھے اپنا حسد کا جد کہتے ہیں

اور جاروں طرف لیے ہوئی نجاست بھی بھرتے ہیں خدا نہ کریں الیوں کی جبابجہ
ہوں - چوہے نے کہا کہ اپنی ذریت اور سم الفار یعنی چیزوں سے میری نسل کو
برباد کرتے ہیں اور طاعون پھیلانے کا بہتان مجھ پر لگاتے ہیں اپنے
گناہوں پر نظر نہیں کرتے - چیونٹی نے کہا کہ اپنی تو فلاں آبیں اور قیامت نار قند سے
مجھے پامال کرتے ہیں - کھٹمل نے کہا کہ اگرچہ میرا ذائقہ ہمسایہ ہوں تاہم مجھ سے بھی
نہیں بچ سکتے - تمازت آفتاب - آب جہیم اور آتش سوزاں سے
میری تعذیب کرتے ہیں - چرکٹوں نے کہا کہ ہماری اولاد کو یہ بایہ لاحت سے
ڈھکہ ڈالکر لوٹ لیتے ہیں - اسی طرح سے کل اور بہت سے جانوروں نے اپنی
اپنی بپتا سنائی - عبدالملک نے علمائے علیم سے جواب طلب کیا بہت سے اہل لوگوں
کے منہ پر ہوائیاں اڑنے لگیں لیکن البتہ بعض بعض مقتدر افراد جواب کے لئے لب بکشا ہوئے کہ
حضور والا جانوروں کے بیانات جھوٹ و باطل سے بھرے ہوئے ہیں اگرچہ
بعض امور تو ضرور واجب التسلیم ہیں جنکے ہمارے بعض نادان بھائی مرتکب ہیں
اور بعض بعض غلط فہمیاں اور افترا پردازیاں ہیں - ہمارا تو یہ عقیدہ ہے سعدی

مسکین خر اگرچہ بے تمیز است
چون بار ہمی برد عزیز است
گاوان و خران بار بردار
بہ ز آدمیان مردم آزار

جو دقت شدہ الا حیثیت عرفی جیسی بیجا نقصان رسانی۔ مار پیٹ ڈکیتی
ہم یقیناً بیزار ہیں البتہ خیانت مجرمانہ۔ سرقہ۔ اور قتل عمد کا الزام ہم پر نہایت
بے محل ہے۔ اول الذکر دونوں جرائم ہم پر عائد نہیں ہوتے۔ کیونکہ جب خالق
کائنات نے جملہ موجودات کو ہماری اور ہمیں اپنی محبت و معرفت کیلئے
پیدا کیا ہے ابر و باد و مہ و خورشید و فلک در کارند تا تو نانی بکف آری و بغفلت نخوری
ہمہ از بہر تو سرگشتہ و فرمانبردار شرط انصاف نباشد کہ تو فرمان نبری
رہا قتل اس کا جواب یہ ہے کہ قدرت نے ہمیں جو شرف عطا فرمایا اور قوت
عقلیہ بخشی اس کی بنا پر ہمیں یہ استحقاق دیا کہ اپنے فائدے کے لئے بعض حیوانات
کو جو بنا بر ہیولی ماکول اللحم قرار دیں۔ چنانچہ ہمارے دانتوں کی ساخت میں یہ نکتہ مضمر
ہے کہ ان حیوانات میں سے بعض بعض کو ہمیں کھانے کیا قدرت
منشا نہیں ہے کہ ان کا گوشت کھایا جاوے چونکہ نباتات خور بھی ہیں اس لئے
انہوں نے بھی ہماری دشمنی میں حیوانات کا ساتھ دیا۔ اور ہم پر تائید گواہی
در اول سے وہ معتبر نہیں۔ اگرچہ منوجی نے یہی فرمایا ہے کہ ساگ پات میں بھی
ہماری طرح جان ہے اور انہیں بھی ہماری طرح دکھ سکھ ہوتا ہے۔ لیکن قدرت کاملہ
نے ان باتوں کو ہماری خاطر جائز رکھا ہے۔ اگرچہ ہمارے مانند پانی پیتے ہیں نہ ...

جیسے کہ ہم جو پانی میں ہوتے ہیں مر جاتے ہیں۔ اور ہمارے تنفس کی راہ سیکڑوں جراثیم
داخل بدن ہو جاتے ہیں تاہم قدرت بوصف غایت محبت ہمیں یہ سب اختیار نہیں
دیتی ہیں۔ بادی النظر میں نقصان ہے حیوانات و نباتات کا لیکن فی الحقیقت
فائدہ ہے ان کا بھی کیونکہ انھیں بطریق اکل
شے اشرف کا جزو بدن بنا کر مرتبہ نزول سے مرتبہ عروج کو پہونچایا جاتا ہے
اور رحم کیلئے ہم لوگ انھیں استعمال میں نہ لائیں تو کیا ہو وہ وبا۔ وہ سمجھتے
وہ قحط الرجال۔ وہ قحط اللسان اور وہ قحط الطعام ہو کہ خدا کی اور بندے کے
ہاں اگر قدرت یہ اختیارات ہمکو عطا فرما کر ظالم ٹھہراتی تو ہم عرض کرتے ہیں
کہ تمام سباع اور اشیاء سمیہ کے پیدا کرنے سے بھی یہ الزام اسی پر عائد ہوتا
ہے اور جب یہ علی السبیل الترقی ہم کہہ سکتے ہیں کہ فنا و ہلاک
کن بہ سبب موت طبعی بھی ایک ظلم ہے۔ ثانیاً یہ حیوانات
بھی جب قابو چلتا ہے ہمیں چھوڑتے نہیں۔ دیدان البطن ہمارے جسموں میں
بیٹھکر جراثیم امراض ہمارے خون میں سرایت کر کے ہمیں ہلاک کرتے ہیں
بعض کیڑے ہماری کتابوں کو۔ بعض ہمارے کپڑوں کو بعض ہمارے مکانوں
کو برباد کرتے ہیں۔ بعض طیور ہماری فصلوں کو اجاڑتے ہیں۔ ہمارے کھیتوں پر

چھاپا مارتے ہیں تاہم ہم ان پر کوئی نالش نہیں کرتے۔ تو کیا اب بارگاہ
رحم میں بروقت انصاف ان کا استغاثہ ہم پر نامناسب نہیں کیا
اس سے صراحتاً ہماری حیثیت عرفی کا ازالہ نہیں ہوتا۔ ہماری شان
الوہیت کو بٹہ نہیں لگتا۔

یہ تقریریں ہو رہی تھیں۔ حتی کہ حکم ہوا کہ اچھا فلاں تاریخ حکم سنانے کیلئے مقرر کی جاتی ہے
حکم سنانے کی آواز میں اس قدر گھبرایا کہ خواب سے چونک پڑا۔ اب دیکھتا ہوں
کہ نہ وہ عدالت ہے نہ عمارت نہ جج و قوم نہ بحث و مباحثہ وہی میں اور
میری ٹوٹی کھاٹ اندھیری رات اور بیکسی۔

کسی شے کی قدر و قیمت کا اندازہ لگانا اسی وقت ممکن ہے جب اس کی حسن و قبح سے
آگاہی ہو۔ جو جانچ پڑتال اور آزمائش حال ہی میں آئی۔ سونے چاندی اور موتی اور جواہرات
کا کیا ذکر ہے انسان دمڑی کی ہنڈیا بھی لیتا ہے تو اسے ٹھونک بجا کر آزما لیتا ہے۔
تجربہ کار اور ماہران فن نے اشیائے مختلف کی جانچ کے لئے مختلف طریقے مقرر
کئے ہیں۔ بعض چیزیں اپنی ظاہری صورت یا خوشبو یا ذائقہ کے باعث محض
حواس خمسہ ہی سے پہچان لی جاتی ہیں۔ بعض کانٹے پر تول کر پرکھی جاتی ہیں۔ بعض
آگ میں تپا کر یا کسی کیمیائی طریقہ سے تیزاب وغیرہ میں ڈال کر۔ بعض تحقیقات کسی

اکثر ایسی صورتِ احوال ہوئی جن میں اسی طرح استعداد ذہنی اور قوائے عقلیہ جانچ لینا ان کی تقریر و تحریر سے ناممکن ہو گئی جو تعلیمی دنیا میں امتحان کے نام سے مشہور ہے۔

ہر درسگاہ میں ماہوار، سہ ماہی، ششماہی امتحانات کا طریقہ رائج ہے۔ یہ امتحانات معلم و متعلم دونوں کے لئے مفید ہیں۔ معلم کو طلباء کی دماغی نشوونما اور ضرورت کا اندازہ ہوتا رہتا ہے اور اسی کے مطابق وہ اپنی ہدایت اور درس و تدریس میں ردّ و بدل کر سکتا ہے۔ طلبہ اپنی خامیوں اور کمزوریوں سے آگاہ ہوتے ہیں اور اسی طرح ان کے رفع کرنے میں مناسب کوشش کر سکتے ہیں۔ ان کے علاوہ ایک امتحان اختتام سال پر ہوتا ہے جس کا ایک معیار ہے۔ مدارس کی ہر جماعت کے لئے سررشتہ تعلیم نے دماغی استعداد کا ایک معیار مقرر کر رکھا ہے۔ سالانہ امتحان کا مقصود اس امر کا اندازہ لگانا ہوتا ہے کہ طلباء کے قوائے دماغ معیار مقررہ پر پہنچ گئے یا نہیں۔ جو طالب علم اس میزان پر پورے اترتے ہیں انھیں اوپر کی جماعت میں ترقی دی جاتی ہے تاکہ وہ تعلیمی میدان میں آگے قدم بڑھائیں جن میں کمی پائی جاتی ہے وہ اسی جماعت میں رکھے جاتے ہیں تاکہ از سر نو کوشش کریں اور مقررہ استعداد بہم پہنچانے کے بعد آگے بڑھیں یہی غرض بورڈ اور یونیورسٹی کے امتحانات سے بھی ہوتی ہے۔

اکثر طلباء امتحان کے متعلق ایک غلط فہمی کا شکار ہو رہے ہیں جو جس قدر جلد رفع ہو جائے اچھا ہے۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان کی جملہ تعلیمی مساعی کی غرض و غایت ایک جماعت سے دوسرے درجہ میں

ترقی پانا یا یونیورسٹی سے ڈگری حاصل کرنا ہے لہذا انکی نگاہ میں ماہواری اور ششماہی امتحانات
کی کوئی وقعت اور اہمیت نہیں۔ امتحانات کے موقع پر وہ ہر طرح کی غفلت اور
لاپروائی برتتے ہیں۔ اور تمام کوشش سالانہ امتحان کے وقت کے لئے اٹھا رکھتے ہیں
سالانہ امتحان کا زمانہ لازمی طور پر انکی سخت جدوجہد اور سرگرمی کا زمانہ ہوتا ہے
کہ طالب جو تمام سال خواب غفلت میں پڑے رہے ہیں اور جنہوں نے کتاب الٹ کر
نہیں دیکھی اس وقت چونک پڑتے ہیں۔ رات دن مطالعہ کتب کا مشغلہ رہتا ہے نہ کھانے کا
ہوش رہتا ہے نہ کسی سے بات چیت کرنے کا۔ بس وہ ہیں اور کتاب۔ کبھی چار بجے
شام سے بیٹھے تو رات کے دو بجا دئے کبھی بارہ بجے سے بیٹھے تو صبح کر دی بعض تو رات
رات بھر خبر لیتے ہیں۔ اس ادھادھند دماغی محنت کا نتیجہ تندرستی کے لئے اچھا
نہیں ہو سکتا۔ کمزور بیمار پڑ جاتے ہیں۔ جنکے قوائے مضبوط ہیں وہ خستہ و پریشان
نظر آتے ہیں اور ایسے وقت میں جبکہ تروتازگی کی نسبتاً اور تندرستی کی بہت
زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ دماغ پراگندہ قوائے مضمحل جسم کمزور اور طبیعت
افسردہ رہتی ہے

طلباء کو اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے کہ جس طرح اعضائے جسمانی بتدریج نشوونما پاتے اور
طاقت حاصل کرتے ہیں اسی طرح قوائے دماغی بھی رفتہ رفتہ ترقی پذیر ہوتے ہیں اگر

کوئی شخص سال کے گیارہ مہینے کاہلی اور بیکاری میں بسر کرے اور ایک مہینہ دن و رات ورزش میں مصروف رہے تو کیا اس کا لازمی نتیجہ بیماری اور اعضاء کی کمزوری نہ ہوگا؟ اسی طرح کیونکر امید کر سکتے ہیں کہ نو مہینے غفلت میں بسر کرکے اور دماغ کو عاطل رکھ کر صرف ایک ماہ شب و روز دماغی ورزش کرکے استعداد معینہ حاصل کر لیں گے؟ کیا قوائے دماغی بجائے قوی ہونے کے اس طریقہ سے زیادہ کمزور نہ ہو جائیں گے؟ ایک انگریزی ضرب المثل ہے کہ "اگر روپیہ اور اشرفیاں بچانی ہیں تو اپنے پیسوں سے ہوشیار رہو"

تعلیمی معاملات میں بھی یہی صورت صادق آتی ہے اگر سالانہ امتحان میں کامیابی کی آرزو اور ضرورت ہونی چاہیئے تو نہ صرف ماہوار اور ششماہی امتحان کی فکر ضروری ہے بلکہ ہر روز ہر گھنٹہ میں ایک امتحان ہوتا ہے اگر ان امتحانات میں وہ کامیاب ہوتا ہے تو ماہوار اور سالانہ امتحانات کے لئے کسی خاص تیاری کی ضرورت نہیں ان میں کامیابی یقینی ہے۔

اس موقع پر اس غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے زمانہ میں بعض طلباء جائز سعی کی حدود سے تجاوز کرکے طرح طرح کے ناجائز طریقے حصول کامیابی کے لئے اختیار کرتے ہیں پرچہ سوالات سے بہم پہنچانے کی فکر میں رہتے ہیں خاک چھانتے پھرتے ہیں اور اپنے والدین کی گاڑھی کمائی اور اس سے زیادہ قیمتی چیز اپنا ایمان اور دھرم دان کر

وقت برباد کرتے ہیں بعض استادوں کو پرائیویٹ کرتے ہیں اور ضروری سوالات
کے لیے منت و خوشامد کرتے ہیں اگر اڑتی پڑتی کوئی خبر سن لو تو
انکے جوابات دوسروں سے لکھوا کر حفظ کرتے ہیں بعض امتحانی
کمرہ میں خلاف دیانت جوابی عمل درآمد کرنے پر آمادہ ہوتے
ہیں جسکا لازمی نتیجہ عادات و اخلاق کا خلل و زوال اور عمر عزیز کا
برباد ہونا ہے اسی غلط فہمی کا نتیجہ ہے کہ امتحان کے بعد اکثر طلباء
ممتحن صاحب کے پاس دوڑ دوڑ کر پہنچتے ہیں اور انکے کام میں
مزاحم ہوتے ہیں اگر نمبرات حسب منشاء نہ ملے تو بے ایمانی
بخل ظلم اور سنگدلی سے تعبیر کرتے ہیں الٹی سیدھی صحبت
پٹی ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور سفارش بہم پہونچاتے ہیں غرض
ہر طرح رشوت دوانیاں کرتے اور پرائیویٹ کوشش ہوتے ہیں انھیں معلوم
ہونا چاہیے کہ امتحان سے قوائے عقلیہ اور اوصاف ذہنیہ کی نشو و نما
جانچی جاتی ہے جو روزانہ متواتر دماغی ورزش کا نتیجہ ہے دو چار سوالات کے
جوابات حفظ کر لینے سے نہ دماغ ترقی کر سکتا ہے نہ امتحان کی
کسوٹی پر پورا اتر سکتا ہے اگر ان ذرائع سے انھیں مدارج اعلی

میں ترقی ہو گئی تو اسکا نتیجہ اچھا نہیں ہے اس کے لئے مضرت رساں ہے کسی
کمزور شخص کے جسم پر دس من کا بوجھ لاد دیا جائے تو وہ اسکے نیچے دب کر رہ جائیگا
اور جنبش تک نہ کرسکیگا اسی طرح جو کتابیں اور مضامین دماغی استعداد سے
بالاتر ہیں ان کے مطالعے سے دماغ کو پالکہ تا ہے پیتل پر ملمع کر دو سونے
کی جگہ اگر چلا بھی دیا تو تاب کے جس وقت تاؤ دیا جائے کلی قلعی کھل جائیگی
بہتر یہی ہے کہ بجائے دماغ کو کمزور کرنے کے اسکی تقویت کی طرف
توجہ کی جائے اور استعداد کو مدنظر رکھنے کی کوشش کی جائے الغرض ہمارے
تعلیم موجودہ طریق امتحان کے مخالف ہیں اسلئے کہ ہر سال ایسے
امتحانات بجائے تعلیم میں ممد و معاون ہونے کے قطعی مضر رساں
ہیں جب تک حصول ڈگری کا دار و مدار امتحانات میں کامیابی پر رہے
اسوقت تک لازمی طور پر معلم و متعلم دونوں ہی سعی کا مرکز امتحانات
ہی رہیگا بجائے تعلیم بجائے قوائے دماغی کے نشوونما کے صرف امتحانات کے
ہیں اور کتب کے وہی حصے توجہ سے پڑھے جائینگے جو امتحانات میں پوچھے
جانیکے قابل ہیں جب تک ان امتحانات کا سلسلہ جاری ہے رٹنے کی
عادت ترک نہ ہوگی طلباء نظر بایام امتحان سخت محنت کرینگے جسکا نتیجہ

حساب اور دماغی کمزوری سے ہندا القیم کے اعلیٰ اغراض مفقود رہیں گی -
علاوہ بریں ان امتحانات سے استعداد ذہنی کا صحیح اندازہ ہونا محال
ہے انہیں کامیابی اور ناکامیابی کا دارومدار محض اتفاق پر ہے بارہا ایسا
ہوتا ہے کہ جو باتیں شب میں پڑھ گئیں وہی صبح امتحان میں پوچھی گئیں
ایسی حالت میں ناقابل بھی کامیاب ہو جاتے ہیں - ایسا بھی ہوتا ہے کہ تمام
پڑھتے رہے مگر جو باتیں امتحان میں پوچھی گئیں وہ نگاہ سے نہ گذری تھیں
لہذا وہ طالب علم جنہیں کامیاب ہونا چاہیے تھا ناکام رہیں گے
نہ ہی ایسے ممتحن کے پاس کوئی میزان ہے - البتہ جس سے وہ تول
تول کے نمبر دیں مختلف ممتحن ایک ہی جواب پر مختلف نمبر دیں گے
خود ایک شخص مختلف اوقات میں ایک ہی جواب پر مختلف جواب
دلچسپ ممتحن ذرا سی غلطی پر نمبر کاٹ لیتے ہیں اکثر اوقات ذرا سی بات
پر خوش ہو کر زیادہ نمبر دے دیتے ہیں کبھی دو چار نمبروں کی بیشی کچھ معنی
نہیں رکھتی اکثر ذہین اور قابل لڑکے امتحان کے وقت گھبرا جاتے ہیں یا کسی
عارضہ سے ان کا دماغ مرتب نہیں رہتا اور وہ صحیح جواب نہیں دے سکتے
جس کا نتیجہ ناکامیابی - یہی وجہ ہے کہ اکثر اعلیٰ ذکر حاصل کر لینے کے بعد

استعداد اور قابلیت بہتر رکھتے جو اس ڈگری سے مقصود ہو سکتی ہے
اسی طرح اکثر نا مناسب طلبا ہر طرح ڈگری پانے اہل ہو جاتے ہیں کیا یہ
تعلیمی نقطۂ نظر سے زیادہ مفید نہ ہوگا اگر سال کا ایک قیمتی حصہ بجائے ان
لا حاصل امتحانات میں ضائع ہونے درس و تدریس میں صرف کیا جائے
اس میں شک نہیں کہ یہ اعتراضات قابل غور ہیں اور کسی حد تک صحیح بھی تسلیم
کیئے جا سکتے ہیں معترضین کو یہ نہ بھولنا چاہیئے اگر کسی طرز عمل پر
نکتہ چینی کرنا آسان ہے اور اس سے بہتر تجویز کرنی دشوار حتی الامکان
کوشش یہی کیجاتی ہے کہ لیاقت و استعداد کا صحیح اندازہ کیا جائے مگر
ممتحن بھی آخر انسان ہی ہے اور ممتحن کی رائے میں بعض اوقات
غلطی اور فروگذاشت کا ہونا صرف قرین قیاس ہی نہیں بلکہ ضروری
ہے جو ہوشیار ہوتے ہیں وہ تو بعض اوقات ممتحن کو دھوکا دے جاتے ہیں اور ساتھ ہی
ساتھ بعض سکون کے ساتھ طلبا بھی چل ہی جاتے ہیں اگر ماہرین تعلیم کوئی ایسا
آلہ ایجاد کر دیں جو ذہنی قابلیت اور ناقابلیت اسی صحت کے
ساتھ بتا دے جیسے آلہ مقیاس الحرارت گرمی اور سردی بتا دیتا ہے
تو شاید غلطیوں کا امکان باقی نہ رہے۔

بہرحال طلباء کو اچھی طرح یاد رکھنا چاہئیے کہ ان امتحانات میں
اتفاق کو اتنا ہی دخل ہے جتنا لاٹری کے ایک لاکھ ٹکٹوں میں
اپنے ٹکٹ کے برآمد ہونے کا۔ لہذا اتفاق کے خیال کو قطعی نظر انداز
کرکے اپنی کوشش میں مصروف ہو جائیں۔ دنیا دار الاسباب ہے
اچھے نتیجے کے لئے اچھے اسباب پیدا کرنا لازم ہے۔ جو لڑکے محنت
لائق ہیں یقین کرلیں کہ اگر اچھی طرح سے باقاعدہ کوشش کی ہے تو یقیناً
کامیاب ہونگے۔ اگر نصیب دشمنان کے باوجود محنت و مشقت ناکامی کا
سامنا ہو تو سمجھیں کہ کوئی خامی رہ گئی اور بجائے دل شکستہ ہونے کے
صبر و استقلال کو کام میں لائیں اور کف افسوس ملنے کے بدلے کمر ہمت
باندھیں اور میدان سعی میں پھر قدم زن ہوں

نام ہمت سے جوانمرد اگر لیتا ہے   سانپ کو مار کے گنجینۂ زر لیتا ہے

اگر وہ امتحانات میں ہمت ہار گئے تو اس بڑے امتحان میں کیا کریں گے جو انہیں
دنیا میں قدم رکھنے پر پیش آنے والا ہے جس کے یہ امتحانات
محض پیش خیمہ ہیں۔ یہ دنیا دار الامتحان ہے ہر شخص جو اس میں داخل ہوتا ہے
کسوٹی پر کسا جاتا ہے اور ہر شخص کو قدرت پرکھتا ہے

ہماری دوست دشمن یار و اغیار نیک و بد ہمسائے اعزا و اقربا اہل و عیال افسر و ماتحت آقا و خادم ہمارے خیر خواہ و بدخواہ نیز اہل وطن اہل عالم سب موقع موقع سے ہمارا امتحان لیتے ہیں مدارس امتحانات میں حروف حیدریا تو نہ کچھ امتحان ہوتا ہے مگر زندگی کے امتحان میں کہیں زیادہ دشوار مضامین ہوتے ہیں شکل و شمائل صحت و تندرستی حرکات و سکنات رفتار و گفتار آداب اخلاق عادات و خصائل عقل و شعور صفات ذہنی و اوصاف قلبی محبت و مروت اتفاق و اتحاد ہمدردی و حب وطن ایثار نفسی و خدمت خلق صبر و استقلال عزم و ہمت محنت و مشقت دیانت داری و راست بازی حقوق شناسی انصاف پسندی غرض ہر چیز پرکھی جاتی ہے اور وہی لوگ مدارج زندگی میں آگے بڑھائے جاتے ہیں جو اس امتحان میں پورے اترتے ہیں ہماری کامیابی و ناکامیابی ترقی و تنزلی عزت و ذلت حصول و افلاس نیک نامی و بدنامی شہرت و گمنامی جاہ و اقتدار منصب و اختیار ہمنشینی و عزلت آسانی و مشکلات اطمینان و پریشانی خوشی و رنج و راحت سب کا انحصار اسی امتحان پر ہے

اور حقیقت تو یوں ہے کہ ہماری حیات و موت اور یہ سفرِ زندگی خود ایک امتحان ہے جس پر ابدی راحت اور جاودانی خوشی کا انحصار ہے۔ خدا ہمیں ایسے قابل کرے کہ ہم حضرت غالب کی ہم آہنگ ہو کر یہ کہہ سکیں کہ ع۔

نہ ہوئی گر مرے مرنے سے تسلی نہ سہی
امتحاں اور بھی باقی ہو تو یہ بھی نہ سہی

———

1931

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

منکہ محمد یونس ولد محمد یسین ساکن ہتگام شہر فتحپور کا ہوں۔

جو کہ مبلغ ۵ سو روپیہ یا نصف جس کے مبلغ ایکصد روپیہ ہوتے ہیں لالہ ... پرشاد

ولد کاشی پرشاد قوم اگروال ... بنارسی بہ تقرر سود آٹھ آنہ فیصدی قرض لیکر

اپنے تصرف میں لایا ہوں اور اقرار کرتا ہوں کہ مبلغ مذکور معہ سود شرح صدر

عرصہ ایک سال میں ادا کر دونگا اور جو روپیہ بدفعات ادا کرونگا اوس کو تمسک

ہذا کی پشت پر لکھاتا رہونگا یا بعض رسید لے لیا کرونگا اگر سوائے مذکورہ کل روپیہ

معہ سود ادا نہ کروں تو صاحب مذکور کو اختیار ہے کہ اپنا زر یافتنی بذریعہ نالش عدالت

مجھ سے و نیز میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ سے وصول کر لیں مجھ کو کچھ عذر نہ

ہوگا اس لئے یہ چند کلمات بطور تمسک سادہ لکھ دئے کہ سند رہے اور وقت

ضرورت کام آوے فقط المرقوم یکم فروری سنہ ۱۹۱۹ء بقلم خود

1934

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

چاندنی رات میں تاج محل کو ذرا دور سے دیکھو تو ایک نور کا قبہ
معلوم ہوتا ہے پتھر میں باریک باریک جالیاں کاٹی ہیں، رنگین پتھروں
کے پھول پتیاں تراش کر سنگ مرمر کی دیواروں میں پیوست کر دی ہیں
کیسے خوشنما بیلیں بنائی ہیں۔ کوئی سیدھی چلی جاتی ہے، کوئی بل کھاتی
ہوئی جاتی ہے۔ ان بیلوں میں پھول کھلے، کلیاں لگائی ہیں۔ کوئی کلی نیم بند
کوئی لب کھلی، کوئی کھلا کھلایا پھول ہے۔ ایک ایک پھول کے
ایک ایک کلی میں بھی نہ معلوم کتنے جوڑ ہیں۔ ان کی نازک نازک رگیں اور
باریک باریک دھاریاں تک صاف دکھائی گئی ہیں۔ ان سنگ تراشوں کے
ہاتھوں میں کس غضب کی صفائی تھی۔ الٰہی ان کے ہاتھوں میں پتھر ہوا
موم ہوا جیسا چاہا تراش لیا۔

1930

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی زمانہ میں یہاں بڑی سلطنت بڑی تجارت تھی بڑے بڑے جہاز آتے اور بڑی بڑی فراغ حوصلہ
لوگ تھے روپیہ کو ٹھیکرے سمجھتے تھے۔ دریائے گنگ کے کنارے یہ شہر آباد ہے۔
دریا کے گھاٹ نہایت شاندار ہیں خاصکر پختہ گھاٹ تو ایسے ہی نظر
آتے ہیں۔ سیڑھیاں چوڑی چکلی اور مضبوط۔ در سنگین اور نہایت وسیع
جن پر طرح طرح کے نقش و نگار ہیں۔ کناروں پر پتھروں میں جالیاں ایسی تراشی گئی ہیں
اگر شاید و باید دالان ایسے وسیع اور سایہ دار کہ ان میں ہزاروں آدمی بیٹھ کے دریا
کی سیر کرتے ہیں۔ گل فروشوں اور تنبولیوں کی بہت دکانیں نہایت سے آراستہ اور پیراستہ نظر
آتی ہیں۔

1929

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

کسی ملک کی خوشحالی لفظ فارغ البالی کا مدار اس امر پر نہیں ہے کہ اس کی آمدنی
وافر ہو اس کی ملکی مضبوط ہوں سے یا اس کی عمارات نہایت شاندار ہوں
بلکہ اس کا دارومدار محض اس بات پر ہے کہ اس ملک میں اعلیٰ پایہ کی تربیت یافتہ
اور صاحب الرائے اہل دماغ کتنے ہیں لیکن کتنے آدمی ایسے ہیں جنکی تعلیم
روشن خیالی لفظ کیریکٹر پر بھروسہ کیا جا سکے محض انہیں باتوں پر اس
ملک کی حقیقی بہبود کا مدار ہے - یہی اس کی اصلی قوت -
یہی اس کی واقعی طاقت ہے -

1933

HIGH SCHOOL EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

شب تاریک میں جب کہ گنبد گردوں کے گرد و غبار سے صاف ہو ستاروں سے کامشت ہو کر بہت ہی دلچسپ معلوم ہوتا ہے ہم کو
ان کے نمونے نظر آتے ہیں جو خاموشی اور خوشنمائی سے چمکتے ہیں۔ ہم ان کے نظارے سے کچھ نہیں سمجھتے ان کا کام ہے کہ
طرح طرح کے خیالات ہمارے دل میں پیدا کریں۔ سرسری طور پر دیکھنے سے ہم نہیں جان سکتے کہ وہ کس چیز سے بنے ہیں کتنے
بڑے ہیں ان کے تعلقات اور ان کا فاصلہ کس قدر ہے۔ زمانہ قدیم میں دوربین کی ایجاد سے پہلے ان کی بابت لوگوں کے
عجیب خیالات تھے۔ یعنی آدمی اپنے زعم میں ان کو ذریعہ خیال کرتے تھے جب دوربین شیشہ کے آلات کی ایجاد
ہوئی تو صحت سے دلاویز حقائق ان کی بابت دریافت ہوئے جن سے اگلے وقتوں کے لوگ محض ناواقف تھے۔



١٥٨

927

HIGH SCH EXAMINATION

Urdu Script Reading

Time—Fifteen minutes.

Write the following in Nasta'liq:— 10

جب جانور کا علم و ہنمائے [illegible] لو بدلنا تین تسلیم
وتمنائے قدموسی کی ملتمس ہیں حیوان ناطق یعنی لفظ ہے انسان مراد ہے
جسکو خداوند عالم نے اشرف المخلوقات بنایا ہے اور اسکو عقل
علم کا جو جوہر عطا فرمایا ہے اسکی بدولت انسان سے تمام نباتات و جمادات کی تاثیر
و تراکیب و قدر و منزلت و نفع و نقصان سے ماہر و واقف ہو کر انکو ہر قسم کے کام میں
جو اسکی زندگی وغیرہ کے کار آمد ہو استعمال میں لاتا ہے اور حیوانات مطلق کو
جو جسم کے قابل ہوں اپنے قابو و تابع میں رکھکر انسے اکثر قسم کی خدمت
لیتا ہے حیوانات میں گھوڑا بیل و ہاتھی ایسے سب سے بڑا و شیر طاقت
میں سب سے زائد ہوتا ہے لیکن انسان عقل ہی کے زور سے انکو بھی قابو میں لاکر
اپنا مطیع بنا لیتا ہے اور انسانوں میں سے ایک کو بادشاہ
و فرمانروا ہم سبکا بناتا ہے اور اس ہی سے کل جہان سے
امن و امان رہتا ہے طریقہ نیا تاکہ پیتے را لکھیے